تفہیم کتاب وسنت

5

کتاب الصلاۃ

مسنون طریقہ نماز، اوقات نماز، اذان،
جماعت وامامت اور فرضی ونفلی نماز کا بیان

# نماز کی کتاب

www.KitaboSunnat.com

تالیف وتخریج:
حافظ عمران ایوب لاہوری حفظہ اللہ

از تحقیق وافادات:
علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ

فقہ الحدیث پبلیکیشنز
FIQHULHADITH PUBLICATIONS

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## معزز قارئین توجہ فرمائیں!

**کتاب وسنت ڈاٹ کام** پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ..........

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقيق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد اپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

## ☆ تنبیہ ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی وشرعی جرم ہے۔

**﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾**

- نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

تفہیم کتاب و سنت

5

کتاب الصلاۃ

مسنون طریقہ نماز، اوقاتِ نماز، اذان،
جماعت و امامت اور فرضی و نفلی نماز کا بیان

# نماز کی کتاب

تالیف و تخریج:
حافظ عمران ایوب لاہوری حفظہ اللہ

از تحقیق و افادات:
علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ

FIQHUL HADITH PUBLICATIONS

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق فقہ الحدیث پبلیکیشنز محفوظ ہیں

FIQHULHADITH PUBLICATIONS

**COPY RIGHT**

*( All rights reserved )*

Exclusive rights by **Fiqh-ul-Hadith Publications Lahore Pakistan.** No part of this publication may be translated, reproduced, distributed in any form or by any means or stored in a data base retrieval system, without the prior written permission of the publisher.

تاریخ اشاعت ———— اگست 2004ء

مطبوعہ ———— چاچا حمید پرنٹرز لاہور

ناشر

فقہ الحدیث پبلیکیشنز

لاہور - پاکستان

***Phone***: 0300-4206199

E-mail: fiqhulhadith@yahoo.com

Website: www.fiqhulhadith.com

ملنے کا پتہ

نعمانی کتب خانہ

حق سٹریٹ اُردو بازار لاہور

***Phone***: 042-7321865

E-mail: nomania2000@hotmail.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بسم اللہ الرحمن الرحیم

# پیش لفظ

اسلام قبول کرنے کے بعد ہر مسلمان کا اولین فریضہ اقامت صلاۃ ہے۔یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز کو کفر و اسلام کے مابین حد فاصل قرار دیا ہے اور اکثر اہل علم نے تو یہاں تک فتوے دیئے ہیں کہ جان بوجھ کر نماز ترک کر دینے والا شخص کافر ہے۔نہ تو اس کے ساتھ نکاح کرنا جائز ہے اور نہ ہی اس کی نماز جنازہ ادا کرنا درست ہے۔نماز کی ادائیگی میں سستی و کوتاہی کرنا اللہ تعالیٰ نے منافقین کی خصلت بتائی ہے۔قیامت کے روز سب سے پہلے جس چیز کا حساب لیا جائے گا وہ نماز ہی ہے۔جہنمیوں کے ایک گروہ سے جنتی سوال کریں گے کہ تمہیں کس چیز نے جہنم میں داخل کر دیا تو وہ جواب دیں گے کہ ہم نماز نہیں پڑھتے تھے۔

نماز کی اسی اہمیت کے پیش نظر نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہر حال میں مسجد میں پہنچ کر نماز ادا کرتے تھے حتی کہ اگر کوئی شدید بیمار ہوتا تو وہ بھی دو آدمیوں کے درمیان گھسٹتا ہوا مسجد میں پہنچنے کی کوشش کرتا اور اسی خوف سے منافقین بھی مسلمانوں کی باجماعت نماز میں حاضر ہوتے تھے کہ کہیں نماز سے پیچھے رہنے کی وجہ سے انہیں کافر نہ قرار دے دیا جائے۔وفات کے وقت نبی کریم ﷺ کی زبانِ مبارک پر جو آخری کلمات تھے وہ یہ تھے کہ اے مسلمانو! نماز کی حفاظت کرنا اور اپنے غلاموں کا خیال رکھنا۔

اس قدر نماز پر محافظت کی تاکید کے باوجود آج اُمہ اسلامیہ کی اکثریت اس عظیم عمل سے لاپرواہی برت رہی ہے۔مسجد میں اذان ہوتی ہے لیکن ہم غلبۂ نیند کا شکار ہوتے ہیں۔مؤذن اللہ اکبر کی ندائے جلال بلند کرتا ہے ''کہ اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے'' لیکن ہمارے نزدیک ہمارا آرام' ہمارا کاروبار' ہمارے بیوی بچے' ہماری مجلس اور ہمارے دیگر دنیاوی مشاغل اللہ تعالیٰ سے بھی بڑے ہوتے ہیں۔ہم نماز کو ایک بوجھ سمجھتے ہیں حالانکہ نماز نبی کریم ﷺ کی آنکھوں کی ٹھنڈک تھی۔نماز کا وقت ہوتا ہے تو ہم نماز سے فرار کا کوئی راستہ تلاش کرتے ہیں حالانکہ نماز کا وقت ہوتا تو آپ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیتے کہ اے بلال! نماز قائم کرو اور اس کے ذریعے ہمیں راحت پہنچاؤ۔نماز پڑھنے کا حکم حالتِ جنگ میں بھی ہے لیکن ہم حالتِ امن میں بھی اس سے تہی دامن ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



یہ تو بے نمازوں کا حال تھا اور جو نمازی ہیں وہ اپنی نمازوں سے ایسے غافل ہیں کہ دورانِ نماز اپنی کاروباری یا گھریلو گتھیاں سلجھا رہے ہوتے ہیں۔ نماز پڑھتے تو ہیں لیکن اس کے معنی و مفہوم کو سمجھنے سے قاصر ہیں۔ نماز ادا تو کرتے ہیں لیکن اُن کا ادائیگی کا طریقہ وہ نہیں ہوتا جو رسول اللہ ﷺ نے سکھایا ہے حالانکہ جہاں نماز کی ادائیگی کا حکم ہے وہاں یہ بھی حکم ہے کہ نماز رسول اللہ ﷺ کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق ادا کی جائے ورنہ نماز ہرگز قبول نہیں ہوگی۔

زیرِ نظر کتاب تقریباً نماز کے اُن تمام مسائل و احکام پر مشتمل ہے جو ہمیں کتاب و سنت سے ملتے ہیں۔ اس میں رسول اللہ ﷺ کا وہ طریقۂ نماز بیان کیا گیا ہے جو صحیح احادیث سے ثابت ہے۔ ائمہ اربعہ اور دیگر ائمہ عظام کے مذاہب اور عرب علمائے کرام کے فتاوی جات بھی نقل کیے گئے ہیں۔ اختلافی مسائل میں راجح یعنی کتاب و سنت کے زیادہ قریب مؤقف کی نشاندہی بھی کی گئی ہے۔ احادیث کی مکمل تخریج و تحقیق کے ساتھ ساتھ ہر حدیث کو شیخ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ کی تحقیق کے ساتھ مزین کیا گیا ہے۔

غسل، وضوء اور تیمّم جیسے مسائل کا تعلق چونکہ طہارت سے ہے اس لیے ان کے تمام مسائل اسی انداز سے بالتفصیل "طھارت کی کتاب" میں ذکر کیے گئے ہیں، جبکہ اس کتاب کے ابتدائی باب "نمازی کی طھارت اور لباس کا بیان" میں محض اشارۃً چند مسائل ذکر کیے گئے ہیں۔ طوالت سے بچنے کی غرض سے اس کتاب میں محض نماز سے متعلقہ مسائل ہی تفصیل سے درج کیے گئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ راقم الحروف کی اس اَدنی سی کوشش کو شرفِ قبولیت سے نوازے، اسے اُمہ اِسلامیہ کی ہدایت کا ذریعہ بنائے اور راقم اور اس کے اہل و عیال کے لیے باعثِ نجات بنائے۔ (آمین!)

**کتبہ**

**حافظ عمران ایوب لاہوری**

بتاریخ: جولائی 2004ء، جمادی الاول 1425ھ

ای میل: hfzimran_ayub@yahoo.com
ویب سائٹ: www.fiqhulhadith.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# فہرست

| عنوانات | صفحہ نمبر |
| --- | --- |

## مقدمہ


- لفظ صلاۃ کا مفہوم ........ 23
- نماز کی مشروعیت ........ 23
- نماز کی اہمیت وفرضیت ........ 24
- نماز کی فضیلت ........ 24
- نمازی مسلمان شہداء کے ساتھ ہوگا ........ 25
- نماز رسول اللہ ﷺ کی آنکھوں کی ٹھنڈک ........ 25
- نماز میں سستی کرنا منافقین کا کام ہے ........ 26
- روزِ قیامت سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا ........ 26
- کیا جان بوجھ کر نماز چھوڑنے والا کافر ہے؟ ........ 26
- کافر پر مسلمان ہونے کے بعد گزشتہ نمازوں کی قضائی نہیں ........ 28
- نماز کس پر فرض نہیں؟ ........ 28
- کیا بیمار پر نماز فرض ہے؟ ........ 29


## باب 1 نمازی کی طہارت اور لباس


- آداب قضائے حاجت ........ 30
- غسل ........ 31
- وضوء ........ 31
- تیمّم ........ 32
- نمازی کا لباس ........ 32
- نمازی کا لباس پاک ہو ........ 34


محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com




| | |
|---|---|
| انجانے میں ناپاک لباس میں نماز کا حکم | 34 |
| نمازی کا بدن پاک ہو | 34 |
| نمازی کی جگہ پاک ہو | 35 |
| جوتے پہن کر نماز | 35 |
| پتلون (پینٹ) پہن کر نماز | 35 |
| باریک وشفاف کپڑوں میں نماز | 36 |
| نقش ونگار والے مصلّے اور قالینوں پر نماز | 36 |
| حمام میں نماز | 37 |
| غصب شدہ زمین پر نماز | 37 |
| جانوروں کے باڑوں میں نماز | 37 |


## باب 2 مساجد کا بیان


| | |
|---|---|
| مساجد کی تعمیر اور ان کی طہارت ونظافت کا اہتمام | 38 |
| مساجد اللہ کی پسندیدہ جگہیں | 38 |
| مساجد کی تزئین وآرائش | 38 |
| مساجد سے دل لگانے کی فضیلت | 39 |
| مساجد کی طرف جانے کی فضیلت | 39 |
| دور سے چل کر مسجد میں آنے کی فضیلت | 39 |
| مساجد کی طرف تیز چل کر آنا ممنوع ہے | 39 |
| کچی لہسن اور پیاز کھا کر مسجد میں آنا ممنوع ہے | 39 |
| مسجد میں داخلے کی دعا | 40 |
| مسجد سے نکلنے کی دعا | 40 |
| مسجد میں بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں ادا کرنی چاہییں | 40 |
| مسجد میں گمشدہ چیز کا اعلان کرنا جائز نہیں | 40 |
| مسجد میں خرید وفروخت ممنوع ہے | 40 |
| مسجد میں ایسے اشعار پڑھنا جو غیر شرعی نہ ہوں جائز ہے | 41 |
| مسجد میں لیٹنا جائز ہے | 41 |


محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مسجد میں سونا جائز ہے ........ 41
مسجد میں مریض کے لیے خیمہ لگانا ........ 41
عورت کا مسجد میں رات گزارنا ........ 41
مساجد میں قصاص وحدود قائم کرنا حرام ہے ........ 41
مسجد میں تھوکنا گناہ ہے ........ 42
مسجد میں عسکری تربیت اور جنگی مشق کا مظاہرہ جائز ہے ........ 42
مسجد میں کھانا جائز ہے ........ 42
بوقت ضرورت مشرک مسجد میں داخل ہو سکتا ہے ........ 42
اذان کے بعد مسجد سے نکلنا ........ 42
مسجد میں نماز کا انتظار نماز ہی شمار ہوتا ہے ........ 43
مسجد میں مباح کلام اور ہنسنا ........ 43
خانہ کعبہ میں داخل ہو کر نماز ادا کرنا جائز ہے ........ 43
قبروں کے درمیان مسجد بنانا ........ 43
قربت کی غرض سے صرف تین مساجد کی طرف سفر جائز ہے ........ 43
قربت کی غرض سے صرف تین مساجد کی طرف سفر جائز ہے ........ 43

## باب 3 اوقاتِ نماز کا بیان

اسلام اوقاتِ نماز کی حفاظت کا درس دیتا ہے ........ 44
پانچوں نمازوں کے اوقات ........ 44
○ نماز فجر کا وقت ........ 45
○ نماز ظہر کا وقت ........ 45
○ نماز عصر کا وقت ........ 46
○ نماز مغرب کا وقت ........ 46
○ نماز عشاء کا وقت ........ 46
رسول اللہ ﷺ نماز فجر اندھیرے میں ادا فرماتے تھے ........ 47
موسم گرما میں نماز ظہر ذرا تاخیر سے ادا کرنا مستحب ہے ........ 48
اگر نماز مغرب کے وقت کھانا حاضر ہو جائے ........ 48

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com




- نماز عشاء تاخیر سے پڑھنا مستحب ہے ........ 48
- عشاء سے پہلے سونا اور عشاء کے بعد گفتگو کرنا مکروہ ہے ........ 49
- جو شخص کسی عذر کی وجہ سے وقت میں صرف ایک ہی رکعت حاصل کر سکے ........ 49
- کسی عذر کی وجہ سے نمازوں کو جمع کرنا جائز ہے ........ 50
- رسول اللہ ﷺ نے بغیر کسی عذر کے بھی نمازوں کو جمع کیا ہے ........ 50
- نمازیں جمع کرتے وقت ایک اذان اور دو اقامتیں کہی جائیں گی ........ 51
- نماز کے ممنوعہ اوقات ........ 51
- ○ نصف النہار نماز کی کراہت سے نماز جمعہ کا استثناء ........ 51
- ○ عصر کے بعد غروب آفتاب تک نماز کی کراہت مطلقاً نہیں ........ 52
- ○ کیا مسجد حرام ممنوعہ اوقات سے مستثنیٰ ہے؟ ........ 52
- دائمی نقشہ اوقات نماز کی شرعی حیثیت ........ 52
- فوت شدہ نماز کا حکم اور وقت ........ 54
- ○ اگر کسی عذر کی وجہ سے زیادہ نمازیں فوت ہو جائیں ........ 54
- ○ زیادہ نمازوں کی قضائی کے لیے ایک اذان اور زیادہ اقامتیں ........ 55
- ○ اگر نماز عید کا وقت گزر جائے ........ 55
- ○ کافر مسلمان ہو تو اس پر کسی نماز کی کوئی قضا نہیں ........ 55


## باب 4 اذان کا بیان


- اذان کا آغاز ........ 56
- اہل علاقہ پر مؤذن کی تقرری ضروری ہے ........ 56
- کیا عورت اذان دے سکتی ہے؟ ........ 56
- اذان و اقامت کے مسنون الفاظ ........ 57
- ترجیع والی یعنی دوہری اذان بھی ثابت ہے ........ 58
- اذان میں الا صلّوا فی الرّحال کی نداء ........ 59
- مؤذن تب اذان دے جب نماز کا وقت ہو جائے ........ 59
- اذان کا جواب دینا چاہیے ........ 59
- اذان کے بعد کے اذکار ........ 61


محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com




کیا اقامت کے بعد بھی وہ دعائیں پڑھی جا سکتی ہیں جو اذان کے بعد پڑھی جاتی ہیں؟ .......... 61

اقامت کے بعد کلام و گفتگو کرنے کا حکم .......... 62

کیا اذان دینے کے لیے وضوء ضروری ہے؟ .......... 62

اگر کہیں آدمی اکیلا ہو تو اذان و اقامت کہہ کر نماز پڑھ سکتا ہے؟ .......... 62

مؤذن کو اونچی آواز سے اذان دینی چاہیے .......... 63

اچھی آواز کا حامل مؤذن مقرر کیا جائے .......... 63

دورانِ اذان شہادت کی انگلیاں کانوں میں رکھنا .......... 63

اذان و اقامت کے درمیان نوافل .......... 63

اذان و اقامت کے درمیان دعا رد نہیں ہوتی .......... 63

بیٹھ کر یا قبلہ کے علاوہ کسی اور سمت میں اذان کہنا .......... 63

کیا اذان کہنے والا ہی اقامت کہے گا؟ .......... 64

کیا مؤذن کو اذان کی اجرت دی جا سکتی ہے؟ .......... 64

قواعد تجوید کے بغیر اذان کہنا .......... 64

مؤذن کی جگہ ٹیپ ریکارڈر کے ذریعے اذان .......... 64

دورانِ اذان انگوٹھوں کے ساتھ آنکھیں چومنا .......... 65

کیا مؤذن اذان و اقامت کے بعد خود ہی جماعت بھی کروا سکتا ہے؟ .......... 65


## باب 5 سترہ اور قبلہ کا بیان

### سُترہ


سترہ رکھنے کا حکم .......... 66

سترہ کی لمبائی .......... 66

○ کسی باریک چیز کو بھی سترہ بنایا جا سکتا ہے .......... 66

سترہ اور نمازی کے درمیان فاصلہ .......... 67

فضا اور مسجد دونوں جگہ سترہ ضروری ہے .......... 67

سترے کو کچھ دائیں یا بائیں جانب رکھنا .......... 67

مقتدی کے لیے امام کا سترہ ہی کافی ہے .......... 67

اگر کوئی سترے کے آگے سے گزر جائے .......... 67


محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com




- سترہ نہ ہو تو سامنے خط کھینچ لینا ........ 68
- نمازی کے آگے سے گزرنا ممنوع ہے ........ 68
- نمازی کو چاہیے کہ سامنے سے گزرنے والے کو روکے ........ 68
- اگر گدھا، حائضہ عورت اور کالا کتا نمازی کے سامنے سے گزر جائیں ........ 68


## قبلہ


- نمازی کے لیے قبلہ رخ ہونا ضروری ہے ........ 69
- ○ دو صورتوں میں قبلہ رخ ہونا فرض نہیں ........ 69
- اگر کسی کو قبلہ کا علم نہ ہو ........ 70
- ○ اگر کوئی بلند مقام پر ہو کہ کعبہ کی سمت سے اوپر نکل جائے ........ 71
- اگر دوران نماز قبلے کا علم ہو جائے ........ 71
- ہوائی جہاز اور کشتی میں قبلہ رخ ہونا اور بیٹھ کر نماز پڑھنا ........ 71
- مجبوری یا حالتِ مرض میں قبلہ رخ ہونا ........ 72
- قبروں کی جانب رخ کر کے نماز پڑھنا ........ 72


## باب 6 باجماعت نماز کا بیان

## صف بندی


- صفیں برابر کرنا اور مل کر کھڑے ہونا ........ 73
- پہلی صف کو پہلے مکمل کرنا اور پھر اس سے قریبی صف کو ........ 73
- پہلی صف میں کھڑے ہونے کے زیادہ مستحق افراد ........ 74
- پہلی صفوں کی فضیلت ........ 74
- تاخیر سے پہنچنا اور پچھلی صفوں میں کھڑا ہونا ........ 74
- صف کے دائیں جانب کھڑا ہونا ........ 74
- صفوں کی ترتیب ........ 75
- صف کے پیچھے اکیلے آدمی کی نماز ........ 75


## امامت اور باجماعت نماز


- باجماعت نماز کی فضیلت ........ 76


محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



باجماعت نماز کی تاکید ........ 76
عورتوں کا مسجد میں آنا ........ 77
○ عورتوں کا خوشبو لگا کر اور بے پردہ ہو کر مسجد میں آنا ممنوع ہے ........ 78
انعقادِ جماعت کے لیے کم از کم تعداد ........ 78
اکیلے مرد کی اکیلی عورت کے ساتھ جماعت ........ 78
امامت کا زیادہ مستحق شخص ........ 79
○ قرآن کے زیادہ عالم کم سن بچے کی جماعت ........ 79
○ امام قابلِ احترام لوگوں میں سے ہو ........ 79
عورت کی امامت ........ 80
اندھے اور غلام کی امامت ........ 80
غیر افضل شخص کے پیچھے نماز ........ 81
فرض پڑھنے والے امام کے پیچھے نفل پڑھنے والے کی نماز ........ 81
نفل پڑھنے والے امام کے پیچھے فرض پڑھنے والے کی نماز ........ 81
نفلوں کی جماعت ........ 82
مشرک امام کے پیچھے نماز ........ 82
بدعتی وگنہگار امام کے پیچھے نماز ........ 82
تیمّم کرنے والے امام کے پیچھے وضوء کرنے والے کی نماز ........ 83
بے وضو امام کے پیچھے نماز ........ 83
مقیم امام کے پیچھے مسافر اور مسافر امام کے پیچھے مقیم کی نماز ........ 83
امام کی اقتدا کی تاکید ........ 83
○ بیمار امام بیٹھ کر نماز پڑھائے تو کیا تندرست مقتدی بھی بیٹھ کر پڑھیں ........ 84
امام دورانِ جماعت کمزوروں کا خیال رکھے ........ 84
نماز میں امام سے ہونے والی کوتاہی کا بوجھ امام پر ہی ہوگا ........ 85
مقتدی امام کے پیچھے کھڑے ہوں گے ........ 85
○ اکیلا مقتدی امام کے دائیں جانب کھڑا ہوگا ........ 86
○ اگر امام کے ساتھ ایک مرد اور ایک عورت ہو ........ 86
اگر امام اور مقتدیوں کے درمیان کسی دیوار وغیرہ کا فاصلہ ہو ........ 86

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com




| | |
|---|---|
| ○ اکیلا نمازی دورانِ نماز امام بھی بن سکتا ہے | 86 |
| دورانِ جماعت ملنے والا شخص | 86 |
| ایک مسجد میں فرائض کی دوسری جماعت کا حکم | 87 |
| اگر کھانے کے دوران جماعت کھڑی ہو جائے | 88 |
| اگر دورانِ جماعت امام کو لقمہ دینے کی ضرورت پیش آجائے | 88 |
| جماعت مکمل ہونے پر امام مقتدیوں کی طرف رخ پھیرے | 89 |


## باب 7 نبی کریم ﷺ کا طریقۂ نماز


| | |
|---|---|
| نماز کا مختصر طریقہ | 90 |
| نماز کی نیت | 91 |
| ○ نیت کا مقام دل ہے زبان نہیں | 91 |
| نماز کے لئے قیام | 92 |
| تکبیر تحریمہ | 93 |
| ○ تکبیر تحریمہ کے ساتھ رفع الیدین | 93 |
| ○ خواتین کا رفع الیدین بھی مردوں کی طرح ہی | 93 |
| سینے پر ہاتھ باندھنا | 94 |
| ○ ہاتھ باندھنے کے تین طریقے | 94 |
| ○ ہاتھ باندھنے کی جگہ | 94 |
| دعائے استفتاح | 95 |
| تعوذ (اعوذ باللہ) | 96 |
| تسمیہ (بسم اللہ) | 96 |
| ○ بسم اللہ جہری یا سری | 96 |
| سورۂ فاتحہ | 97 |
| ○ سورۂ فاتحہ ہر رکعت میں پڑھنا | 98 |
| ○ امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ | 98 |
| آمین | 99 |
| قراءت قرآن | 100 |


محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com




❁ ○ تیسری اور چوتھی رکعت میں فاتحہ کے ساتھ قراءت ........ 100
❁ ○ تلاوتِ قرآن کے آداب ........ 101
❁ مختلف نمازوں کی مسنون قراءت ........ 101
❁ ○ فجر کی قراءت ........ 101
❁ ○ ظہر وعصر کی قراءت ........ 102
❁ ○ مغرب کی قراءت ........ 103
❁ ○ عشاء کی قراءت ........ 103
❁ ○ عیدین اور جمعہ کی قراءت ........ 103
❁ ○ سورۂ اخلاص پڑھنے کی فضیلت ........ 103
❁ ○ دورانِ قراءت سورتوں کی ترتیب ضروری نہیں ........ 104
❁ ○ فاتحہ اور قرآن پڑھنے سے عاجز شخص کیا کرے ........ 104
❁ ○ نماز میں قرآن سے دیکھ کر قراءت ........ 104
❁ ○ دورانِ قراءت رحمت کی آیت پر سوال اور عذاب کی آیت پر پناہ ........ 105
❁ ○ بعض آیات کا جواب دینا ........ 105
❁ ○ دو رکعتوں میں ایک ہی سورت کی قراءت ........ 105
❁ ○ رکوع وسجدہ میں قراءت قرآن کی ممانعت ........ 105
❁ رفع الیدین ........ 105
❁ ○ مخالفین رفع الیدین کے دلائل اور ان کا تجزیہ ........ 106
❁ ○ سجدوں میں رفع الیدین ثابت نہیں ........ 109
❁ ○ رفع الیدین کرتے ہوئے انگلیوں کی کیفیت ........ 109
❁ رکوع ........ 109
❁ ○ رکوع کی کیفیت ........ 109
❁ ○ رکوع کی چند دعائیں ........ 109
❁ ○ ایک ضعیف روایت ........ 110
❁ قومہ (رکوع کے بعد قیام) ........ 111
❁ ○ قومہ میں مکمل اطمینان اور اس کی لمبائی ........ 112
❁ سجدہ ........ 112


محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com




- ○ سجدے کی کیفیت ..... 113
- ○ بوقت ضرورت کسی کپڑے پر سجدہ ..... 114
- ○ نبی ﷺ نے ایک مرتبہ کیچڑ پر سجدہ کیا ..... 114
- ○ عورت کا سجدے کا طریقہ بھی وہی جو مرد کا ..... 114
- ○ دورانِ سجدہ کثرت سے دعائیں کرنا ..... 114
- ○ سجدے کی چند دعائیں ..... 114
- دو سجدوں کے درمیان جلسہ (بیٹھنا) ..... 115
- ○ اس جلسے کی چند مسنون دعائیں ..... 116
- ○ اس جلسے میں انگشت شہادت کو حرکت نہ دینا ..... 116
- دوسرا سجدہ ..... 116
- جلسۂ استراحت ..... 116
- ○ رکوع وسجدہ اور قومہ وجلسہ کو مکمل اطمینان سے ادا کرنا نماز کا رکن ..... 117
- دوسری رکعت ..... 118
- پہلا تشہد ..... 118
- ○ پہلے تشہد کا وجوب ..... 118
- ○ تشہد کے کلمات ..... 119
- ○ تشہد کے کلمات پڑھنے کے بعد درود پڑھنا ..... 119
- ○ تشہد میں بیٹھے ہوئے ہاتھوں کی کیفیت اور انگشتِ شہادت کو حرکت دینا ..... 119
- ○ تشہد میں نگاہ کہاں ہو ..... 120
- دوسرا تشہد ..... 120
- ○ دوسرے تشہد کا وجوب ..... 121
- درود ..... 121
- درود کے بعد دعائیں ..... 123
- سلام ..... 124
- ○ سلام کے الفاظ ..... 124
- ○ ایک سلام بھی کافی ہے ..... 125
- سلام کے بعد مسنون اذکار ..... 125


محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com




○ ایک ضعیف روایت ........ 128

○ اذکار کے لیے انگلیوں کا استعمال ........ 129

نماز کے بعد اجتماعی دعا ........ 129

مرد اور عورت کی نماز میں کوئی فرق نہیں ........ 130

چند مختلف مسائل ........ 131

○ نماز میں شیطانی وساوس اور خیالات کا حل ........ 131

○ چارزانو بیٹھ کر (چوکڑی مار کر) نماز پڑھنا ........ 131

○ ننگے سر نماز ........ 131

○ نماز میں باتیں کرنے سے نماز باطل ہو جاتی ہے ........ 132

○ غیر متعلقہ کام میں مشغول ہونے سے نماز باطل ہو جاتی ہے ........ 133

○ دورانِ نماز آسمان کی طرف دیکھنا ممنوع ہے ........ 133

○ نماز میں اِدھر اُدھر جھانکنا ممنوع ہے ........ 133

○ دونوں پہلوؤں پر ہاتھ رکھ کر نماز پڑھنا ممنوع ہے ........ 133

○ وضو کے بعد یا مسجد میں تشبیک ممنوع ہے ........ 133

○ نماز میں آنکھیں بند کرنا خلافِ سنت ہے ........ 134

○ دورانِ نماز کسی ناگزیر واجب کام کی ادائیگی مبطلِ صلاۃ نہیں ........ 134

○ نماز میں جمائی کو روکنا ........ 134

○ اگر نماز کے دوران جوتیوں میں لگی گندگی کا علم ہو ........ 134

○ نماز میں کسی کو ہاتھ لگا کر مطلع کرنا ........ 134

○ نماز میں بوقتِ ضرورت چند قدم چلنا ........ 134

○ بچے کو اٹھا کر نماز ........ 134

○ منبر پر نماز ........ 134

○ نماز میں رونا ........ 135

○ نماز میں سلام کا جواب ........ 135

○ اگر نماز میں تھوکنے کی ضرورت پیش آجائے ........ 135

○ نماز میں سانپ یا بچھو کو مارنا ........ 135

○ تصویر والی گھڑی کے ساتھ نماز ........ 135


محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## باب 8 سنتیں، قیام اللیل اور وتر

### سنتیں اور نوافل


- سنن ونوافل کا مفہوم اور حکم ........ 136
- ○ سنن ونوافل کی کثرت روزِ قیامت محمد ﷺ کی رفاقت کا ذریعہ ........ 136
- مؤکدہ سنتیں ........ 137
- غیر مؤکدہ سنتیں ........ 138
- ○ عصر سے پہلے چار رکعتیں ........ 138
- ○ مغرب سے پہلے دو رکعتیں ........ 138
- فجر کی سنتیں اور چند مسائل ........ 139
- ○ فجر کی سنتوں کی اہمیت ........ 139
- ○ اگر کوئی فجر کی جماعت سے پہلے سنتیں نہ پڑھ سکے ........ 139
- ○ اگر کوئی فجر کی سنتیں طلوعِ آفتاب تک نہ پڑھ سکے ........ 139
- ○ فجر کی سنتیں زیادہ طویل نہیں کرنی چاہییں ........ 139
- ○ فجر کی سنتوں کے بعد لیٹنا ........ 139
- عصر کے بعد دو رکعتوں کی ادائیگی کا حکم ........ 139
- مغرب کے بعد دو رکعتیں اور دیگر سنتیں گھر میں پڑھنا افضل ہے ........ 141
- ہر وضوء کے بعد کچھ نفل پڑھنا ........ 141
- نوافل بیٹھ کر پڑھنا جائز ہے ........ 141
- اقامت کے بعد نفل پڑھنا جائز نہیں ........ 142
- تحیۃ المسجد اور چند مسائل ........ 142
- ○ اگر کوئی بھول کر تحیۃ المسجد کی رکعتیں پڑھے بغیر بیٹھ جائے ........ 142
- ○ اگر جماعت کھڑی ہو اور کوئی مسجد میں آئے ........ 143
- ○ مکروہ اوقاتِ نماز میں تحیۃ المسجد کا حکم ........ 143


### قیام اللیل، تہجد، تراویح


- قیام اللیل کی ترغیب ........ 143


محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com




- قیام اللیل کی رکعات ........ 144
- قیام اللیل کے مزید چند مسائل ........ 144
- ○ رات کی نماز دو دو رکعت ہے ........ 144
- ○ قیام اللیل میں طویل سجدہ مستحب ہے ........ 145
- ○ رکعتِ تہجد میں طویل قیام کرنا مستحب ہے ........ 145
- ○ قیام اللیل میں سری اور جہری دونوں طرح قراءت ثابت ہے ........ 145
- ○ تہجد کا وقت عشاء کے بعد سے فجر تک ہے ........ 145
- ○ قیام اللیل کی ثابت رکعات سے تجاوز درست نہیں ........ 145
- باجماعت نماز تراویح کی شرعی حیثیت ........ 145
- نمازِ تراویح کی تعدادِ رکعات ........ 146
- قیام رمضان میں قرآن سے دیکھ کر قراءت ........ 147
- تین راتوں سے کم میں قرآن ختم کرنا ........ 147


## وِتر


- وتر کا حکم ........ 147
- وتر کا وقت ........ 148
- وتر کی قضاء ........ 148
- وتروں کی تعداد ........ 148
- تین وتروں میں قراءت ........ 149
- قنوت وتر ........ 149
- ○ قنوتِ وتر صرف رکوع سے پہلے ........ 149
- ○ قنوتِ وتر کے لیے ہاتھ اٹھانا ........ 150
- ○ قنوتِ وتر کی دعا ........ 150
- ○ نمازِ وتر سے فارغ ہونے کے بعد کی دعا ........ 151
- وتر کے بعد نوافل ........ 151
- قنوت نازلہ ........ 151
- ○ قنوتِ نازلہ رکوع کے بعد ........ 152


محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



❁ ○ قنوتِ نازلہ میں مقتدیوں کا آمین کہنا ........ 152
❁ ○ قنوتِ نازلہ کے لیے دونوں ہاتھ اٹھانا ........ 152
❁ ○ قنوتِ نازلہ کی دعا ........ 152

## باب 9 سجدۂ سہو، سجدۂ تلاوت اور سجدۂ شکر

### سجدۂ سہو

❁ سجدۂ سہو کا مفہوم اور مشروعیت ........ 153
❁ سجدۂ سہو سلام سے پہلے یا بعد میں ........ 153
❁ سجدۂ سہو کے ساتھ تکبیر اور سلام ........ 154
❁ سجدۂ سہو کے چند اسباب ........ 154
❁ سجدۂ سہو کے چند دیگر مسائل ........ 155
❁ ○ امام سجدۂ سہو کرے تو مقتدی بھی کریں ........ 155
❁ ○ اگر سہو زیادہ ہو جائیں تو کیا سجدے بھی زیادہ کیے جائیں گے ........ 155
❁ ○ سجدۂ سہو کی کوئی خاص دعا ثابت نہیں ........ 156

### سجدۂ تلاوت

❁ سجدۂ تلاوت کی مشروعیت اور حکم ........ 156
❁ سجودِ تلاوت کی تعداد ........ 157
❁ سجدۂ تلاوت کے چند دیگر مسائل ........ 157
❁ ○ فرض نماز میں بھی سجدۂ تلاوت مسنون ہے ........ 157
❁ ○ نماز کے علاوہ بھی سجدۂ تلاوت مسنون ہے ........ 157
❁ ○ سجدۂ تلاوت کے لیے وضو اور قبلہ رخ ہونا ضروری نہیں ........ 157
❁ ○ سجدۂ تلاوت کے لیے تکبیر کہنا ثابت نہیں ........ 157
❁ ○ سجدۂ تلاوت کی دعا ........ 158

### سجدۂ شکر

❁ خوشی و مسرت کے موقع پر کیا جانے والا سجدہ ........ 158

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



باب 10 متفرق نمازوں کا بیان

## نمازِ جمعہ


| | |
|---|---|
| جمعہ کے دن کی فضیلت | 159 |
| جمعہ کی فرضیت واہمیت | 159 |
| ○ ایک ضعیف روایت | 160 |
| ○ عورت، غلام، بچہ، مسافر اور مریض پر جمعہ واجب نہیں | 160 |
| انعقادِ جمعہ کے چند مسائل | 160 |
| ○ انعقادِ جمعہ کے لیے مخصوص عدد کی کوئی قید نہیں | 160 |
| ○ انعقادِ جمعہ کے لیے کسی مخصوص جگہ کی کوئی قید نہیں | 160 |
| ○ انعقادِ جمعہ کے لیے مخصوص امام کی بھی کوئی قید نہیں | 161 |
| خطبہ جمعہ کے مسائل | 161 |
| ○ نماز جمعہ سے پہلے دو خطبے | 161 |
| ○ دورانِ خطبہ وعظ و نصیحت | 161 |
| ○ خطبہ جامع اور مختصر ہو | 161 |
| ○ کھڑے ہو کر خطبہ دینا سنت ہے | 161 |
| ○ دورانِ وعظ نبی ﷺ کی کیفیت | 162 |
| ○ خطبہ کے مسنون الفاظ | 162 |
| نماز جمعہ کا وقت | 162 |
| جمعہ کے چند آداب | 163 |
| ○ جمعہ کے لیے آنے والا لوگوں کی گردنیں نہ پھلانگے | 163 |
| ○ نمازی دونوں خطبوں کے درمیان خاموش رہے | 163 |
| ○ امام کے منبر پر بیٹھنے کے بعد خطبہ شروع ہونے سے پہلے گفتگو کی جا سکتی ہے | 163 |
| ○ دورانِ خطبہ سلام کا جواب اور دیگر اذکار | 163 |
| ○ جمعہ کے لیے جلدی آنا مستحب ہے | 163 |
| ○ جمعہ کے لیے خوشبو لگانا اور صاف ستھرے کپڑے پہننا | 164 |
| ○ نمازی امام کے قریب بیٹھنے کی کوشش کرے | 164 |


محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com




- جونماز جمعہ کی ایک رکعت پائے ........................ 164
- ○ اگر کسی کو ایک رکعت سے بھی کم ملے ........................ 164
- عید کے دن جمعہ ........................ 164
- جمعہ کی دو اذانیں ........................ 165
- نماز جمعہ سے پہلے اور بعد میں سنتیں ........................ 165
- ○ دورانِ خطبہ مسجد میں آنے والا دو رکعتیں پڑھ کر بیٹھے ........................ 165
- جمعہ کے چند متفرق مسائل ........................ 166
- ○ نماز جمعہ میں قراءت ........................ 166
- ○ خطبہ جمعہ میں سورۂ ق کی تلاوت ........................ 166
- ○ اگر دورانِ خطبہ اُونگھ آئے ........................ 166
- ○ بروز جمعہ سورۂ کہف کی تلاوت ........................ 166
- ○ بروز جمعہ بکثرت درود پڑھنا ........................ 166
- ○ خطیب کے علاوہ کسی اور کا نماز پڑھانا ........................ 166
- ○ عورتوں کے لیے جمعہ میں شرکت ........................ 166


## نمازِ عیدین


- نماز عید کی فرضیت ........................ 166
- نماز عید کا وقت ........................ 167
- نماز عید کا طریقہ ........................ 167
- نماز عید کا خطبہ اور چند مسائل ........................ 168
- ○ خطبہ نماز عید کے بعد ........................ 168
- ○ خطبہ سننا ضروری ہے یا نہیں ........................ 168
- ○ نماز عید کا صرف ایک خطبہ ہے ........................ 169
- ○ خطبہ عید کے لیے منبر مشروع نہیں ........................ 169
- تکبیراتِ عید ........................ 169
- ○ مختلف صحابہ سے منقول تکبیرات کے مختلف الفاظ ........................ 169
- عید کے چند متفرق مسائل ........................ 170


محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com




○ عید کے دن کی دعا ........ 170
○ عید کے روز جہاد کھیل ........ 170
○ نماز عید کے لیے جانے سے پہلے کچھ کھانا یا نہ کھانا ........ 170
○ نماز عید کے لیے پیدل چل کر جانا ........ 170
○ نماز عید سے واپسی پر راستہ تبدیل کرنا ........ 170
○ عید کے دن صاف ستھرا لباس پہننا اور خوشبو لگانا ........ 170
○ ایک ضعیف روایت ........ 170


## نمازخوف


نماز خوف کے مختلف طریقے ........ 171
شدتِ خوف میں نماز کی کیفیت ........ 172


## نمازسفر


دورانِ سفر نماز قصر کرنا ........ 172
قصر کی مسافت ........ 173
○ قصر کا آغاز علاقے یا بستی سے باہر نکل کر ........ 173
قصر کی مدت ........ 174
نماز سفر کے چند دیگر مسائل ........ 174
○ مسافر کے لیے دو نمازوں کو تقدیم و تاخیر کے ساتھ جمع کرنا ........ 174
○ نمازیں جمع کرتے وقت ایک اذان اور دو اقامتیں ........ 174
○ مقیم کی اقتدا میں مسافر مکمل نماز پڑھے ........ 174
○ مسافر مقیم حضرات کی امامت کرا سکتا ہے ........ 175
○ روزانہ سفر کرنے والا شخص روزانہ قصر کر سکتا ہے ........ 175


## نمازکسوف


نماز کسوف کی مشروعیت ........ 175
نماز کسوف کا طریقہ ........ 175
نماز کسوف کے بعد خطبہ ........ 176


محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com




- اس موقع پر دعا، تکبیر، صدقہ اور استغفار کرنا مستحب ........ 176
- کسوف وخسوف سے اللہ کے بندوں کو ڈرانا مقصود ہے ........ 176


## نمازِ استسقاء


- نماز استسقاء سے متعلقہ چند احادیث اور ان کا ماحاصل ........ 177
- بارش طلب کرنے کی چند مسنون دعائیں ........ 178
- بارش طلب کرنے کے لیے نماز کے سوا صرف دعا بھی ثابت ہے ........ 178


## نمازِ تسبیح


- نماز تسبیح کا طریقہ ........ 179


## نمازِ استخارہ


- نماز استخارہ کا طریقہ ........ 180
- ○ استخارہ کے لیے صرف بعض بزرگ شخصیات کو خاص کرنا ........ 181
- ○ ایک استخارہ کے بعد دوسرا استخارہ ........ 181
- ○ استخارہ کے عمل کو پیشہ بنالینا ........ 181


## نمازِ اشراق


- نماز اشراق کی مشروعیت ........ 181
- نماز اشراق کا وقت ........ 182
- نماز اشراق کی رکعتوں کی تعداد ........ 182


## نمازِ جنازہ


- نماز جنازہ کی فرضیت ........ 182
- نماز جنازہ کی فضیلت ........ 183
- نماز جنازہ کا طریقہ ........ 183
- نماز جنازہ کی چند مسنون دعائیں ........ 183


محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بسم اللہ الرحمن الرحیم

# مُقدّمۃ

## لفظ صلاۃ کا مفہوم

لفظِ صلاۃ کا معنی دعا' نماز' تسبیح اور رحمت وغیرہ مستعمل ہے' یہ مصدر ہے باب صَلّٰی یُصَلِّی (تفعیل) سے۔ لفظ مُصَلّٰی ''جائے نماز'' اسی سے مشتق ہے نیز اس کی جمع صلوات آتی ہے۔(۱) اصطلاحاً نماز ایسی معروف عبادت کا نام ہے کہ جس میں رکوع وسجود ہوتے ہیں اور جس کی ابتداء تکبیر کے ساتھ اور انتہاء سلام کے ساتھ ہوتی ہے۔(۲)

## نماز کی مشروعیت

(1) ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ﴿ وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَلَا تَکُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ﴾ [الروم : ۳۱] ''نماز قائم کرو اور مشرکوں میں سے نہ ہو جاؤ۔''

(2) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے: اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ ہی معبود برحق ہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں' نماز قائم کرنا' زکوۃ ادا کرنا' حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔''(۳)

(3) حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ''شب معراج نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پچاس (50) نمازیں فرض کی گئیں' پھر پانچ (5) نمازوں تک کمی کر دی گئی اس کے بعد اعلان کر دیا گیا کہ ''اے محمد! بلاشبہ میرے نزدیک قول کو تبدیل نہیں کیا جاتا اور تمہارے لیے ان پانچ نمازوں کے بدلے پچاس نمازوں کا اجر ہوگا۔''(٤)

(4) حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دیہاتی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! مجھے خبر دیجیے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر نماز کا کتنا حصہ فرض کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا ''صرف پانچ نمازیں فرض ہیں اس کے علاوہ نفلی طور پر تم نماز ادا کر سکتے ہو۔''(٥)

---

(۱) [القاموس المحیط (ص/۱۱۷۳) المنجد (ص/۴۷۹)]

(۲) [أنیس الفقهاء (ص/٦٧) الفقه الإسلامي وأدلته (٦٥٣/١)]

(۳) [بخاری (٨) كتاب الإيمان : باب بنی الإسلام علی خمس' مسلم (١٦) ترمذی (٢٦٩) أحمد (١٢٠/٢)]

(٤) [صحیح : صحیح ترمذی (١٧٦) كتاب الصلاة : باب كم فرض الله علی عباده من الصلوات' ترمذی (٢١٣)]

(٥) [موطا (١٧٥/١) كتاب النداء للصلاة : باب جامع الترغيب في الصلاة' بخاری (٤٦) مسلم (١١) أبو داود (٣٩١)]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## نماز کی اہمیت وفرضیت

قرآن کریم میں متعدد مقامات پر نماز کی ترغیب دلائی گئی ہے۔کہیں زکوۃ کی ادائیگی کے ساتھ اقامت نماز کا حکم دیا(١)، کہیں متقی و پرہیزگار لوگوں کی یہ صفت بیان کی کہ وہ نماز قائم کرتے ہیں(٢)، کہیں نمازوں کی حفاظت کا حکم دیا(٣)، کہیں فرمایا کہ اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دو اور خود بھی اس پر جمے رہو(٤)، کہیں فرمایا کہ میری یاد کے لیے نماز قائم کرو(٥)، حضرت اسماعیل علیہ السلام کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دیا کرتے تھے(٦) اور حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو وصیت فرمائی کہ اے میرے بیٹے! تو نماز قائم رکھنا۔(٧)

نماز کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی بخوبی لگایا جا سکتا ہے کہ صرف نماز ہی وہ عمل ہے جس کی پابندی کا حکم نابالغ بچوں کے لیے بھی ہے۔چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ﴿مُرُوْا صِبْيَانَكُمْ بِالصَّلَاةِ لِسَبْعِ سِنِيْنَ وَ اضْرِبُوْهُمْ عَلَيْهَا لِعَشْرِ سِنِيْنَ﴾ ''اپنے بچوں کو نماز کا حکم دو جب وہ سات سال کے ہوں اور جب وہ دس سال کے ہو جائیں تو انہیں نماز چھوڑنے پر مارو۔''(٨) تاہم یہ یاد رہے کہ بچوں کو نماز کا حکم تربیت کے لیے ہے وجوب کے لیے نہیں کیونکہ بلوغت تک بچے مکلّف نہیں۔جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ﴿رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ ؛ عَنِ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ وَ عَنِ الصَّبِيِّ حَتَّى يَحْتَلِمَ وَ عَنِ الْمَجْنُوْنِ حَتَّى يَعْقِلَ﴾ ''تین آدمیوں سے (گناہ لکھنے کا) قلم اٹھا لیا گیا ہے' سونے والے سے اس کے بیدار ہونے تک' بچے سے اس کے بالغ ہونے تک اور پاگل سے اس کے سمجھدار ہونے تک۔''(٩)

## نماز کی فضیلت

(1) ﴿وَالَّذِيْنَ صَبَرُوا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ... فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ﴾ [الرعد: ٢٢ - ٢٤] ''وہ (یعنی اہل علم ودانش) اپنے رب کی رضا مندی کی طلب کے لیے صبر کرتے ہیں' اور نمازوں کو برابر قائم رکھتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے اسے چھپ کر اور ظاہر کر کے خرچ کرتے ہیں اور برائی کو بھی بھلائی سے ٹالتے ہیں' ان ہی کے لیے آخرت کا گھر ہے۔ہمیشہ رہنے کے باغات ہیں جہاں یہ خود جائیں گے اور ان کے باپ دادوں اور بیویوں اور اولادوں میں سے بھی جو نیکوکار ہوں گے۔ان کے پاس فرشتے ہر ہر دروازے سے آئیں گے۔اور کہیں گے کہ تم پر سلامتی ہو' صبر کے بدلے کیا ہی اچھا (بدلہ) ہے اس آخرت کے گھر کا۔''

(2) حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''نماز نور ہے۔''(١٠)

---

(١) [البقرة: ٤٣] (٢) [البقرة: ٣] (٣) [البقرة: ٢٣٨] (٤) [طه: ١٣٢]

(٥) [طه: ١٤] (٦) [مريم: ٥٥] (٧) [لقمان: ١٧]

(٨) [حسن: صحيح أبو داود (٤٦٦) كتاب الصلاة: باب متى يؤمر الغلام بالصلاة ' أبو داود (٤٩٥)]

(٩) [صحيح: الارواء (٢٩٧) أبو داود (٤٣٩٨) كتاب الحدود، ابن ماجة (٢٠٤١) نسائي (١٥٦/٦)]

(١٠) [مسلم (٢٢٣) كتاب الطهارة: باب فضل الوضوء]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



(3) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''بے شک مسلمان بندہ نماز ادا کرتا ہے اور اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا چاہتا ہے تو اس سے اس کے گناہ ایسے جھڑتے ہیں جیسے اس درخت سے یہ پتے جھڑتے ہیں۔''(۱)

(4) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے فرمایا کہ ''مجھے بتاؤ! اگر تم میں سے کسی ایک کے دروازے کے سامنے ایک نہر ہو اور وہ اس میں ہر روز پانچ مرتبہ غسل کرے تو کیا اس کے جسم پر پھر بھی کوئی میل کچیل باقی رہ جائے گی؟ صحابہ کرام نے عرض کیا' اس کی کچھ بھی میل کچیل باقی نہیں رہے گی۔ آپ نے فرمایا: بس اسی طرح پانچوں نمازوں کی مثال ہے' اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے گناہوں کو مٹا دیتے ہیں۔''(۲)

(5) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''پانچ نمازیں اُن گناہوں کو مٹا دیتی ہیں جو اِن نمازوں کے درمیان ہوتے ہیں اور اسی طرح ایک جمعہ دوسرے جمعہ تک کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے بشرطیکہ کبیرہ گناہوں کا ارتکاب نہ کیا گیا ہو۔''(۳)

(6) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''بے شک اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہر نماز کے وقت پکارتا ہے کہ اے آدم کی اولاد! اپنی اُس آگ کی طرف اٹھو جسے تم نے (اپنے گناہوں کے ذریعے) جلایا ہے اور اسے (نماز کے ذریعے) بجھا ڈالو۔''(٤)

(7) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''مسلمان نماز پڑھ رہا ہوتا ہے اور اس کے گناہ اس کے سر پر اٹھا لیے جاتے ہیں۔ جب بھی وہ سجدہ کرتا ہے تو وہ اس سے گرتے ہیں۔ پھر وہ اپنی نماز سے فارغ ہوتا ہے تو اس کے گناہ اس سے گر چکے ہوتے ہیں۔''(٥)

## نمازی مسلمان شہداء کے ساتھ ہوگا

حضرت عمرو بن مرہ جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! مجھے بتلایئے اگر میں گواہی دوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں اور یقیناً آپ اللہ کے رسول ہیں اور میں پانچوں نمازیں پڑھوں اور زکوٰۃ ادا کروں اور رمضان کے روزے رکھوں اور اس کا قیام کروں تو میں کن لوگوں میں سے ہوں گا؟ آپ نے فرمایا ﴿مِنَ الصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ﴾ ''صدیقین اور شہداء میں سے۔''(٦)

## نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں کی ٹھنڈک

(۱) [**حسن لغیرہ** : صحیح الترغیب (۳۸٤) کتاب الصلاۃ ، احمد (۱۷۹/۵)]
(۲) [بخاری (۵۲۸) کتاب مواقیت الصلاۃ : باب الصلوات الخمس کفارۃ ' مسلم (٦٦٧) ترمذی (۲۸٦۸)]
(۳) [مسلم (۲۳۳) کتاب الطہارۃ : باب الصلوات الخمس ' ترمذی (۲۱٤)]
(٤) [**حسن لغیرہ** : صحیح الترغیب (۳۵۸) کتاب الصلاۃ ' رواہ الطبرانی فی الأوسط والصغیر (۱۳۰/۲)]
(٥) [**حسن لغیرہ** : صحیح الترغیب (۳٦۲) کتاب الصلاۃ ، رواہ الطبرانی فی الکبیر والصغیر]
(٦) [**صحیح** : صحیح الترغیب (۳٦۱) کتاب الصلاۃ ، ابن حبان (۳٤۲۹) ابن خزیمۃ (۲۲۱۲)]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ﴿ حُبِّبَ اِلَیَّ مِنَ الدُّنْیَا النِّسَاءُ وَ الطِّیْبُ وَ جُعِلَ قُرَّةُ عَیْنِیْ فِی الصَّلَاةِ ﴾ ''دنیا سے مجھے عورتوں اور خوشبو کی محبت عطا کی گئی ہے اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی ہے۔''(۱)

## نماز میں سستی کرنا منافقین کا کام ہے

(1) ﴿ اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ یُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ ۚ وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى ﴾[النساء : ۱٤۲] ''بے شک منافق اللہ تعالیٰ سے چالبازیاں کر رہے ہیں اور وہ انہیں اس چالبازی کا بدلہ دینے والا ہے۔ اور جب وہ نماز کو کھڑے ہوتے ہیں تو بڑی کاہلی کی حالت میں کھڑے ہوتے ہیں۔''

(2) ایک اور آیت میں منافقین کا یہ وصف بیان کیا گیا ہے کہ ﴿ وَلَا یَاْتُوْنَ الصَّلٰوةَ اِلَّا وَهُمْ كُسَالٰى ﴾ [التوبۃ : ٥٤] ''منافق لوگ بڑی کاہلی سے ہی نماز کو آتے ہیں۔''

(3) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''یہ منافق کی نماز ہے' وہ بیٹھا رہتا ہے' نماز کا انتظار کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ جب سورج شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان ہوتا ہے تو اٹھتا ہے اور (پرندے کی مانند) چار مرتبہ چونچ مارتا ہے (یعنی جلدی جلدی نماز پڑھ لیتا ہے)' اس میں ذکر بہت کم کرتا ہے۔''(۲)

(4) ایک دوسری روایت میں ہے کہ ''منافق پر فجر اور عشاء کی نماز سب سے بھاری ہے۔''(۳)

## روزِ قیامت سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا

فرمانِ نبوی ہے کہ ''بے شک روزِ قیامت بندے سے سب سے پہلے جس چیز کا حساب لیا جائے گا وہ اس کی نماز ہے۔ اگر نماز درست ہوئی تو وہ فلاح پا جائے گا اور کامیاب ہو جائے گا اور اگر نماز خراب ہوئی تو وہ ناکام و نامراد ہو جائے گا۔''(٤) ایک روایت میں ہے کہ سب سے پہلے بندے سے نماز کا حساب لیا جائے گا۔ اگر نماز مکمل ہوئی تو ٹھیک ورنہ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے ''میرے بندے کے اعمال نامے میں نوافل تلاش کرو۔'' پھر اگر اس کے اعمال نامے میں نوافل ہوں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ ''ان کے ساتھ فرائض مکمل کر دو۔''(٥)

## کیا جان بوجھ کر نماز چھوڑنے والا کافر ہے؟

نماز ارکانِ اسلام میں بلاتردد عظیم درجے کی حامل ہے مزید برآں اسے دین کا ستون قرار دیا گیا ہے اور رسول اللہ ﷺ سے بیشتر احادیث میں اس کی بہت زیادہ فضیلت بھی منقول ہے۔ اس کی اس اہمیت وفضیلت کے باعث اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں کم وبیش اسی (80) مرتبہ اس کا تذکرہ فرمایا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وجوب نماز کا انکار کرتے

---

(۱) [حسن صحیح : صحیح نسائی (۳٦۸۰) کتاب عشرة النساء : باب حب النساء ' نسائی (۳۳۹۱ ' ۳۳۹۲)]

(۲) [مسلم (٦۲۲) کتاب المساجد و مواضع الصلاة : باب استحباب التبکیر بالعصر]

(۳) [بخاری (٦٥۷) کتاب الأذان : باب فضل العشاء فی الجماعة ' مسلم (٦٥۱)]

(٤) [صحیح : صحیح نسائی (٤٥۱) کتاب الصلاة : باب المحاسبة علی الصلاة ' نسائی (٤٦٦)]

(٥) [صحیح : صحیح نسائی (٤٥۳) کتاب الصلاة : باب المحاسبة علی الصلاة ' نسائی (٤٦۸)]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ہوئے اسے چھوڑنے والا بالاتفاق کافر ہے جبکہ اس کے وجوب کے اعتقاد کے ساتھ سستی و کاہلی سے چھوڑنے والے کے شرعی حکم میں فقہائے امت کا اختلاف ہے لیکن راجح مؤقف یہی ہے کہ صرف جان بوجھ کر دائمی طور پر نماز چھوڑ دینے والا ہی کافر ہے۔ چنانچہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے مشرکین کے متعلق ارشاد فرمایا کہ

﴿ فَإِنْ تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَآتَوُا الزَّكٰوةَ فَإِخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ ﴾ [التوبۃ: ۱۱] ''اگر یہ لوگ توبہ کرلیں اور نماز قائم کرلیں اور زکوۃ ادا کرنے لگیں تو تمہارے دینی بھائی ہیں۔'' اس آیت سے ازخود یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اگر وہ ایسا نہیں کرتے تو تمہارے دینی بھائی نہیں ہیں اور یہاں یہ بات بھی یاد رہے کہ دینی بھائی چارہ صرف اسلام سے خارج ہونے سے ہی ختم ہوتا ہے۔ ایک دوسرے مقام پر ارشاد ہے کہ

﴿ وَأَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴾ [الروم: ۳۱] ''نماز قائم کرو اور مشرکوں میں سے نہ ہو جاؤ۔'' اس آیت کا یقینا مفہوم یہی ہے کہ جو نماز چھوڑ دیتا ہے وہ مشرکوں میں سے ہے۔

فرمانِ نبوی ہے کہ ﴿ بَيْنَ الرَّجُلِ وَ بَيْنَ الْكُفْرِ وَ الشِّرْكِ تَرْكُ الصَّلَاةُ ﴾ ''کفر و شرک اور (مسلمان) بندے کے درمیان فرق نماز کا چھوڑ دینا ہے۔'' (۱) ایک دوسری روایت میں ہے کہ ﴿ بَيْنَ الْعَبْدِ وَ بَيْنَ الْكُفْرِ وَ الْإِيمَانِ الصَّلَاةُ فَإِذَا تَرَكَهَا فَقَدْ أَشْرَكَ ﴾ ''بندے اور کفر و ایمان کے درمیان (فرق کرنے والی) نماز ہے پس جب اس نے اسے ترک کر دیا تو اس نے شرک کیا۔'' (۲)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''ہمارے اور کافروں کے درمیان عہد نماز ہے جس نے اسے چھوڑ دیا اس نے کفر کیا۔'' (۳) حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ ''تم فرض نماز جان بوجھ کر نہ چھوڑو پس جس شخص نے فرض نماز جان بوجھ کر چھوڑ دی تو اس سے امن وامان کا ذمہ ختم ہو گیا۔'' (۴) ایک روایت میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس شخص نے نماز کی حفاظت کی نماز اس کے لیے روشنی، دلیل اور قیامت کے دن نجات کا باعث ہوگی اور جس شخص نے نماز کی حفاظت نہ کی تو نماز اس کے لیے روشنی، دلیل اور نجات کا باعث نہیں ہوگی بلکہ وہ شخص قیامت کے دن قارون، فرعون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔'' (۵)

حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اعمال میں سے کسی چیز کو چھوڑنا کفر

---

(۱) [مسلم (۸۲) كتاب الإيمان: باب بيان إطلاق اسم الكفر على من ترك الصلاة، أحمد (۳/۳۷۰) دارمی (۱/۲۸۰) أبو داود (۴۶۷۸) ترمذی (۲۶۱۸) ابن ماجة (۱۰۷۸) الحلية لأبي نعيم (۸/۲۵۶) بیهقی (۳/۳۶۶)]

(۲) [صحیح: شرح أصول اعتقاد أهل السنة والجماعة للالكائي (۴/۸۲۲)] اس کی سند صحیح مسلم کی شرط پر صحیح ہے نیز امام منذریؒ نے بھی اسے صحیح کہا ہے۔ [الترغيب والترهيب (۱/۳۷۹)]

(۳) [صحیح: صحيح ابن ماجة (۸۸۴) المشكاة (۵۷۴) ترمذی (۲۶۲۱) كتاب الإيمان، ابن ماجة (۱۰۷۹)]

(۴) [حسن: المشكاة (۵۸۰) ابن ماجة (۴۰۳۴) كتاب الفتن: باب الصبر على البلاء]

(۵) [جید: أحمد (۲/۱۶۹) دارمی (۲/۳۰۱) مجمع البحرين (۵۲۸) المشكاة (۵۷۸)]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



نہیں سمجھتے تھے سوائے نماز کے۔"(۱) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ ﴿لَا حَظَّ فِي الْإِسْلَامِ لِمَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ﴾ "نماز چھوڑنے والے کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں۔"(۲)

جمہور کا کہنا ہے کہ وجوب کا اعتقاد رکھتے ہوئے محض تساہل سے اگر نماز چھوڑ دے تو وہ کافر نہیں ہوگا بلکہ فاسق ہو جائے گا' اگر وہ توبہ کرے تو ٹھیک ورنہ شادی شدہ زانی کی طرح اسے بطور حد قتل کر دیا جائے گا نیز اسے تلوار کے ساتھ قتل کیا جائے گا۔ احناف کے نزدیک ایسا شخص نہ کافر ہوگا اور نہ ہی اسے قتل کیا جائے گا بلکہ تعزیراً اسے کچھ سزا دی جائے گی اور اس وقت تک قید کر دیا جائے گا جب تک کہ وہ نماز نہ پڑھنے لگے۔ امام احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بے نماز کو اس کے کفر کی وجہ سے قتل کر دیا جائے گا۔(۳)

ہمارے علم کے مطابق جان بوجھ کر دائمی طور پر نماز چھوڑ دینے والا کافر ہے اور اگر استطاعت ہو تو اسے قتل کیا جائے گا۔ جیسا کہ فرمانِ نبوی ہے کہ "مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں اس وقت تک لوگوں سے قتال کرتا رہوں جب تک کہ وہ اس بات کی گواہی نہ دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور بیشک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور وہ نماز قائم کریں اور زکوۃ ادا کریں۔"(٤) اسی حدیث کے پیش نظر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے منکرین زکوۃ کے خلاف قتال کیا۔(٥)

امام شوکانی، امام نووی، امام ابن تیمیہ، امام ابن قیم، علامہ عبد الرحمن مبارکپوری، شیخ ابن عثیمین، شیخ ابن جبرین رحمہم اللہ اور سعودی مستقل فتویٰ کمیٹی نے بھی دائمی بے نماز کو کافر ہی قرار دیا ہے۔(٦)

## کافر پر مسلمان ہونے کے بعد گزشتہ نمازوں کی قضائی نہیں

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿إِنَّ الْإِسْلَامَ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ﴾ "اسلام پہلے تمام گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔"(۷)

## نماز کس پر فرض نہیں؟

○ غیر مکلف پر نماز فرض نہیں کیونکہ شریعت کے تمام احکامات صرف اسی پر نافذ ہوتے ہیں جو مکلف ہو جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تین آدمیوں کا گناہ نہیں لکھا جاتا؛ خوابیدہ شخص کا جب تک کہ

---

(۱) [صحيح: المشكاة (٥٧٩) ترمذي (٢٦٢٢) كتاب الإيمان: باب ما جاء في ترك الصلاة ' حاكم (٧/١)]

(۲) [مؤطا (٧٤) كتاب الطهارة: باب العمل فيمن غلبه الدم من جرح أو رعاف]

(۳) [الأم (٤٢٤/١) الحاوي (٥٢٥/٢) المغني (٣٥١/٣) الدر المختار (٣٢٦/١)]

(٤) [بخاري (٢٥) كتاب الإيمان: باب فان تابوا وأقاموا الصلاة وآتوا الزكوة...... ' مسلم (٢٢)]

(٥) [نسائي (٧-٧٦) أبو يعلى (٦٨) ابن خزيمة (٢٢٤٧) حاكم (٣٦٨/١) مجمع الزوائد (٣٠/١)]

(٦) [نيل الأوطار (٤٢٤/١) شرح مسلم للنووي (١٧٨/٤) الصارم المسلول (٥٥٤) مجموع الفتاوى (٩٧/٢٠) كتاب الصلاة (ص/٦٢) تحفة الأحوذي (٤٠٧/٧) رسالة: حكم تارك الصلاة، فتاوى إسلامية (٢٩٦/١)، (٣١١/١-٣١٢)]

(۷) [مسلم (١٢١) كتاب الإيمان: باب كون الإسلام يهدم ما قبله وكذا الهجرة والحج ' أبو عوانة (٧٠/١)]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



وہ بیدار نہ ہو جائے، بچے کا جب تک کہ وہ بالغ نہ ہو جائے اور پاگل کا جب تک کہ وہ سمجھدار نہ ہو جائے۔(۱)

یاد رہے کہ جب سونے والا بیدار ہو گا یا بھولنے والے کو یاد آئے گا تو اس پر متروکہ عبادت بجالانا ضروری ہو گا جیسا کہ حدیث میں ہے "جب کوئی نماز کے وقت سویا رہ جائے یا اسے بھول جائے تو جب اسے یاد آئے نماز پڑھ لے۔"(۲) اور جس حدیث میں بچوں کو بلوغت سے پہلے ہی نماز پڑھانے کا حکم دیا گیا ہے اس میں وجوب بچوں کے لیے نہیں بلکہ والدین کے لیے ہے کہ وہ بچوں کی تربیت کریں جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے والدین کو حکم دیا کہ ﴿ مُرُوا أَوْلَادَكُمْ بِالصَّلَاةِ وَهُمْ أَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِيْنَ وَاضْرِبُوْهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ أَبْنَاءُ عَشْرِ سِنِيْنَ ﴾ "اپنے بچوں کو نماز کا حکم دو جب وہ سات سال کے ہوں اور جب دس سال کے ہو جائیں تو انہیں مار کر نماز پڑھاؤ۔"(۳)

○ جو شخص اشارے سے بھی نماز پڑھنے سے عاجز ہو اس پر نماز فرض نہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ﴿ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا ﴾[البقرة:۲۸۶] "اللہ تعالیٰ کسی نفس کو بھی اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف میں نہیں ڈالتے۔" اور فرمان نبوی ہے کہ "جب میں تمہیں کسی کام کا حکم دوں تو جتنی تم میں طاقت ہو اس پر عمل کر لو۔"(۴)

○ جس شخص پر غشی طاری ہو جائے حتی کہ نماز کا وقت ختم ہو جائے۔ ایسے انسان پر نماز فرض اس لیے نہیں کیونکہ ایسی حالت میں وہ شخص مکلّف ہی نہیں کیونکہ مکلف وہی شخص ہو سکتا ہے جو سمجھ بوجھ رکھتا ہو جیسا کہ گزشتہ صحیح حدیث میں یہ بات گزری ہے "تین آدمیوں کا گناہ نہیں لکھا جاتا...... پاگل کا جب تک وہ عقلمند نہ ہو جائے۔" اور اصول میں بھی یہ بات ثابت ہے کہ صحتِ تکلیف کے لیے فہم شرط ہے۔(۵) اور وہ اس شخص سے مفقود ہے کیونکہ بے ہوش شخص کچھ بھی سمجھنے سے قاصر ہوتا ہے۔

## کیا بیمار پر نماز فرض ہے؟

بیمار شخص پر نماز فرض ہے اور وہ جس طرح بھی نماز ادا کرنے کی طاقت رکھتا ہے، ادا کرے۔ چنانچہ اگر وہ کھڑا ہو کر پڑھنے کی طاقت رکھتا ہے تو کھڑا ہو کر پڑھے اور اگر اس کی طاقت نہیں تو بیٹھ کر پڑھے اور اگر اس کی بھی طاقت نہیں تو پہلو کے بل لیٹ کر پڑھے۔ جیسا کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے بواسیر کی بیماری تھی، میں نے نبی ﷺ سے (اس حالت میں) نماز کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا ﴿ صَلِّ قَائِمًا فَإِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا فَإِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَعَلَى جَنْبٍ ﴾ "کھڑے ہو کر نماز پڑھو اگر اس کی طاقت نہ ہو تو بیٹھ کر پڑھ لو اور اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو پہلو کے بل لیٹ کر پڑھ لو۔"(۶)

---

(۱) [**صحيح**: صحيح أبو داود (۳۶۹۸، ۳۶۹۹) كتاب الحدود، أبو داود (۴۳۹۸) ابن ماجة (۲۰۴۱)]
(۲) [بخاري (۵۹۷) أبو داود (۴۳۵)]
(۳) [**حسن**: صحيح أبو داود (۴۶۶) كتاب الصلاة: باب متى يؤمر الغلام بالصلاة، أبو داود (۴۹۵)]
(۴) [مسلم (۱۳۳۷) نسائي (۱۱۰/۵ ـ ۱۱۱)]
(۵) [الإحكام للآمدي (۱۳۸/۱) إرشاد الفحول (۳۵/۱) المستصفى (۸۳/۱)]
(۶) [بخاري (۱۱۱۷) كتاب الجمعة: باب إذا لم يطق قاعدا صلى على جنب، أبو داود (۹۵۲) ترمذي (۳۷۲)]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## باب طهارة المصلي و لباسه　　نمازی کی طہارت اور اس کا لباس

نماز سے پہلے ضروری ہے کہ طہارت و پاکیزگی حاصل کی جائے۔ نماز کی جگہ، کپڑے اور بدن پاک صاف ہو۔ قضائے حاجت سے فراغت کے بعد پاک پانی سے وضوء کیا جائے، اگر غسل فرض ہو تو غسل کیا جائے اور اگر پانی میسر نہ ہو تو پاک مٹی سے تیمّم کر کے طہارت حاصل کی جائے۔ طہارت سے متعلقہ ان تمام اُمور کا بالاختصار بیان آئندہ سطور میں ذکر کیا جا رہا ہے، جبکہ ان کا بالتفصیل بیان ہماری اسی سیریز کی 4 نمبر کتاب " طہارت کی کتاب " میں گزر چکا ہے، تفصیل کا طالب اس کی طرف رجوع کر سکتا ہے۔

### آدابِ قضائے حاجت

- بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھی جائے ﴿ بِسْمِ اللّٰهِ ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَ الْخَبَائِثِ ﴾۔(١)
- قضائے حاجت کے وقت اپنے آپ کو چھپایا جائے اور اپنے ستر کی حفاظت کی جائے۔(٢)
- دورانِ قضائے حاجت باتیں نہ کی جائیں۔(٣)
- راستے میں، سائے کے نیچے اور لوگوں کے جمع ہونے کی کسی جگہ پر قضائے حاجت نہ کی جائے۔(٤)
- کھڑے پانی میں پیشاب نہ کیا جائے۔(٥)
- قبلہ رخ ہو کر پیشاب نہ کیا جائے۔(٦)
- پیشاب کے قطروں سے اجتناب کیا جائے۔(٧)
- دائیں ہاتھ سے استنجاء نہ کیا جائے۔(٨)
- بیت الخلاء سے نکلتے وقت یہ دعا پڑھی جائے ﴿ غُفْرَانَكَ ﴾۔(٩)

---

(١) [بخاری (١٤٢) كتاب الصلاة : باب ما يقول عند الخلاء' الأدب المفرد (٦٩٢) مسلم (٣٧٥) تمام المنة (ص/٥٨)]

(٢) [**صحيح** : صحيح أبو داود (١١) كتاب الطهارة : باب كيف التكشف عند الحاجة' ترمذی (١٤)]

(٣) [**صحيح لغيره** : الصحيحة (٣١٢٠) أبو داود : كتاب الطهارة ، أحمد (٣٦/٣) ابن ماجة (٣٤٢)]

(٤) [مسلم (٢٦٩) كتاب الطهارة : باب النهي عن التخلي في الطرق و الظلال' أبو داود (٢٥)]

(٥) [مسلم (٢٨١) كتاب الطهارة : باب النهي عن البول في الماء الراكد' ابن ماجة (٣٤٣)]

(٦) [بخاری (٣٩٤) كتاب الصلاة : باب قبلة أهل المدينة وأهل الشام والمشرق' مسلم (٢٦٤) أبو داود (٩)]

(٧) [**صحيح** : صحيح ابن ماجة (٢٧٨) كتاب الطهارة وسننها : باب التشديد في البول' إرواء الغليل (٢٨٠)]

(٨) [**صحيح** : صحيح أبو داود (٦) كتاب الطهارة ، أبو داود (٨) ابن ماجة (٣١٣) نسائی (٤٠)]

(٩) [**صحيح** : صحيح ابو داود' ابو داود (٣٠) ترمذی (٧) ابن ماجه (٣٠٠)]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## غسل

اگر احتلام یا ہم بستری کی وجہ سے غسل فرض ہو تو یوں غسل کرنا چاہیے: پہلے دونوں ہاتھ دھونے چاہییں۔ پھر بائیں ہاتھ کے ساتھ اپنی شرمگاہ کو اچھی طرح دھونا چاہیے۔ پھر نماز کے وضو کی طرح وضو کرنا چاہیے (صرف پاؤں چھوڑ دینے چاہییں)۔ پھر انگلیوں کے ذریعے پانی بالوں کی جڑوں تک پہنچانا چاہیے۔ پھر تین چلو بھر کر (یکے بعد دیگرے) سر پر پانی ڈالنا چاہیے۔ پھر باقی سارے جسم پر پانی بہانا چاہیے۔ آخر میں دونوں پاؤں دھو لینے چاہییں۔(۱)

عورت کے غسل کا طریقہ بھی یہی ہے، تاہم یاد رہے کہ عورت اگر جنبی ہو تو اس کے لیے سر کے بال کھولنا ضروری نہیں بلکہ یہی کافی ہے کہ وہ سر پر صرف تین لپ پانی ڈال لے۔(۲) البتہ اگر وہ حائضہ ہو تو پھر اس کے لیے سر کے بال کھولنا اور انہیں اچھی طرح دھونا ضروری ہے۔(۳)

## وضوء

اگر غسل فرض نہ ہو تو وضوء ہی کافی ہے۔ واضح رہے کہ وضوء کے بغیر نماز نہیں ہوتی جیسا کہ فرمانِ نبوی ہے کہ ﴿لَا یَقْبَلُ اللّٰهُ صَلَاةَ اَحَدِكُمْ إِذَا اَحْدَثَ حَتّٰى يَتَوَضَّا﴾ "اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی کی نماز قبول نہیں فرماتے جبکہ وہ بے وضوء ہو جائے تاوقتیکہ وہ وضوء نہ کر لے۔"(٤)

وضوء کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ بِسْمِ اللّٰهِ پڑھ کر دائیں اعضاء سے وضو شروع کیا جائے۔ پہلے تین مرتبہ دونوں ہتھیلیاں دھوئی جائیں اور اس دوران انگلیوں کا خلال بھی کیا جائے۔ پھر تین مرتبہ کلی کر کے ناک میں پانی ڈالا جائے اور ناک جھاڑا جائے۔ پھر تین مرتبہ چہرہ دھویا جائے۔ پھر دایاں ہاتھ کہنی سمیت تین مرتبہ دھویا جائے، پھر بایاں بھی اسی طرح دھویا جائے۔ پھر ایک مرتبہ یوں سر کا مسح کیا جائے کہ دونوں ہاتھ سر کے اگلے حصے سے شروع کر کے گدی تک پیچھے لے جائیں، پھر پیچھے سے آگے کی طرف اسی جگہ لے آئیں جہاں سے مسح شروع کیا تھا۔ پھر کانوں کا مسح کریں۔ پھر دایاں پاؤں ٹخنوں سمیت اور پھر بایاں پاؤں ٹخنوں سمیت دھوئیں۔(٥) پاؤں کی انگلیوں کا بھی خلال کریں۔ پھر وضوء سے فراغت کی یہ مسنون دعا پڑھیں ﴿اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ﴾۔(٦) علاوہ ازیں وضوء کے بعد یہ دعا پڑھنا بھی مسنون ہے ﴿سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَ اَتُوْبُ اِلَيْكَ﴾۔(٧)

---

(١) [بخاری (٢٤٨، ٢٧٢)، (٢٥٧)، مسلم (٣١٦)، (٣١٧) أبو داود (٢٥٠) ترمذی (١٠٣)]

(٢) [مسلم (٣٣٠) كتاب الحيض: باب حكم ضفائر المغتسلة' أبو داود (٢٥١) ترمذی (١٠٥)]

(٣) [**صحيح**: السلسلة الصحيحة (١٨٨)]

(٤) [بخاری (١٣٥) أبو داود (٦٠) ترمذی (٧٦) أحمد (٣٠٨/٢) ابن خزيمة (١١)]

(٥) [مسلم (٢٢٦) كتاب الطهارة: باب صفة الوضوء، بخاری (١٩٣٤) ابوداود (١٠٦) نسائی (٨٤)]

(٦) [مسلم (٢٣٤) كتاب الطهارة: باب الذكر المستحب عقب الوضوء' أحمد (١٩/١) أبو داود (١٦٩)]

(٧) [**صحيح**: صحيح الترغيب (٢٢٥) نسائی (٢٥/٦)]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## تیمّم

اگر غسل یا وضوء کے لیے پانی میسر نہ ہو تو پاک مٹی کے ساتھ تیمّم کر لینا چاہیے۔ تیمّم کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھ ایک مرتبہ مٹی پر مار کر ان میں پھونکا جائے۔ پھر دونوں ہاتھ چہرے پر پھیرے جائیں۔ پھر دونوں ہاتھ ایک دوسرے پر پھیر لئے جائیں (تیمّم ختم ہوا)۔(۱)

## نمازی کا لباس

○ اولاً تو نمازی کا ستر ڈھانپا ہوا ہونا چاہیے۔ جمہور اہل علم کا کہنا ہے کہ ستر پوشی نماز میں فرض ہے۔(۲) واضح رہے کہ ستر پوشی نہ صرف نماز میں بلکہ عام حالت میں بھی فرض ہے۔ البتہ قضائے حاجت، بیوی سے ہم بستری اور غسل کے اوقات اس سے مستثنیٰ ہیں۔ اسی طرح بیوی، لونڈی اور بوقتِ ضرورت طبیب کے سامنے بھی ستر کھولا جا سکتا ہے۔(۳) مرد کا ستر ناف اور گھٹنے کا درمیانی حصہ ہے۔(٤) جبکہ چہرے اور ہاتھوں کے علاوہ عورت کا مکمل بدن ستر ہے۔(٥)

○ ستر پوشی کے علاوہ مرد پر ضروری ہے کہ کوئی کپڑا اپنے کندھے پر ضرور رکھے الا کہ اتنا کپڑا میسر نہ ہو۔ چنانچہ فرمانِ نبوی ہے کہ ﴿لَا يُصَلِّيَنَّ اَحَدُكُمْ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلَى عَاتِقِهِ مِنْهُ شَيْءٌ﴾ ''تم میں سے ہرگز کوئی شخص ایسے ایک کپڑے میں نماز نہ پڑھے کہ جس کا کوئی حصہ اس کے کندھے پر نہ ہو۔''(٦) ایک دوسری روایت میں ہے کہ ''جو شخص ایک کپڑے میں نماز پڑھے اسے کپڑے کے دونوں کناروں کو اس کے مخالف سمت کے کندھے پر ڈال لینا چاہیے۔''(٧) ایک اور روایت میں ہے کہ ''اگر کپڑا تنگ ہو تو اس کے ساتھ ازار (تہبند) باندھ لو۔''(٨) اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مرد نمازی کے لیے سر ڈھانپنا ضروری نہیں، البتہ اگر وہ سر پر ٹوپی یا پگڑی پہنے اور ہمہ وقت سر کو ڈھانپے تو یہ بہتر ضرور ہے۔

○ دورانِ نماز عورت پر ضروری ہے کہ وہ اپنے چہرے اور ہاتھوں کے علاوہ سارے جسم کو ڈھانپے۔ کیونکہ ان اعضاء کے علاوہ اس کا سارا بدن ستر ہے اور ستر ڈھانپنا بہر حال ضروری ہے۔ بطورِ خاص عورت کے لیے حدیث میں سر ڈھانپنے کی تاکید آئی ہے جیسا کہ فرمانِ نبوی ہے کہ ﴿لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلَاةَ حَائِضٍ اِلَّا بِخِمَارٍ﴾ ''اللہ تعالیٰ بالغ عورت کی نماز اوڑھنی کے بغیر قبول نہیں فرماتے۔''(٩) علاوہ ازیں جن آثار و روایات میں عورت کے لیے نماز میں تین کپڑوں (قمیص، اوڑھنی، شلوار) یا دو کپڑوں (قمیص، اوڑھنی) کا تعین کر دیا گیا ہے ایسی تمام روایات کو استحباب و

---

(۱) [بخاری (۳۳۸) کتاب التيمم : باب المتيمم هل ينفخ فيهما، مسلم (۳٦۸) أبو داود (۳۲۲) ترمذی (٤٤)]

(۲) [كما في تفسير قرطبي (١٩٠/٤)] (۳) [نيل الأوطار (٥٣١/١)]

(٤) [حسن : إرواء الغليل (٢٧١، ٢٤٧)] (٥) [ابن أبي شيبة (٩٧٣/٤)]

(٦) [بخاری (۳٥۹، ۳٦۰) کتاب الصلاة : باب إذا صلى في الثوب الواحد فليجعل على عاتقيه، مسلم (٥١٦)]

(٧) [بخاری (۳٦۰) أيضا، أبو داود (٦٢٧) أحمد (٢٥٥/٢) شرح معاني الآثار (٣٨١/١) ابن حبان (٢٣٠٤)]

(٨) [بخاری (٣٦١) کتاب الصلاة : باب إذا كان الثوب ضيقا، مسلم (٣٠١٠) ابن خزيمة (٧٦٧)]

(٩) [صحيح : صحيح ابو داود (٥٩٦) كتاب الصلاة : باب المرأة تصلى بغير خمار، ابو داود (٦٤١)]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



افضلیت پر محمول کیا جائے گا۔ کیونکہ (اگر ستر ڈھانپا ہوا ہو تو) ایک کپڑے میں بھی نماز درست ہے۔ جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی صحیح حدیث اس کی دلیل ہے۔(۱)

○ نمازی کو چاہیے کہ اپنی شلوار اور تہبند ٹخنوں سے نیچے نہ لٹکائے۔ کیونکہ فرمانِ نبوی ہے کہ ﴿ مَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْإِزَارِ فِي النَّارِ ﴾ "تہبند کا جتنا حصہ ٹخنوں سے نیچے ہوگا وہ آگ میں ہوگا۔"(۲) البتہ یہ یاد رہے کہ جس روایت سے استدلال کیا جاتا ہے کہ تہبند ٹخنوں سے نیچے لٹک جائے تو وضوء ٹوٹ جاتا ہے، وہ ضعیف ہے(۳) علاوہ ازیں کسی محدث نے بھی تہبند لٹکانے کو نواقضِ وضوء میں شمار نہیں کیا لہٰذا ٹخنوں سے نیچے شلوار لٹکانے والے کا وضوء اور نماز تو قائم رہے گی لیکن اس ممنوعہ فعل کے ارتکاب کی وجہ سے وہ سزا کا مستحق ضرور ہوگا۔

○ شلوار ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والے امام کے پیچھے نماز پڑھنے کے متعلق شیخ ابن باز رحمہ اللہ نے یہ فتویٰ دیا ہے کہ اہل علم کا صحیح ترین قول یہ ہے کہ یہ اور اس طرح کے دیگر نافرمانوں کے پیچھے نماز تو ہو جائے گی ... لیکن مسئولین (منتظمین) کو چاہیے کہ ایسے لوگوں کو امام بنانے سے اجتناب ہی کریں۔(٤)

○ نمازی کو چاہیے کہ ریشمی لباس سے بھی بچے، کیونکہ ریشمی لباس پہننا مردوں پر ہر وقت حرام ہے لہٰذا دورانِ نماز بھی ایسا لباس ہرگز زیب تن نہیں کرنا چاہیے۔(٥) البتہ اس بارے میں اختلاف ہے کہ اگر کوئی ریشمی لباس پہن کر نماز پڑھ لے تو کیا اس کی نماز ہو جائے گی یا نہیں۔ جمہور اہل علم کی رائے یہ ہے کہ اگرچہ یہ کپڑا پہننا حرام ہے لیکن نماز ہو جائے گی (کیونکہ ریشمی کپڑا پہن کر نماز نہیں ہوتی، اس کی دلیل چاہیے اور ایسی کوئی دلیل موجود نہیں)۔(٦)

○ نمازی کو چاہیے کہ دورانِ نماز "سدل" سے بچے کیونکہ نبی ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے۔(۷) اور امام ابن اثیر رحمہ اللہ کے بیان کے مطابق سدل یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے کپڑوں کو لحاف بنا لے اور اپنے ہاتھوں کو اندرونی جانب سے داخل کرے جب وہ رکوع اور سجدہ کرے تو وہ کپڑا اسی طرح ہو... اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ سدل یہ ہے کہ کوئی شخص تہبند کا درمیانی حصہ اپنے سر پر رکھ کر اس کے دونوں کناروں کو اپنے کندھوں پر رکھے بغیر دائیں اور بائیں جانب چھوڑ دے۔(۸) بعض اہل علم کا کہنا ہے کہ اگر سر یا گردن پر کپڑے کو لپیٹ لیا جائے اور اس کے بعد دونوں کنارے لٹکیں تو یہ سدل نہیں۔(واللہ اعلم)

---

(۱) [أحمد (۲/۲۳۰) بخاری (۳٦٥) كتاب الصلاة : باب الصلاة في القميص والسراويل والتبان والقباء ' مسلم (٥١٥)]

(۲) [بخاری (٥٧٨٧) كتاب اللباس : باب ما أسفل من الكعبين فهو في النار ' نسائی (۸/۲۰۷) أحمد (۲/٤۱۰)]

(۳) [ضعيف : ضعيف أبو داود (۱۲٤) كتاب الصلاة : باب الإسبال في الصلاة ' أبو داود (٦۳۸)]

(٤) [مجلة (الدعوة) رقم (۹۱۳)]

(٥) [بخاری (٥٨٣٠ ' ٥٨٣٤) كتاب اللباس : باب لبس الحرير وافتراشه للرجال...... ' مسلم (٢٠٦٩)]

(٦) [نيل الأوطار (۱/٥٥٦) فتح الباری (۲/۳۸)]

(۷) [حسن : صحيح أبو داود (٥٩٧) كتاب الصلاة : باب ما جآء في السدل في الصلاة ' أبو داود (٦٤٣)]

(۸) [النهاية في غريب الحديث (۲/۳٥٥)]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



○ دورانِ نماز کپڑوں کو سمیٹنے سے بھی بچنا چاہیے کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں (نماز میں) سات اعضاء پر سجدہ کروں اور کپڑوں کو نہ سمیٹوں۔(۱) امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس ممانعت کے باوجود اگر کوئی اس طرح نماز پڑھ لے تو اس کی نماز تو جائے گی لیکن اس نے یہ برا کام کیا۔(۲)

## نمازی کا لباس پاک ہو

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ﴿وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ﴾ [المدثر : ٤] ''اور اپنے کپڑے پاک صاف رکھئے۔''

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ کیا نبی ﷺ اس کپڑے میں نماز پڑھ لیتے تھے جس میں مباشرت کرتے تھے؟ تو انہوں نے کہا، ہاں جب اس میں گندگی نہ ہوتی (اس کا واضح مفہوم یہ ہے کہ اگر گندگی ہوتی تو اس میں نماز نہ پڑھتے)۔(۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک آدمی کو رسول اللہ ﷺ سے یہ سوال کرتے ہوئے سنا کہ کیا میں اس کپڑے میں نماز پڑھ لوں جس میں اپنی بیوی سے جماع کرتا ہوں؟ تو آپ نے فرمایا، ہاں الا کہ اگر تو اس میں کوئی چیز (یعنی گندگی) دیکھے تو اسے دھو لے۔(٤)

## انجانے میں ناپاک لباس میں نماز کا حکم

جب کوئی شخص نماز سے فارغ ہو اور اپنے کپڑے یا بدن پر نجاست دیکھے کہ جس کا اسے علم نہیں تھا... تو اس کی نماز صحیح ہے اس پر دوبارہ نماز پڑھنا ضروری نہیں۔(٥) اس کی دلیل یہ ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے دوران نماز جوتیاں اتار دیں تو لوگوں نے بھی اپنی جوتیاں اتار دیں۔ نماز سے فراغت کے بعد آپ نے دریافت فرمایا ''تم لوگوں نے اپنی جوتیاں کیوں اتاریں؟'' تو انہوں نے کہا اے اللہ کے رسول! ہم نے آپ کو جوتیاں اتارتے ہوئے دیکھا تو ہم نے بھی اتار دیں۔ آپ نے فرمایا کہ میرے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے اور انہوں نے مجھے خبر دی کہ ان میں گندگی ہے (اس لیے میں نے انہیں اتار دیا) ''جب تم میں سے کوئی مسجد میں آئے تو اپنی جوتیوں کو پھیر کر ان میں دیکھے' اگر گندگی نظر آئے تو اسے زمین پر رگڑے اور ان جوتیوں میں نماز پڑھ لے۔''(٦)

## نمازی کا بدن پاک ہو

نبی کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مذی کے متعلق فرمایا کہ وہ اپنی شرمگاہ کو دھولیں اور وضو کر لیں۔(۷) اور

---

(۱) [مسلم (٤٩٠) كتاب الصلاة : باب أعضاء السجود والنهي عن كف الشعر والثوب و عقص الرأس في الصلاة]
(۲) [شرح مسلم (٢٠٩/٤)]
(۳) [**صحيح** : صحيح أبو داود (٣٥٢) كتاب الطهارة : باب الصلاة في الثوب الذي يصيب أهله فيه' أبو داود (٣٦٦)]
(٤) [**صحيح** : صحيح ابن ماجة (٤٤٠) كتاب الطهارة : باب الصلاة في الثوب الذي يجامع فيه' ابن ماجة (٥٤٢)]
(٥) [تمام المنة (ص/٥٥)]
(٦) [**صحيح** : صحيح أبو داود (٦٠٥) كتاب الصلاة : باب الصلاة في النعل' أبو داود (٦٥٠) أحمد (٢٠/٣)]
(۷) [مسلم (٣٠٣) كتاب الحيض : باب المذي' موطا (٤٠/١) أبو يعلى (٣١٤) أبو داود (٢٠٨)]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جب تیرے ایامِ ماہواری ختم ہو جائیں تو اپنے بدن سے خون دھو لے اور پھر نماز پڑھ لے۔(۱) امام شوکانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نماز کے لیے بدن کی طہارت واجب ہے۔(۲)

## نماز کی جگہ پاک ہو

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دیہاتی نے مسجد میں کھڑے ہو کر پیشاب شروع کر دیا۔ لوگ اسے روکنے کے لیے کھڑے ہوئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اسے چھوڑ دو اور اس کے پیشاب پر پانی کا ایک ڈول بہا دو' بلاشبہ تمہیں آسانی کرنے والے بنا کر بھیجا گیا ہے نہ کہ تنگی و مشقت میں ڈالنے والے۔''(۳) جمہور علما کے نزدیک نماز کی جگہ کا پاک ہونا واجب ہے۔(٤)

## جوتے پہن کر نماز

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جوتوں سمیت نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔(٥) حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے کہ ﴿ خَالِفُوا الْيَهُوْدَ فَإِنَّهُمْ لَا يُصَلُّوْنَ فِيْ نِعَالِهِمْ وَلَا خِفَافِهِمْ ﴾ ''یہود کی مخالفت کرو بلاشبہ وہ اپنے جوتوں اور موزوں میں نماز نہیں پڑھتے۔''(٦) وہ حدیث بھی جوتوں سمیت نماز پڑھنے کے جواز کی دلیل ہے جس میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دورانِ نماز جوتیاں اتار دیں یہ دیکھ کر صحابہ نے بھی اپنی جوتیاں اتار دیں...''(٧)

واضح رہے کہ جوتوں سمیت نماز کا جواز تو ہے لیکن اس کے لیے ضروری ہے کہ جوتوں میں نجاست نہ لگی ہو اور وہ بالکل پاک صاف ہوں۔ چونکہ آج کل بالعموم جوتوں کا نچلا حصہ ہموار نہیں ہوتا اس لیے ان میں نجاست لگی رہ جانا اور اس کا بآسانی صاف نہ ہونا عین ممکن ہے، لہٰذا ایسی صورت میں بہتر یہی ہے کہ جوتوں کے بغیر ہی نماز ادا کی جائے، بطورِ خاص جب مساجد میں (نبوی دور کی طرح مٹی کے بجائے) خوبصورت قالین، صفیں اور دریاں بھی بچھی ہوں۔

## پتلون (پینٹ) پہن کر نماز

شیخ البانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس میں دو قباحتیں ہیں۔ ایک؛ کفار کی مشابہت۔ دوسرے؛ ستر کی حفاظت نہ ہونا بالخصوص سجدہ کی حالت میں۔(۸) شیخ ابن باز رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ اگر پینٹ تنگ نہ ہو وسیع ہو تو اس میں نماز صحیح ہے اور

(۱) [بخاری (۳۰٦) کتاب الحیض : باب الاستحاضة' مسلم (۳۳۳) أبو داود (۲۸۲) ترمذی (۱۲۵)]
(۲) [السیل الجرار (۱/۱۵۸)]
(۳) [بخاری (۲۲۰) کتاب الوضوء : باب صب الماء علی البول فی المسجد' أبو داود (۳۸۰) ترمذی (۱٤۷)]
(٤) [الروضة الندية (۱/۲۲۵) فقه السنة (۱/۱۱۱)]
(٥) [بخاری (۳۸٦' ٥٨٥٠) کتاب الصلاة : باب الصلاة فی النعال' مسلم (٥٥٥) ترمذی (٤٤۰)]
(٦) [**صحیح** : صحیح أبو داود (٦۰۷) کتاب الصلاة : باب الصلاة فی النعل' أبو داود (٦٥۲) حاکم (۱/۲٦۰)]
(۷) [**صحیح** : صحیح أبو داود (٦۰٥) أیضا' إرواء الغلیل (۲۸٤)]
(۸) [القول المبین فی أخطاء المصلین (ص/۲۰)]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



افضل یہی ہے کہ اس کے اوپر ایک ایسی قمیص ہو جو ناف اور گھٹنوں کے درمیانی حصے کو چھپا لے اور نصف پنڈلی یا ٹخنے تک نیچے لٹک جائے کیونکہ یہی چیز ستر میں زیادہ مکمل ہے۔(۱) سعودی فتویٰ کمیٹی نے بھی اسی طرح کا فتویٰ دیا ہے۔(۲)

## باریک وشفاف کپڑوں میں نماز

شیخ ابن باز رحمہ اللہ نے یہ فتویٰ دیا ہے کہ جب کپڑا شفاف یا باریک ہونے کی وجہ سے جلد کو چھپا نہ سکتا ہو تو کسی مرد کے لیے اس میں نماز ادا کرنا درست نہیں الا کہ ایسے کپڑے کے نیچے پاجامہ یا تہبند ہو جو ناف اور گھٹنوں کے درمیانی حصے کو چھپا سکے... اور عورت کے لیے بھی ایسے کپڑے میں نماز جائز نہیں الا کہ اس کے نیچے ایسا کپڑا یا کپڑے ہوں جو اس کے تمام بدن کو چھپا سکیں۔ ایسے کپڑے کے نیچے چھوٹا سا پاجامہ کفایت نہیں کرتا۔(۳)

## نقش ونگار والے مصلّے اور قالینوں پر نماز

نماز میں مصلیٰ استعمال کیا جا سکتا ہے جیسا کہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چٹائی پر نماز پڑھتے تھے۔“(٤) لیکن یہ یاد رہے کہ ایسے منقش مصلّوں، قالینوں اور پردوں کے سامنے نماز پڑھنا جو نمازی کی توجہ میں خلل اندازی کا باعث بنیں، مکروہ ہے۔ چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک زیبائشی چادر تھی جو انہوں نے اپنے حجرے کے ایک طرف لٹکا رکھی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا ”اس زیبائشی چادر کو ہمارے سامنے سے ہٹا دو کیونکہ اس کی تصویریں میرے سامنے آ کر میری نماز میں خلل اندازی اور خرابی کا باعث بنتی ہیں۔“(٥)

ایک دوسری روایت میں ہے کہ حضرت ابوجہم رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک چادر بطور تحفہ پیش کی۔ اس چادر پر کچھ نقوش ونشانات تھے اور وہ چادر باریک بھی تھی۔ آپ نے اسے پہن کر یا اوڑھ کر نماز ادا فرمائی تو آپ کی نظر ان نقوش ونشانات کی جانب مبذول ہوگئی۔ چنانچہ آپ نے نماز سے فراغت کے بعد فرمایا ”اس چادر کو ابوجہم کے پاس ہی لے جاؤ اور مجھے اس سے انبجانیہ (بغیر نقوش کے چادر) لا دو کیونکہ اس چادر نے تو مجھے میری نماز سے غافل کر دیا۔“(٦) ایک اور روایت میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”بلاشبہ یہ جائز نہیں کہ گھر کے قبلہ رخ کوئی ایسی چیز ہو جو نمازی کو غافل کر دے۔“(٧)

ان تمام روایات کے برعکس آج بالعموم دیکھنے میں آتا ہے کہ مسلمان نہ صرف گھروں میں بلکہ مساجد میں بھی ایک دوسرے سے بڑھ کر خوبصورت اور منقش قالین ومصلّے بچھانے کی کوشش کرتے ہیں جو کہ خلافِ سنت ہے۔

(۱) [الفتاوی للشیخ عبدالعزیز بن باز (۱/۶۹)] (۲) [فتاوی اللجنة الدائمة (رقم/۳ ۲۰۰)]
(۳) [فتاوی إسلامیة (۱/۲۰۳) فتاوی ابن باز مترجم (۱/۵۷) مجلة "الدعوة" رقم (۸۸٦)]
(٤) [بخاری (۳۳۳، ۳۷۹) کتاب الحیض : باب الصلاة علی النفساء وسنتها، مسلم (٥۱۳) أبو داود (٦٥٦)]
(٥) [بخاری (٤۳۷٤، ٥۹٥۹) کتاب الصلاة : باب إن صلی فی ثوب مصلب أو تصاویر هل تفسد صلاته]
(٦) [بخاری (۳۷۳) کتاب الصلاة : باب إذا صلی فی ثوب له أعلام ونظر إلی علمها، مسلم (٨٦٣)]
(٧) [**صحیح** : صحیح أبو داود (۱۷۸٦) کتاب المناسك : باب فی دخول الکعبة، أحمد (٥/۳۸۰)]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## حمام میں نماز

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿ اَلْاَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدٌ اِلَّا الْمَقْبَرَةَ وَ الْحَمَّامَ ﴾ ”قبرستان اور حمام کے سوا ساری زمین مسجد ہے۔“ (۱)

امام ابن حزم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کسی صورت میں بھی حمام میں نماز پڑھنا جائز نہیں۔ امام شوکانی رحمہ اللہ نے بھی اسی بات کو برحق کہا ہے۔ (۲)

## غصب شدہ زمین پر نماز

ایسی زمین پر نماز پڑھنا جائز نہیں۔ امام شوکانی رحمہ اللہ نے اسی کو ترجیح دی ہے۔ (۳)

## جانوروں کے باڑوں میں نماز

شریعت نے بھیڑ بکریوں کے باڑوں میں نماز پڑھنے کی اجازت دی ہے جبکہ اونٹوں کے باڑوں میں نماز پڑھنا جائز نہیں۔ چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿ صَلُّوْا فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَلَا تُصَلُّوْا فِيْ اَعْطَانِ الْاِبِلِ ﴾ ”بھیڑ بکریوں کے باڑوں میں نماز پڑھ لو لیکن اونٹوں کے باڑوں میں نماز نہ پڑھو۔“ (٤)

امام احمد، امام ابن حزم اور امام شوکانی رحمہم اللہ کے نزدیک اونٹوں کے باڑوں میں نماز پڑھنا (مذکورہ بالا حدیث میں موجود ممانعت کی وجہ سے) حرام ہے۔ (٥)

---

(۱) [**صحيح** : إرواء الغليل (۱/۳۲۰) صحيح أبو داود (٥٠٧) كتاب الصلاة : باب في المواضع التي لا تجوز فيها الصلاة، أبو داود (٤٩٢) أحمد (۲/۸۳) ترمذی (۳۱۷) ابن ماجة (٧٤٥) بيهقی (۲/٤٣٥)]

(۲) [نيل الأوطار (۱/۹۲۹)]

(۳) [السيل الجرار (۱/۱٦٨)]

(٤) [**صحيح** : صحيح ترمذی (۲۸٥) كتاب الصلاة : باب ما جآء في الصلاة في مرابض الغنم ...... ابن ماجة (٧٦٨) أحمد (۲/٤٥١) ابن خزيمة (٧٩٥) بيهقی (۲/٤٤٩) ترمذی (۳٤٨)]

(٥) [نيل الأوطار (۱/٦٣٥-٦٣٦)]


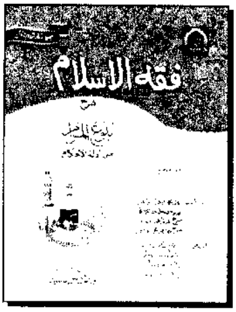

احادیث احکام کی تشریح و توضیح پر مشتمل ایک مختصر، مفید، مستند اور جامع کتاب
تالیف: ابوالفضل شہاب الدین احمد بن حجر العسقلانی
شارح مترجم و محقق: حافظ عمران ایوب لاہوری
فقه الاسلام
اردو شرح
بلوغ المرام
نظر ثانی:
حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ
حافظ ثناء اللہ خان مدنی حفظہ اللہ
پروفیسر عبد الجبار شاکر رحمہ اللہ
پروفیسر ڈاکٹر حمید اللہ حفظہ اللہ
از افادات و تحقیقات:
علامہ محمد بن علی الشوکانی
محدث العصر علامہ ناصر الدین البانی
شیخ عبد اللہ بسام
شیخ حازم علی قاضی


محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# باب المساجد — مساجد کا بیان

## مساجد کی تعمیر اور ان کی طہارت ونظافت کا اہتمام

(1) حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿ مَنْ بَنَى لِلّٰهِ مَسْجِدًا بَنَى اللّٰهُ لَهُ مِثْلَهُ فِي الْجَنَّةِ ﴾ ''جو شخص اللہ کے لیے مسجد بنائے گا اللہ تعالیٰ اس کے لیے اس کی مثل جنت میں (گھر) بنائیں گے۔'' (۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محلوں میں مساجد کی تعمیر اور انہیں پاکیزہ و خوشبودار رکھنے کا حکم دیا ہے۔'' (۲) حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نے ایک مکتوب میں لکھا کہ ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں محلوں میں مساجد بنانے' ان کی بناوٹ کی اصلاح کرنے اور انہیں پاکیزہ رکھنے کا حکم دیتے تھے۔'' (۳)

امام صنعانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں مساجد کی تعمیر کا حکم استحباب کے لیے ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میرے لیے ساری زمین کو پاکیزہ اور مسجد بنایا گیا ہے لہذا جس شخص کو بھی نماز مل جائے ﴿ فَلْيُصَلِّ حَيْثُ أَدْرَكَتْهُ ﴾ ''وہ وہیں نماز پڑھ لے جہاں اسے ملی۔'' (٤)

## مساجد اللہ کی پسندیدہ جگہیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿ أَحَبُّ الْبِلَادِ إِلَى اللّٰهِ مَسَاجِدُهَا ﴾ ''اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ جگہیں مسجدیں ہیں۔'' (٥)

## مساجد کی تزئین وآرائش

مساجد کی تزئین وآرائش اور انہیں فخر وریاکاری کا باعث بنانا ناجائز وممنوع ہے۔ چنانچہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿ مَا أُمِرْتُ بِتَشْيِيدِ الْمَسَاجِدِ ﴾ ''مجھے مساجد کی تزئین وآرائش کا حکم نہیں دیا گیا۔'' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ''تم ضرور انہیں مزین کرو گے جیسا کہ یہود ونصاریٰ نے انہیں مزین کیا تھا۔'' (٦) اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ ''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک لوگ مساجد (کی تعمیر) میں فخر نہ کرنے لگیں۔'' (٧) عہد رسالت وخلافت راشدہ میں مساجد کی یہی کیفیت تھی۔ خلیفہ ولید بن عبدالملک پہلا شخص ہے کہ جس نے مسجد نبوی میں تزئین وآرائش اور نقش ونگار کے کام کروائے چونکہ ولید حکمران تھا

---

(١) [بخاری (٤٥٠) کتاب الصلاة : باب من بنی مسجدا ......، مسلم (٥٣٣) ترمذی (٣١٨)]

(٢) [**صحيح** : صحيح أبو داود (٤٣٦) كتاب الصلاة : باب اتخاذ المساجد في الدور، أبو داود (٤٥٥)]

(٣) [**صحيح** : صحيح أبو داود (٤٣٧) أيضا، أبو داود (٤٥٦)]

(٤) [بخاری (٣٣٥) کتاب التيمم : باب قول الله تعالى فلم تجدوا ماء فتيمموا......، مسلم (٥٢١)]

(٥) [مسلم (٦٧١) كتاب المساجد : باب فضل الجلوس في مصلاة بعد الصبح و فضل المسجد]

(٦) [**صحيح** : صحيح أبو داود (٤٣١) كتاب الصلاة : باب في بنآء لمساجد، أبو داود (٤٤٨)]

(٧) [**صحيح** : صحيح أبو داود (٤٣٢) أيضا، أبو داود (٤٤٩) ابن ماجة (٧٣٩) نسائی (٣٢١٢)]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اس لیے علماء کو مجبوراً خاموش ہونا پڑا۔(۱)

## مساجد سے دل لگانے کی فضیلت

ایک صحیح روایت کے مطابق روزِ قیامت اللہ تعالیٰ جن سات خوش نصیبوں کو اپنے عرش کا سایہ عطا فرمائیں گے جب اور کسی چیز کا سایہ نہ ہوگا، ان میں سے ایک شخص وہ ہوگا جس کا دل مسجد کے ساتھ ہی معلق ہو (یعنی ایک نماز ادا کر کے جائے تو دوسری کی فکر میں رہتا ہو)۔(۲)

## مساجد کی طرف جانے کی فضیلت

فرمانِ نبوی ہے کہ جو شخص گھر سے باوضو ہو کر فرض نماز کی ادائیگی کے لیے مسجد کی طرف نکلتا ہے تو اسے حج کا احرام باندھنے والے کی طرح ثواب ملتا ہے۔(۳)

## دور سے چل کر مسجد میں آنے کی فضیلت

(1) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''بے شک نماز میں لوگوں میں سے سب سے بڑے اجر کا مستحق وہ شخص ہے جو ان میں سب سے زیادہ دور سے اس کی طرف چل کر آتا ہے۔''(٤)

(2) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''کوئی شخص جس قدر مسجد سے دور سے آئے گا اسی قدر اس کا اجر بھی زیادہ ہوگا۔''(٥)

## مساجد کی طرف تیز چل کر آنا ممنوع ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جب تم اقامت سن لو تو نماز کے لیے اس طرح چل کے آؤ کہ تم پر سکون اور وقار ہو اور جلدی مت کرو۔ جتنی نماز مل جائے وہ پڑھ لو جو رہ جائے اسے بعد میں پورا کر لو۔''(٦)
اگرچہ مذکورہ حدیث میں ممانعت کو اقامت سننے کے ساتھ مقید کیا گیا ہے لیکن اقامت سے پہلے بھی تیزی سے مساجد کی طرف آنا ممنوع ہے جیسا کہ دوسری حدیث میں ہے کہ ''جب تم نماز کے لیے آؤ تو سکون واطمینان سے آؤ۔''(٧) پہلی حدیث میں اقامت کی قید صرف اس لیے ہے کیونکہ عموماً یہی چیز انسان کو جلدی کرنے پر ابھارتی ہے۔(٨)

## کچی لہسن اور پیاز کھا کر مسجد میں آنا ممنوع ہے

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو شخص کچی لہسن یا پیاز کھائے وہ ہم سے دور رہے

---

(۱) [سبل السلام (۱/۳٦٥)]
(۲) [بخاری (٦٦٠) کتاب الاذان : باب من جلس فی المسجد ینتظر الصلاۃ، مسلم (۱۰۳۰)]
(۳) [حسن : صحیح ابو داود، ابو داود (٥٥٨) کتاب الصلاۃ : باب ما جاء فی فضل المشی الی الصلاۃ]
(٤) [بخاری (٦٥۱) کتاب الأذان : باب فضل صلاۃ الفجر فی جماعۃ، مسلم (٦٦۲) ابن خزیمۃ (۱٥۰۱)]
(٥) [صحیح : صحیح أبو داود (٥۲۰) کتاب الصلاۃ : باب ما جاء فی فضل المشی إلی الصلاۃ، أبو داود (٥٥٦)]
(٦) [بخاری (٦۳٦) کتاب الأذان : باب لا یسعی إلی الصلاۃ ولیأتها بالسکینۃ والوقار]
(٧) [بخاری (٦۳٥) کتاب الأذان : باب قول الرجل فاتتنا الصلاۃ] (٨) [فتح الباری (۲/۱۱٧)]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



یا (یہ فرمایا کہ) ہماری مسجد سے دور رہے اور اپنے گھر میں بیٹھا رہے۔"(۱)

## مسجد میں داخلے کی دعا

(1) ﴿ اَعُوذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ﴾ "میں عظمت والے اللہ، اس کے عزت والے چہرے اور اس کی قدیم بادشاہت کی پناہ چاہتا ہوں، شیطان مردود سے۔" (۲)

(2) ﴿ بِسْمِ اللّٰهِ ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﴾ "اللہ کے نام کے ساتھ (میں داخل ہوتا ہوں) اور رسول اللہ ﷺ پر صلاۃ وسلام ہو۔" (۳)

(3) ﴿ اللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ ﴾ "اے اللہ! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔" (٤)

## مسجد سے نکلنے کی دعا

﴿ بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ "۔" اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ "۔" اللّٰهُمَّ اعْصِمْنِي مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ﴾ "اللہ کے نام کے ساتھ (میں نکلتا ہوں) اور رسول اللہ ﷺ پر صلاۃ وسلام ہو۔ اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! مجھے شیطان مردود سے محفوظ رکھ۔" (٥)

## مسجد میں بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں ادا کرنی چاہییں

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو اس وقت تک نہ بیٹھے جب تک دو رکعت نماز نہ پڑھ لے۔" (٦)

## مسجد میں گمشدہ چیز کا اعلان کرنا جائز نہیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو کوئی کسی آدمی کو مسجد میں اپنی گمشدہ چیز کا اعلان کرتے ہوئے سنے تو کہے ﴿ لَا رَدَّهَا اللّٰهُ عَلَيْكَ ، فَإِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ لِهٰذَا ﴾ "اللہ کرے وہ چیز تمہیں واپس نہ ملے" کیونکہ مسجدیں اس مقصد کے لیے نہیں بنائی گئیں۔" (٧)

## مسجد میں خرید و فروخت ممنوع ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جب تم مسجد میں کسی شخص کو خرید و فروخت کرتے دیکھو تو اسے کہو ﴿ لَا أَرْبَحَ اللّٰهُ تِجَارَتَكَ ﴾ "اللہ تعالیٰ تمہارے کاروبار میں نفع نہ کرے۔" (٨)

---

(١) [بخاری (٧٣٥٩) كتاب الاعتصام بالكتاب والسنة : باب الأحكام التي تعرف بالدلائل...... مسلم (٥٦٤)]
(٢) [صحيح : صحيح أبو داود (٤٤١) كتاب الصلاة : باب ما يقول الرجل عند دخوله المسجد' أبو داود (٤٦٦)]
(٣) [حسن : ابن السنی (٨٨)] (٤) [صحيح : صحيح أبو داود (٤٤٠) أيضا ' نسائی (٥٣/٢)]
(٥) [أبو داود (٤٦٥) ابن حبان (٢٠٤٩) مسلم (٧١٣) صحيح ابن ماجة (١٢٩/١) حصن المسلم (ص/٣٩)]
(٦) [بخاری (٤٤٤) كتاب الصلاة : باب إذا دخل أحدكم المسجد فليركع ركعتين ...... مسلم (٧١٤)]
(٧) [مسلم (٥٦٨) كتاب المساجد ومواضع الصلاة : باب النهي عن نشد الضالة في المسجد ...... أبو داود (٤٧٣)]
(٨) [صحيح : صحيح ترمذی (١٠٦٦) كتاب البيوع : باب النهي عن البيع في المسجد ' ترمذی (١٣٢١)]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## مسجد میں ایسے اشعار پڑھنا جو غیر شرعی نہ ہوں جائز ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے، وہ مسجد میں اشعار پڑھ رہے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف گھور کر دیکھا۔ اس پر حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے کہا، میں تو اس وقت بھی مسجد میں اشعار پڑھا کرتا تھا جب مسجد میں وہ ذات موجود ہوتی تھی جو تم سے افضل تھی (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)۔"(۱)

## مسجد میں لیٹنا جائز ہے

حضرت عباد بن تمیم رضی اللہ عنہ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ "بے شک انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں ایک ٹانگ دوسری ٹانگ پر رکھ کر چت لیٹے ہوئے دیکھا۔"(۲)

## مسجد میں سونا جائز ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ مسجد میں سو جایا کرتے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ صحابہ کہتے ہیں "ہم زمانہ نبوت میں مسجد میں سوتے اور اسی میں قیلولہ بھی کرتے تھے اور ہم نوجوان تھے۔"(۳)

## مسجد میں مریض کے لیے خیمہ لگانا

امام شوکانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بوقت ضرورت ایسا کرنا جائز ہے۔(٤) جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ غزوہ خندق کے روز حضرت سعد رضی اللہ عنہ زخمی ہو گئے تھے ﴿فَضَرَبَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ خَيْمَةً فِي الْمَسْجِدِ﴾ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے مسجد میں خیمہ لگوا دیا۔" تاکہ قریب سے ان کی تیمارداری کر سکیں۔"(٥)

## عورت کا مسجد میں رات گزارنا

عورت بھی مسجد میں رات بسر کر سکتی ہے بشرطیکہ کسی فتنہ و فساد کا خطرہ نہ ہو۔(٦) جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک سیاہ رنگ کی لڑکی کا خیمہ مسجد میں تھا، وہ میرے پاس باتیں کرنے کے لیے آیا کرتی تھی۔(۷)

## مساجد میں حدود و قصاص قائم کرنا حرام ہے

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿لَا تُقَامُ الْحُدُودُ فِي الْمَسَاجِدِ وَلَا يُسْتَقَادُ فِيهَا﴾ "مساجد میں نہ تو حدود قائم کی جائیں اور نہ ہی قصاص لیا جائے۔"(۸)

---

(۱) [بخاری (۳۲۱۲) کتاب بدء الخلق : باب ذکر الملائكة' مسلم (۲٤۸٥) نسائی (٤۸/۲) أحمد (۲۲۲/٥)]
(۲) [بخاری (٤۷٥) کتاب الصلاة : باب الاستلقاء فی المسجد و مدالرجل' مسلم (۲۱۰۰) أبو داود (٤۸٦٦)]
(۳) [بخاری (٤٤۰) کتاب الصلاة : باب نوم الرجال فی المسجد' مسلم (۲٤۷۹) أبو داود (۳۸۲)]
(٤) [نيل الأوطار (٦۷۲/۱)]
(٥) [بخاری (٤٦۳) کتاب الصلاة : باب الخيمة فی المسجد للمرض و غيرهم' مسلم (۱۷٦۹)]
(٦) [سبل السلام (۳٦۲/۱)]
(۷) [بخاری (٤۳۹) کتاب الصلاة : باب نوم المرأة فی المسجد]
(۸) [حسن : صحيح أبو داود (۳۷٦۹) أبو داود (٤٤۹۰) کتاب الحدود : باب فی إقامة الحد فی المسجد]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## مسجد میں تھوکنا گناہ ہے

(1) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿ اَلْبُصَاقُ فِی الْمَسْجِدِ خَطِیْئَةٌ وَ کَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا ﴾ ''مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اور اس کا کفارہ تھوک کو دفن کر دینا ہے۔'' (۱)

(2) حضرت عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو میں نے آپ کو کھنگارتے ہوئے دیکھا پھر آپ نے اسے (یعنی بلغم کو) اپنی بائیں جوتی کے ساتھ مل لیا۔ (۲)

(شوکانی رحمہ اللہ) ایسا کرنا اس وقت درست ہے جب مسجد میں کچھ نہ بچھایا ہو لیکن اگر مسجد میں چٹائیاں (قالین) یا اس کی مثل کوئی چیز بچھائی گئی ہو کہ (تھوک کو) دفن کرنا ممکن نہ ہو جو کہ تھوک کا کفارہ ہے تو یہ (یعنی تھوک کو بغیر ملے چھوڑ دینا) ایسا گناہ ہوگا کہ جس کا کفارہ نہیں دیا گیا۔ (۳)

## مسجد میں عسکری تربیت اور جنگی مشق کا مظاہرہ جائز ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ میرے لیے پردہ کیے ہوئے تھے اور میں حبشیوں کے اس (جنگی) کھیل کو دیکھ رہی تھی جو وہ مسجد میں کھیل رہے تھے۔ (٤) صحیح مسلم کی روایت میں ہے کہ ''وہ مسجد نبوی میں نیزوں کے ساتھ کھیل رہے تھے۔'' (٥) اور صحیح بخاری کی ایک روایت میں یہ لفظ ہیں ''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ عید کے دن سوڈان کے کچھ صحابہ ڈھال اور نیزے کے ساتھ کھیل رہے تھے۔'' (٦)

## مسجد میں کھانا جائز ہے

حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ﴿ کُنَّا نَاْکُلُ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِی الْمَسْجِدِ الْخُبْزَ وَ اللَّحْمَ ﴾ ''ہم عہد رسالت میں مسجد میں روٹی اور گوشت کھایا کرتے تھے۔'' (۷)

## بوقت ضرورت مشرک مسجد میں داخل ہو سکتا ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مختصر سا دستہ کسی جہت میں روانہ کیا، یہ لوگ ایک آدمی (حضرت ثمامہ بن آثال رضی اللہ عنہ جو ابھی مشرک تھے) کو گرفتار کر کے آپ کی خدمت میں لائے اور اس قیدی کو مسجد کے ستونوں میں سے ایک ستون کے ساتھ باندھ دیا گیا۔ (۸)

## اذان کے بعد مسجد سے نکلنا

---

(۱) [بخاری (٤١٥) کتاب الصلاۃ : باب کفارۃ البزاق فی المسجد ' مسلم (٥٥٢)]

(۲) [مسلم (٥٥٢)] (۳) [السیل الجرار (١٨٢/١)]

(٤) [بخاری (٤٦٣) کتاب الصلاۃ : باب الخیمة فی المسجد للمرض و غیرهم ' مسلم (٨٩٢)]

(٥) [مسلم (١٤٨١) کتاب صلاۃ العیدین : باب الرخصة فی اللعب الذی لا معصية فیه ......]

(٦) [بخاری (٢٩٠٧) کتاب الجهاد و السیر : باب الدرق]

(۷) [صحیح : صحیح ابن ماجة (٢٦٦٩) کتاب الأطعمة : باب الأکل فی المسجد ' ابن ماجة (٣٣٠٠)]

(۸) [بخاری (٤٦٢) کتاب الصلاۃ : باب الاغتسال إذا أسلم ......' مسلم (٣٣١٠)]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کسی ضروری حاجت کے علاوہ ایسا کرنا جائز نہیں جیسا کہ حضرت ابوشعثاء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی عصر کی اذان کے بعد مسجد سے نکلا تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اس نے ابوالقاسم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نافرمانی کی ہے۔(۱)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک مرفوع روایت میں یہ الفاظ بھی موجود ہیں ''جب تم مسجد میں ہو اور نماز کے لیے اذان دے دی جائے تو تم میں سے کوئی نماز پڑھنے سے پہلے باہر نہ نکلے۔''(۲)

## مسجد میں نماز کا انتظار نماز ہی شمار ہوتا ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں سے ایک اس وقت تک نماز میں ہی رہتا ہے جب تک کہ نماز اسے روکے رکھتی ہے اس طرح کہ اسے اس کے گھر والوں کی طرف جانے سے صرف نماز روک رہی ہو۔(۳)

## مسجد میں مباح کلام اور ہنسنا

جائز ہے اس میں کوئی حرج نہیں۔ جیسا کہ حدیث میں صحابہ کے متعلق موجود ہے کہ ''صحابہ کرام گفتگو کرتے 'جاہلیت کے احوال بیان کرتے اور ہنستے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر مسکرا دیتے۔''(۴)

## خانہ کعبہ میں داخل ہو کر نماز ادا کرنا جائز ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت اسامہ بن زید' حضرت بلال اور حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہم بیت اللہ میں داخل ہوئے اور دروازہ بند کر لیا۔ پس جب انہوں نے دروازہ کھولا تو سب سے پہلے میں داخل ہوا اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے ملاقات کر کے ان سے سوال کیا کہ کیا اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ ہاں' دو یمانی ستونوں کے درمیان۔(۵) یاد رہے کہ کعبہ میں صرف نفل نماز ہی پڑھی جا سکتی ہے لیکن امام شافعی اور امام ابوحنیفہ رحمہما اللہ اس میں فرض نماز کو بھی جائز قرار دیتے ہیں کیونکہ یہ مسجد ہی ہے۔(۶)

## قبروں کے درمیان مسجد بنانا

اگر کسی نے قبرستان میں قبروں کے درمیان مسجد بنائی تو اس کا حکم قبر جیسا ہی ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ''قبروں کے درمیان مسجد بنانا ناپسند کیا جاتا تھا۔''(۷)

## قربت کی غرض سے صرف تین مساجد کی طرف سفر جائز ہے

فرمانِ نبوی ہے کہ صرف تین مساجد کے لیے رخت سفر باندھا جائے؛ مسجد حرام، مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ۔(۸)

---

(۱) [مسلم (٦٥٥) کتاب المساجد ومواضع الصلاة : باب النهي عن الخروج من المسجد إذا أذن المؤذن' أبو داود (٥٣٦)]

(۲) [أحمد (٥٣٧/٢)] امام ہیثمیؒ رقمطراز ہیں کہ اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔ [المجمع (٨/٢)]

(۳) [بخاری (٦٥٩' ٣٢٢٩) کتاب الأذان : باب من جلس فی المسجد ینتظر الصلاة ، مسلم (١٦٦/٥)]

(٤) [طبرانی کبیر والأوسط کما فی المجموع (٢٤/٢) ابن عساکر فی تاریخ دمشق (٢/٣٩/١٢)]

(٥) [بخاری (٤٦٨' ٥٠٤' ٥٠٥' ١٥٩٩) کتاب الصلاة : باب الصلاة بین السواری فی غیر جماعة' مسلم (١٣٢٩)]

(٦) [المغنی لابن قدامة (٤٧٥/٢-٤٧٦)] (٧) [المغنی (٤٧٥٣٢)]

(٨) [بخاری (١١٨٩) کتاب فضل الصلاة فی مسجد مکة والمدینة : باب فضل الصلاة فی مسجد مکة والمدینة]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# باب اوقات الصلاۃ — اوقاتِ نماز کا بیان

## اسلام اوقاتِ نماز کی حفاظت کا درس دیتا ہے

جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ ﴿إِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتٰبًا مَّوْقُوتًا﴾ [النساء: ۱۰۳] ''یقیناً نماز مومنوں پر مقررہ وقتوں پر فرض ہے۔'' اور ایک دوسرے مقام پر فرمایا کہ ''نمازوں کی حفاظت کرو بالخصوص درمیانی نماز کی اور اللہ تعالیٰ کے لیے باادب کھڑے رہا کرو۔'' [البقرۃ: ۲۳۸]

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا ''اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب تم پر ایسے امراء وحکام ہوں گے جو نماز کو فوت کر دیں گے یا نماز کو اس کے وقت سے تاخیر کر کے ادا کریں گے؟'' اس پر میں نے کہا کہ آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿ صَلِّ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا ﴾ ''نماز کو اس کے وقت پر ادا کرنا۔'' (۱) حضرت ام فروہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کون سا عمل افضل ہے؟ تو آپ نے فرمایا ﴿ الصَّلَاةُ لِأَوَّلِ وَقْتِهَا ﴾ ''اول وقت میں نماز ادا کرنا۔'' (۲)

## پانچوں نمازوں کے اوقات

(1) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿ وَقْتُ الظُّهْرِ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ ... ﴾ ''نماز ظہر کا وقت زوالِ آفتاب سے شروع ہوتا ہے اور نماز عصر کے وقت کے آغاز تک رہتا ہے' اور عصر کا وقت جب آدمی کا اصلی سایہ اس کے قد کے برابر ہو جائے (تب شروع ہوتا ہے) اور نماز عصر کا آخری وقت سورج کی رنگت زرد ہو جانے تک رہتا ہے' اور نماز مغرب کا وقت (غروب آفتاب کے ساتھ ہی شروع ہوتا ہے اور) شفق (افق کی سرخی) کے غائب ہونے تک رہتا ہے' اور عشاء کی نماز کا وقت رات کے درمیانے نصف تک ہے اور نماز فجر کا وقت صبح صادق کے آغاز سے شروع ہو کر طلوعِ شمس تک رہتا ہے۔'' اور صحیح مسلم میں حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے نماز عصر کے بارے میں مروی ہے کہ ''سورج سفید اور بالکل صاف حالت میں ہو' اور حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ''آفتاب بلند ہو۔'' (اس وقت تک نماز عصر کا وقت رہتا ہے)۔(۳)

جس حدیث میں حضرت جبرئیل علیہ السلام کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت کرانا اور آپ کو نمازوں کے اوقات سکھانا مذکور ہے وہ حضرت ابن عباس' حضرت ابوہریرہ' حضرت ابن عمر' حضرت انس' حضرت ابومسعود' حضرت ابوسعید خدری اور حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہم سے مروی ہے اور حافظ سیوطی رحمہ اللہ نے ان سب صحابہ سے روایت کی وجہ سے اسے متواتر احادیث میں شمار کیا ہے۔(۴)

---

(۱) [أحمد (۱٤۷/۵) مسلم (٦٤۸) کتاب المساجد: باب كراهية تاخير الصلاة عن وقتها المختار ...، أبو داود (٤۳۱)]
(۲) [صحیح: المشكاة (٦۰۷) ترمذی (۱۰۰) کتاب الصلاة، أبو داود (٤٢٦)]
(۳) [مسلم (٦۱۲) کتاب المساجد ومواضع الصلاة] (٤) [قطف الأزهار (ص/۷۳)، (۲۳)]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



(2) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''بیت اللہ کے پاس حضرت جبرئیل علیہ السلام نے دو دن میری امامت کرائی، انہوں نے مجھے ظہر کی نماز اس وقت پڑھائی جب سورج ڈھل گیا اور عصر کی نماز اس وقت پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ اس کی مثل ہو گیا' مغرب کی نماز اس وقت پڑھائی جب روزہ دار روزہ افطار کرتا ہے' عشاء کی نماز سرخی غائب ہونے کے وقت پڑھائی اور صبح کی نماز اس وقت پڑھائی جب روزہ دار پر کھانا پینا حرام ہو جاتا ہے۔ جب دوسرا دن ہوا تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے مجھے ظہر کی نماز اس وقت پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ اس کی مثل ہو گیا' عصر کی نماز اس وقت پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ اس کے دو مثل ہو گیا' مغرب کی نماز اس وقت پڑھائی جب روزہ دار روزہ افطار کرتا ہے' عشاء کی نماز رات کے تیسرے حصے کے اختتام پر ختم کی اور مجھے فجر کی نماز نہایت روشنی میں پڑھائی۔ اس کے بعد حضرت جبرئیل علیہ السلام میری طرف متوجہ ہوئے اور کہا اے محمد! یہ وقت آپ سے پہلے انبیاء کا ہے اور نمازوں کے اوقات ان دونوں وقتوں کے درمیان ہیں۔'' (۱)

❁ **نماز فجر کا وقت:** نماز فجر کا وقت صبح صادق سے طلوعِ شمس تک رہتا ہے۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز صبح صادق طلوع ہوتے ہی شروع فرما دیتے حتیٰ کہ اندھیرے کی وجہ سے صحابہ ایک دوسرے کو پہچان نہیں سکتے تھے۔ (۲) اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، فجر کی دو قسمیں ہیں' ایک وہ فجر جس میں کھانا حرام ہے اور نماز ادا کرنا جائز و مباح ہے اور ایک وہ فجر جس میں نماز پڑھنا حرام ہے لیکن کھانا مباح ہے۔'' مستدرک حاکم میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے البتہ اس میں اتنا اضافہ ہے کہ ''جس صبح میں کھانا حرام ہے وہ آسمان کے کناروں اور اطراف میں پھیل جاتی ہے اور دوسری بھیڑیے کی دم کی طرح اونچی چلی جاتی ہے (یعنی ستون کی طرح بالکل سیدھی آسمان میں اوپر چڑھتی ہوئی معلوم ہوتی ہے)۔'' (۳)

❁ **نماز ظہر کا وقت:** ظہر کا ابتدائی وقت وہ ہے جب سورج ڈھل جائے اور آخری وقت وہ ہے جب ہر چیز کا سایہ اس کی مثل ہو جائے۔ چنانچہ حضرت جبرئیل علیہ السلام کی امامت والی حدیث میں ہے کہ (نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ) حضرت جبرئیل علیہ السلام نے دوسرے روز مجھے نماز ظہر اس وقت پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ اس کی مثل ہو گیا۔ (٤) معلوم ہوا کہ ظہر کا آخری وقت وہ ہے جب ہر چیز کا سایہ اس کی مثل ہو جائے اور وہی عصر کا اول وقت ہے۔ جمہور علما اسی کے قائل ہیں۔ البتہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک ظہر کا آخری وقت وہ ہے جب ہر چیز کا سایہ اس کے دو مثل ہو جائے (واضح رہے کہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی اس رائے کو خود علمائے احناف نے بھی قبول نہیں کیا اور نہ ہی کسی مرفوع حدیث سے اس کا ثبوت ہی ملتا ہے)۔ (٥) جمہور کی رائے ہی قابل ترجیح اور مستند دلائل سے ثابت ہے۔

---

(۱) [**حسن** : صحيح أبو داود (٤١٦) كتاب الصلاة : باب المواقيت' المشكاة (٥٨٣) أبو داود (٣٩٣) ترمذى (١٤٩)]

(۲) [مسلم (٦١٤) كتاب المساجد : باب اوقات الصلوات الخمس]

(۳) [**صحيح** : السلسلة الصحيحة (٦٩٣) حاكم (١٩١/١)]

(٤) [**صحيح** : صحيح ترمذى (١٢٧) صحيح أبو داود (٤١٦) المشكاة (٥٨٣)]

(٥) [المغنى (٣٧٠/١) الأم (١٥٣/١) حلية العلماء فى معرفة مذاهب الفقهاء (٢٩/٢) المهذب (٥١/١)]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



❁ **نماز عصر کا وقت**: نمازِ عصر کا آخری وقت وہ ہے جب ہر چیز کا سایہ اس کے دو مثل ہو جائے یا سورج زرد ہو جائے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ﴿ وَقْتُ صَلَاةِ الْعَصْرِ مَا لَمْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ ﴾ ''نمازِ عصر کا آخری وقت سورج کی رنگت زرد ہو جانے تک رہتا ہے۔'' (١) اور حضرت جبرئیل علیہ السلام کی امامت والی حدیث میں ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے دوسرے دن نمازِ عصر اس وقت پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ اس کے دو مثل ہو گیا۔ (٢)

واضح رہے کہ ان دونوں روایات میں کوئی تعارض نہیں بلکہ جب سایہ دو مثل ہوتا ہے تو اس کے بعد سورج زرد ہونا بھی شروع ہو جاتا ہے۔ (٣) اور جس روایت میں ہے کہ ''جس نے نمازِ عصر کی ایک رکعت غروبِ آفتاب سے پہلے حاصل کر لی تو اس نے مکمل نماز حاصل کر لی۔'' (٤) وہ بھی گزشتہ حدیث کے مخالف نہیں کیونکہ اس میں محض اضطراری وقت بیان کیا گیا ہے یعنی اگرچہ یہ وقت پسندیدہ تو نہیں لیکن کفایت کر جاتا ہے۔

نمازِ عصر کے آخری وقت میں اگرچہ اختلاف تو ہے کہ قابلِ ترجیح موقف یہی ہے کہ عصر کا وقت مغرب تک ہے البتہ افضل و پسندیدہ وقت سورج زرد ہونے تک یا دو مثل سایہ ہونے تک ہے جیسا کہ گزشتہ احادیث میں اسی کی وضاحت ہے لہٰذا ان اوقات کے بعد مغرب تک بلا عذر نماز پڑھنا مکروہ مگر جائز ہے کیونکہ حدیث ''جس نے نمازِ عصر کی ایک رکعت غروبِ آفتاب سے پہلے حاصل کر لی...'' سے یہی ثابت ہوتا ہے۔ (٥)

❁ **نماز مغرب کا وقت**: نمازِ مغرب کا وقت غروبِ آفتاب سے شروع ہوتا ہے اور اس پر اجماع ہے۔ (٦) اور مغرب کا آخری وقت وہ ہے جب غروبِ آفتاب کے بعد افق میں پھیلنے والی سرخی غائب ہو جائے۔ چنانچہ حدیث میں ہے کہ ''پھر مغرب کو شفق (یعنی سرخی) غائب ہونے تک لیٹ کیا۔'' (٧) اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ ''نمازِ مغرب کا وقت شفق (سرخی) کا پھیلاؤ ختم ہونے تک ہے۔'' (٨) جمہور علما اسی کے قائل ہیں۔ (٩)

❁ **نماز عشاء کا وقت**: نمازِ عشاء کا اول وقت وہی ہے جو مغرب کا آخری وقت ہے یعنی شفق (سرخی) کا غائب ہو جانا۔ جبکہ عشاء کا آخری وقت نصف رات تک ہے۔ چنانچہ فرمانِ نبوی ہے کہ ﴿ وَقْتُ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ ﴾ ''عشاء کی نماز کا وقت آدھی رات تک ہے۔'' (١٠) اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ ''بلاشبہ

---

(١) [مسلم (٦١٢) كتاب المساجد ......، أبو عوانة (٣٧١/١) طيالسي (٢٢٤٩)]

(٢) [**صحيح** : صحيح ترمذي (١٢٧، ١٢٨)] (٣) [الروضة الندية (٢٠٠/١)]

(٤) [مسلم (٩٥٨) كتاب المساجد ومواضع الصلاة : باب من أدرك ركعة من الصلاة فقد أدرك تلك الصلاة]

(٥) [تحفة الأحوذي (٤٩٣/١) فقه السنة (٨٩/١)]

(٦) [نيل الأوطار (٤٥٨/١)]

(٧) [مسلم (٦١٤) كتاب المساجد ومواضع الصلاة : باب أوقات الصلوات الخمس، أبو داود (٣٩٥)]

(٨) [مسلم (٦١٢) أيضا، طيالسي (٢٢٤٩) أحمد (٢١٠/٢) أبو داود (٣٩٦) شرح معاني الآثار (١٥٠/١)]

(٩) [نيل الأوطار (٤٤/١) تحفة الأحوذي (٥٢٧/١)]

(١٠) [مسلم (٦١٢) كتاب المساجد ومواضع الصلاة : باب أوقات الصلوات الخمس، أبو داود (٣٩٦)]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عشاء کا آخری وقت آدھی رات تک ہے۔'' (۱) اگرچہ کچھ علما کے نزدیک عشاء کا آخری وقت طلوعِ فجر تک ہے لیکن قابل ترجیح رائے یہی ہے کہ عشاء کا وقت آدھی رات تک ہے۔ حافظ ابن حجر، امام ابن العربی، علامہ عبدالرحمٰن مبارکپوری، نواب صدیق حسن خان اور شیخ البانی رحمہم اللہ نے اسی کو ترجیح دی ہے۔ (۲)

مذکورہ بالا تفصیل اور دلائل سے نماز پنجگانہ کے جو اوقات سامنے آتے ہیں ان کا خلاصہ حسب ذیل ہے:

| | |
|---|---|
| فجر | صبح صادق سے لے کر طلوعِ شمس تک۔ |
| ظہر | سورج ڈھل جانے سے لے کر اس وقت تک جب ہر چیز کا سایہ اس کی مثل ہو جائے۔ |
| عصر | ہر چیز کا سایہ اس کی مثل ہو جانے سے لے کر غروبِ آفتاب تک۔ |
| مغرب | غروبِ آفتاب سے لے کر شفق (افق کی سرخی) کے غائب ہونے تک۔ |
| عشاء | شفق غائب ہونے سے لے کر آدھی رات تک۔ |

## رسول اللہ ﷺ نماز فجر اندھیرے میں ادا فرماتے تھے

(1) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ مومن عورتیں نماز فجر میں نبی ﷺ کے ساتھ شریک ہوتی تھیں پھر نماز کے اختتام پر جب وہ اپنی چادریں لپیٹے ہوئے واپس جاتیں تو اندھیرے کی وجہ سے انہیں کوئی پہچان نہیں سکتا تھا۔ (۳)

(2) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ایک روایت میں ہے کہ اور صبح کی نماز نبی ﷺ اندھیرے میں ہی پڑھ لیتے تھے۔ (٤)

یہ حدیث بظاہر درج بالا احادیث کے خلاف معلوم ہوتی ہے ''نماز فجر صبح کے خوب واضح ہو جانے پر پڑھا کرو' یہ تمہارے اجر میں اضافے کا موجب ہوگی۔'' (٥)

ان احادیث میں دو طرح سے تطبیق دی گئی ہے: ایک یہ کہ نماز کا آغاز تاریکی میں کیا جائے اور قراءت اتنی لمبی کی جائے کہ صبح خوب روشن ہو جائے (ابن قیم رحمہ اللہ)۔ اور دوسری یہ کہ ''صبح کو روشن کرو'' کا معنی یہ ہے کہ فجر واضح ہونے میں کوئی شک نہ رہ جائے (شافعی، احمد رحمہما اللہ)۔ (٦)

واضح رہے کہ صبح کو روشن کر کے نماز فجر ادا کرنا بھی اگرچہ نبی ﷺ سے ثابت ہے لیکن آخر میں جس عمل پر تادم حیات آپ نے مداومت اختیار فرمائی ہے وہ اندھیرے میں نماز فجر کی ادائیگی ہے جیسا کہ حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ

(۱) [**صحيح**: صحيح ترمذي (۱۲۹) كتاب الصلاة: باب ما جاء في مواقيت الصلاة عن النبي' الصحيحة (۱٦۹٦)]
(۲) [تحفة الأحوذي (۵۲۸/۱) عارضة الأحوذي (۲۷۷/۱) تحفة الأحوذي (۵۲۹/۱) الروضة الندية (۲۰۲/۱) تمام المنة (ص/۱٤۲)]
(۳) [مؤطا (۵/۱) كتاب وقوت الصلاة: باب وقوت الصلاة' بخاري (۵۷۸) مسلم (٦٤۵) أبو داود (٤۲۳)]
(٤) [بخاري (۵٦۵) كتاب مواقيت الصلاة: باب وقت العشاء إذا اجتمع الناس أو تأخروا' مسلم (۲٤٦)]
(٥) [**صحيح**: صحيح أبو داود (٤۰۹) كتاب الصلاة: باب في وقت الصبح' أبو داود (٤۲٤) ترمذي (۱۵٤)]
(٦) [أعلام الموقعين (۲۹۰/۲) الروضة الندية (۲۰۳/۱) نيل الأوطار (٤۷۷/۱) تحفة الأحوذي (۵۰۵/۱)]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز فجر ایک مرتبہ اندھیرے میں پڑھی اور پھر دوسری مرتبہ اسے خوب روشن کر کے پڑھا، پھر وفات تک آپ کی نماز (فجر) اندھیرے میں ہی رہی' آپ نے دوبارہ کبھی اسے روشن کر کے نہ پڑھا۔(۱)

لہٰذا اندھیرے میں نماز فجر ادا کرنا ہی افضل ہے کیونکہ یہی نبی ﷺ کا دائمی عمل ہے اور یہ واضح رہے کہ نبی ﷺ صرف افضل عمل پر ہی مداومت اختیار فرماتے تھے۔(۲) امام ابن قدامہ، حافظ ابن حجر اور علامہ عبد الرحمن مبارکپوری رحمہ اللہ نے بھی یہی موقف اختیار فرمایا ہے۔(۳)

## موسم گرما میں نماز ظہر ذرا تاخیر سے ادا کرنا مستحب ہے

جمہور علماء کا یہی مؤقف ہے۔ جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ﴿ إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا بِالصَّلَاةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ ﴾ ''جب گرمی کی شدت ہو تو ٹھنڈے وقت میں نماز پڑھو (یعنی ذرا ٹھنڈا وقت ہونے تک انتظار کر لو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کے سانس کی لپیٹ سے پیدا ہوتی ہے۔)''(۴)

علاوہ ازیں نماز ظہر کو کتنا مؤخر کیا جا سکتا ہے اس کا کچھ اندازہ اس حدیث سے ہوتا ہے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کی نماز ظہر کا اندازہ یہ ہوتا تھا کہ گرمیوں میں انسان کا سایہ تین قدموں سے لے کر پانچ قدموں تک کے مابین ہوتا تھا اور موسم سرما میں پانچ سے سات قدموں تک کے مابین ہوتا تھا۔(۵)

## اگر نماز مغرب کے وقت کھانا حاضر ہو جائے

تو پہلے اطمینان سے کھانا تناول کرنا چاہیے پھر نماز ادا کرنی چاہیے۔ چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا'' جب شام کا کھانا پیش کر دیا جائے تو تم نماز مغرب ادا کرنے سے پہلے اسے (کھانا) شروع کرو۔''(۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح کی روایت مروی ہے اور صحیح بخاری اور سنن ابو داود وغیرہ میں یہ زائد الفاظ بھی موجود ہیں کہ ''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے لیے کھانا رکھ دیا جاتا تھا اور ادھر نماز کھڑی ہو جاتی تو وہ نماز ادا نہیں کرتے تھے حتی کہ کھانے سے فارغ ہو جاتے حالانکہ وہ امام کی قراءت سن رہے ہوتے تھے۔''(۷)

## نماز عشاء تاخیر سے پڑھنا مستحب ہے

(1) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا'' اگر یہ بات نہ ہوتی کہ میں اپنی امت پر

---

(۱) [حسن : صحیح أبو داود (۳۷۸) کتاب الصلاة : باب في المواقیت' أبو داود (۳۹۴) أحمد (۱۲۰/٤)]
(۲) [الإعتبار للحازمي (ص/۲۶۸۔۲۷۵)]
(۳) [المغني (٤٤/۱) کمافي تحفة الأحوذي (۵۰۳/۱)، (۵۰۵/۱)]
(٤) [بخاری (۵۳٤'۵۳۳) کتاب مواقیت الصلاة : باب الإبراد بالظهر في شدة الحر' مسلم (۶۱۵)]
(۵) [صحیح : صحیح أبو داود (۳۸۷) کتاب الصلاة : باب وقت صلاة الظهر' أبو داود (٤۰۰) نسائي (۵۰۳)]
(۶) [بخاری (۶۷۲) کتاب الأذان : باب إذا حضر الطعام وأقيمت الصلاة' مسلم (۶٤) ترمذی (۳۵۳)]
(۷) [بخاری (۶۷۳) کتاب الأذان : باب إذا حضر الطعام وأقيمت الصلاة' مسلم (۵۵۹) أبو داود (۳۷۵۷)]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مشقت ڈال دوں گا تو میں انہیں حکم دیتا کہ وہ عشاء کو ایک تہائی رات تک یا آدھی رات تک مؤخر کریں۔'' (۱)

(2) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اگر کمزور کی کمزوری' بیمار کی بیماری اور حاجت مند کی حاجت نہ ہوتی تو میں اس نماز (عشاء) کو آدھی رات تک مؤخر کر دیتا۔'' (۲)

## عشاء سے پہلے سونا اور عشاء کے بعد گفتگو کرنا مکروہ ہے

حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس (یعنی نماز عشاء) سے پہلے نیند اور اس کے بعد باتیں کرنا ناپسند فرماتے تھے۔ (۳)

معلوم ہوا کہ عشاء سے پہلے سونے سے اور عشاء کے بعد فضول گپیں ہانکنے سے اجتناب کرنا چاہیے تاہم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ایک روایت میں ہے کہ میں ایک رات حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر سویا (اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کے پاس تھے) تاکہ میں دیکھوں کہ آپ رات کی نماز کیسے ادا کرتے ہیں۔ (حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ) مزید فرماتے ہیں کہ کچھ دیر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیوی سے باتیں کیں اور پھر سو گئے۔ (٤) علاوہ ازیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مسلمانوں کے معاملات کے بارے میں رات گئے تک گفتگو کرتے رہتے تھے۔ (٥)

بظاہر یہ احادیث باہم متعارض نظر آتی ہیں یعنی پہلی حدیث میں ذکر ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کے بعد گفتگو ناپسند فرماتے تھے اور بعد والی احادیث میں ہے کہ آپ خود عشاء کے بعد گفتگو کیا کرتے تھے تو ان احادیث کو یوں جمع کیا گیا ہے کہ عشاء کے بعد باتیں کرنا مکروہ ہے لیکن ایسی باتیں کرنا جائز ہے جن میں خیر ہو (یعنی جو دعوت دین یا مسلمانوں کی فلاح و بہبود کے متعلق ہوں ''نووی'')۔ (٦)

## جو شخص کسی عذر کی وجہ سے وقت میں صرف ایک ہی رکعت حاصل کر سکے

تو اس کی مکمل نماز ہو جائے گی۔ جیسا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''طلوع آفتاب سے پہلے جس نے نماز فجر کی ایک رکعت پالی اس نے صبح کی نماز پالی اور جس نے غروب آفتاب سے پہلے نماز عصر کی ایک رکعت پالی اس نے نماز عصر پالی۔'' (۷) اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس شخص نے غروب آفتاب سے پہلے نماز عصر کی ایک رکعت پالی یا طلوع آفتاب سے پہلے نماز فجر کی ایک رکعت پالی تو اس نے اسے (یعنی نماز عصر یا نماز فجر کو) پالیا۔'' (۸)

---

(۱) [**صحيح** : صحيح ترمذی (١٤١) كتاب الصلاة : باب ما جآء في تاخير صلاة العشاء الآخرة ' ترمذی (١٦٧)]

(۲) [**صحيح** : صحيح أبو داود (٤٠٧) كتاب الصلاة : باب في وقت العشاء الآخرة ' أبو داود (٤٢٢)]

(۳) [بخاری (٥٤٧) كتاب مواقيت الصلاة : باب وقت العصر ' مسلم (٦٤٧) أبو داود (٣٩٨) ترمذی (١٦٨)]

(٤) [أبو عوانة (٣١٥/٢) عبدالرزاق (٣٨٦٢) طبرانی (١٢١٦٥) ابن حبان (٢٥٧٩)]

(٥) [**صحيح** : الصحيحة (٢٤٣٥) أحمد (٣٨٩/١)] (٦) [المجموع (٤٤/٣)]

(٧) [بخاری (٥٧٩) كتاب مواقيت الصلاة : باب من أدرك من الفجر ركعة ' مسلم (٦٠٨) أبو داود (٤١٢)]

(٨) [أحمد (٧٨/٦) مسلم (٦٠٩) كتاب المساجد : باب من أدرك ركعة من الصلاة فقد أدرك تلك الصلاة]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



معلوم ہوا کہ نماز فجر اور نماز عصر کی ایک ایک رکعت ان کے اوقات ختم ہونے سے پہلے حاصل کر لینا ایسا ہی ہے جیسے کہ مکمل نماز حاصل کر لی ہے۔ امام شافعی اور امام احمد رحمہما اللہ اسی کے قائل ہیں۔(۱) حافظ ابن حجر، امام شوکانی، علامہ عبدالرحمن مبارکپوری اور امام ابن قیم رحمہ اللہ نے بھی اسی کو ثابت کیا ہے۔(۲)

## کسی عذر کی وجہ سے نمازوں کو جمع کرنا جائز ہے

(1) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اگر سورج ڈھلنے سے پہلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سفر کے لیے روانہ ہوتے تو ظہر کو عصر کے وقت تک موخر کر لیتے پھر انہیں جمع کر کے پڑھ لیتے اور اگر سورج ڈھل گیا ہوتا تو ظہر کی نماز پڑھتے' پھر سوار ہوتے۔(۳) ایک اور صحیح روایت میں یہ لفظ ہیں ''(اگر سورج ڈھل گیا ہوتا) تو ظہر اور عصر دونوں کو جمع کر کے پڑھتے (پھر سفر پر روانہ ہوتے)۔''(٤)

## رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بغیر کسی عذر کے بھی نمازوں کو جمع کیا ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کو مدینہ میں بغیر کسی خوف اور بارش کے جمع کیا۔'' اور ایک روایت میں یہ ہے کہ ''بغیر کسی خوف اور سفر کے جمع کیا۔''(٥)

یہاں یہ بات یاد رہے کہ نمازوں کو جمع کرنے کی دو صورتیں ہیں:

(1) ایک نماز کو دوسری نماز کے وقت میں اس طرح ادا کرنا کہ ابھی صرف ایک نماز کا وقت ہو دوسری کا نہ ہو مثلاً عصر کو ظہر کے ساتھ اس کے ابتدائی وقت میں پڑھ لینا۔ یہ جمع صرف مسافر کے لیے جائز ہے۔

(2) پہلی نماز کو مؤخر کر کے آخری وقت میں اور دوسری کو جلدی کر کے پہلے وقت میں پڑھ لینا اس طرح بظاہر دونوں نمازیں جمع بھی ہو جائیں گی اور فی الحقیقت اپنے اپنے وقتوں میں ادا ہوں گی' اس جمع کو جمع صوری کہتے ہیں اور جس روایت میں بغیر کسی عذر کے نمازوں کو جمع کرنے کا ذکر ہے اس سے یہی جمع مراد ہے جیسا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظہر و عصر کی نماز اکٹھی ادا کی اور مغرب و عشاء کی نماز اکٹھی ادا کی (وہ اس طرح کہ) آپ نے ظہر کو مؤخر کر دیا اور عصر کو جلدی پڑھ لیا اور مغرب کو مؤخر کر دیا اور عشاء کو جلدی پڑھ لیا۔(٦) امام شوکانی اور علامہ عبدالرحمن مبارکپوری رحمہما اللہ بھی اسی کے قائل ہیں۔(۷)

دوران بارش اور حالت مرض میں بعض علماء نے (مسافر کی طرح نماز) جمع کرنے کی اجازت دی ہے مثلاً امام

---

(۱) [الأم للشافعي (۱/۱٥٦) المغني (۲/٥۱٦) كشاف القناع (۱/۲٥۷) شرح فتح القدير (۱/٤۱۷)]

(۲) [فتح الباري (۲/۲٥۰) نيل الأوطار (۲/٤۸۲) تحفة الأحوذي (۱/٥۸۱) أعلام الموقعين (۲/۳٤۱ـ۳٤٤)]

(۳) [بخاري (۱۱۱۲) كتاب الجمعة : باب إذا ارتحل بعد مازاغت الشمس صلى الظهر......' مسلم (۷۰٤)]

(٤) [صحيح : إرواء الغليل (۳/۲۸) أبو داود (۱۲۰٦) كتاب الصلاة : باب الجمع بين الصلاتين' ترمذي (٥٥۳)]

(٥) [موطا (۱/۱٤٤) كتاب قصر الصلاة في السفر: باب الجمع بين الصلاتين في الحضر و السفر' مسلم (۷۰٥)]

(٦) [مسلم (۱۱٥۲) كتاب صلاة المسافرين وقصرها : باب الجمع بين الصلاتين في الحضر]

(۷) [نيل الأوطار (۲/۲۲۷) تحفة الأحوذي (۱/٥۸٥)]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



احمد' امام شافعی اور امام اسحاق رحمہم اللہ وغیرہ تاہم امام شافعی رحمہ اللہ کے مشہور قول کے مطابق مریض کے لیے نمازیں جمع کرنے کی ممانعت منقول ہے۔(۱) ہمارے علم کے مطابق قابل ترجیح رائے یہ ہے کہ دوران بارش یا حالت مرض میں (مسافر کی طرح یعنی ایک وقت میں) نمازیں جمع کرنا درست نہیں (کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیماری کی حالت میں نمازیں جمع فرماتے اور دوسرے مریض صحابہ کو بھی اس کی تلقین کرتے حالانکہ ایسا کچھ منقول نہیں) البتہ جمع صوری (اپنے اپنے وقت میں نمازیں پڑھنے) کا جواز بہر حال موجود ہے۔(۲)

## نمازیں جمع کرتے وقت ایک اذان اور دو اقامتیں کہی جائیں گی

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے (ایک طویل حدیث میں) مروی ہے کہ دوران حج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفات میں وقوف کیا پھر (کسی نے) اذان دی' پھر اقامت کہی اور آپ نے نماز ظہر ادا کی' پھر اقامت کہی اور آپ نے نماز عصر ادا کی۔(۳) امام شوکانی رحمہ اللہ نے بھی اسی بات کو ترجیح دی ہے کہ دو نمازیں جمع کرتے وقت ایک اذان اور دو اقامتیں کہنی چاہییں۔(٤)

## نماز کے ممنوعہ اوقات

(1) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تین اوقات ایسے ہیں جن میں نماز پڑھنے اور میت کی تدفین سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں منع فرمایا کرتے تھے: ① جب آفتاب طلوع ہو رہا ہوحتی کہ بلند ہو جائے۔② جب سورج نصف آسمان پر ہوتا وقتیکہ وہ ڈھل جائے۔③ اور جس وقت سورج غروب ہونا شروع ہو جائے۔(٥)

(2) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں طلوع آفتاب کے وقت' غروب آفتاب کے وقت اور آدھے دن کو نماز پڑھنے سے روکا جاتا تھا۔(٦)

(3) فرمانِ نبوی ہے کہ ''صبح کی نماز ادا کر لینے کے بعد طلوع آفتاب تک کوئی نماز (جائز) نہیں اور اسی طرح نماز عصر ادا کر لینے کے بعد غروب آفتاب تک کوئی دوسری نماز (جائز) نہیں۔''(۷)

○ واضح رہے کہ نصف النہار کے وقت نماز کی کراہت سے نماز جمعہ مستثنیٰ ہے جیسا کہ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آدھے دن کے وقت نماز پڑھنا ناپسند کیا ہے سوائے جمعہ کے۔(۸) اگرچہ اس روایت میں ضعف ہے لیکن دوسری حدیث سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے۔جیسا کہ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم رسول

---

(۱) [تحفة الأحوذي (۱/۵۸۷) فتح الباري (۲/۲۳۱)]

(۲) [السيل الجرار (۱/۱۹۳)]

(۳) [مسلم (۱۲۱۸) كتاب الحج : باب حجة النبي ' أبو داود (۱۹۰۵) نسائي (۱/۲۹۰) ابن ماجة (۳۰۷٤)]

(٤) [السيل الجرار (۱/۱۹۵)]

(٥) [بخاري (۱۱۱۷) كتاب الجمعة : باب إذا لم يطلق قاعدا صلى على جنب ' أبو داود (۹٥۲) ترمذي (۳۷۲)]

(٦) [شرح معاني الآثار للطحاوي (۱/۳۰٤)]

(۷) [بخاري (٥۸٦) كتاب مواقيت الصلاة : باب لا تتحرك الصلاة قبل غروب الشمس' مسلم (۸۲۷)]

(۸) [**ضعيف** : ضعيف أبو داود (۲۳٦) كتاب الصلاة : باب الصلاة يوم الجمعة قبل الزوال' أبو داود (۱۰۸۳)]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اللہ ﷺ کے ساتھ نماز جمعہ پڑھتے پھر ہم واپس جاتے اور اس وقت دیواروں کا سایہ نہیں ہوتا تھا۔(۱)

○ یہاں یہ بھی یاد رہے کہ عصر کے بعد غروب آفتاب تک نماز کی کراہت مطلقاً نہیں بلکہ ایک دوسری حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جب تک سورج بلند اور روشن ہو (یعنی ابھی زرد نہ ہوا ہو) کوئی بھی نماز ادا کرنا جائز ہے خواہ فوت شدہ فرض نماز ہو، یا سنت ہو، یا نفل ہو، یا نماز جنازہ۔ اس مسئلے کا مفصل بیان آئندہ باب ''سنتوں کا بیان'' میں ملاحظہ فرمائیے۔

○ کیا مسجد حرام ان ممنوعہ اوقات سے مستثنیٰ ہے؟ جو حضرات اس بات کے قائل ہیں ان کی دلیل یہ حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اے عبد مناف کی اولاد! بیت اللہ کا طواف کرنے والے کسی شخص کو منع نہ کرو اور نہ کسی نماز پڑھنے والے کو (نماز پڑھنے سے) خواہ وہ شب و روز کی کسی گھڑی میں یہ کام کرے۔''(۲) اس روایت کو پیش نظر رکھتے ہوئے امام احمد، امام شافعی، علامہ عبد الرحمن مبارکپوری اور نواب صدیق حسن خان رحمہم اللہ نے یہ موقف اختیار کیا ہے کہ بیت اللہ میں ممنوعہ اوقات میں بھی نماز جائز و درست ہے۔ جبکہ جمہور اہل علم کے نزدیک ممنوعہ اوقات میں بیت اللہ میں بھی نماز درست نہیں۔(۳) شیخ محمد صبحی حسن حلاق فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں مذکورہ (ممنوعہ) اوقات میں نماز کے جواز کا ثبوت نہیں بلکہ اس میں تو عبد مناف کی اولاد کو صرف اتنا حکم ہے کہ وہ کسی بھی وقت بیت اللہ کا طواف یا نماز پڑھنے والے کو منع نہ کریں۔(٤) شیخ البانی رحمہ اللہ نے بھی اسی کو ترجیح دی ہے۔(٥)

## دائمی نقشہ اوقات نماز کی شرعی حیثیت

متعدد علماء سے اس کی ممانعت و مخالفت منقول ہے لیکن راجح قول جواز کا ہی ہے۔ نواب صدیق حسن خان رحمہ اللہ نے اسے علم نجوم کی ایک صورت کہہ کر اس کا رد کیا ہے۔(٦) امام صنعانی رحمہ اللہ نے اسے بالاتفاق بدعت کہا ہے اور کہا ہے کہ پوری دنیا کے علماء میں سے کوئی بھی عالم یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ دور نبوی یا دور خلفائے راشدین میں یہ عمل موجود تھا۔(۷) بعض اہل علم نے تو یہاں تک دعویٰ کر دیا ہے کہ دلائل صحیحہ کے مطابق درست نقشہ اوقات نماز مرتب کرنے والے اہل علم کو کیلنڈر کی کتابت و طباعت پر زر تعاون مبلغ بیس ہزار (20,000) روپے حق خدمت دیا جائے گا۔ (ان شاء اللہ) ہے کوئی عالم جو دائمی نقشہ اوقات نماز پنجگانہ و طریقہ نماز مسنون مرتب کرے۔(۸)

شیخ البانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ظاہر ہوتا ہے کہ صاحب سبل السلام اور اس کے بعد شارح (الروضة الندية) نواب صدیق حسن خان) ممنوع علم نجوم (جو کہ ستاروں کے ذریعے علم غیب کا دعویٰ کرنا ہے) اور علم فلک و میقات اور

---

(۱) [صحیح : صحیح أبو داود (۹٦۱) کتاب الصلاة : باب وقت الجمعة، أبو داود (۱۰۸٥)]

(۲) [صحیح : صحیح ترمذی (٦۸۸) أبو داود (۱۸۹٤) کتاب المناسك : باب الطواف بعد العصر، ترمذی (۸٦۸) نسائی (۲۹۲٤) ابن ماجة (۱۲٥٤) بیهقی (۲/٤٦۱) أحمد (٤/۸۰)]

(۳) [تحفة الأحوذی (۷۱٤/۳ - ۷۱٥) الروضة الندية (۲۱۲/۱) سبل السلام (۲۳۸/۱)]

(٤) [التعليق على الروضة الندية (۲۱۲/۱)]

(٥) [التعليقات الرضية على الروضة الندية (۲٤۱/۱)]

(٦) [الروضة الندية (۲۰٤/۱)]

(۷) [سبل السلام (۳۱۰/۲ - ۳۱۱)]

(۸) [اوقات نماز کی تحقیق از عبد الرشید انصاری (ص/۱۷)]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



سورج' چانداور ستاروں کی منزلیں مقرر کرنے کے علم کے درمیان فرق نہیں جانتے حالانکہ یہ علوم ایسے قطعی دلائل سے صحیح ثابت ہیں جو کہ صحیح حساب پر مبنی ہیں اور انہی کے ذریعے کسوف وخسوف (سورج یا چاند گہن)' نماز اور مہینوں کے اوقات اور ان کے علاوہ دیگر اشیاء کے متعلق معلوم کیا جاتا ہے۔ فی الحقیقت یہ علم نہ تو آپ ﷺ کے زمانے میں تھا اور نہ ہی خلفائے راشدین کے زمانے میں لیکن ہم اسے بدعت کا نام نہیں دے سکتے۔ کیونکہ ہر ایسا جدید علم جو لوگوں کے لیے نفع رساں ہو مسلمانوں کے بعض احباب پر اس کا سیکھنا فرض ہے تاکہ مسلمانوں کو قوت مہیا ہو اور امت اسلامیہ ترقی کرے۔ اور بدعت صرف وہی چیز ہے جسے لوگ عبادات کی انواع واقسام میں ایجاد کر لیں نہ کہ (وہ بدعت ہے) جسے عبادات کے علاوہ دیگر اشیاء میں ایجاد و دریافت کیا گیا ہو اور نہ ہی یہ شریعت کے قواعد کے خلاف ہے اور نہ ہی اصلاً بدعت ہے۔ (واللہ الموفق)۔(۱)

امام خطابی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ وہ علم نجوم جس کے ذریعے تجربہ ومشاہدہ کے بعد زوال شمس اور سمت قبلہ معلوم کی جاتی ہے اس کا حاصل کرنا ممنوع نہیں کیونکہ اس میں صرف یہ معلوم کیا جاتا ہے کہ جب تک سایہ کم ہوتا جائے گا سورج مشرقی کنارہ سے وسط آسمان کی طرف بڑھتا جائے گا اور جب سایہ زیادہ ہونے لگے گا تو وسط آسمان سے سورج مغربی کنارے کی طرف گرنا شروع ہو جائے گا اور یہ ایک صحیح علم ہے جس کا ادراک مشاہدے سے ہوتا ہے البتہ اتنی بات ضرور ہے کہ اس فن کے جاننے والوں نے ایسے آلات ایجاد کر لیے ہیں کہ جن کی وجہ سے آدمی سورج کی رفتار کا ہر وقت معائنہ کرنے کا محتاج نہیں رہا اور جو ستاروں کے ذریعے قبلہ کی سمت معلوم کی جاتی ہے تو وہ ایسے ستارے ہیں جن کے مطالعہ سے ایسے اہل علم نے قوانین وضع کیے ہیں جن کے دینی شغف اور معرفتِ اسلام میں ہمیں کوئی شک نہیں اور ہم انہیں اس معاملے میں سچا سمجھتے ہیں۔(۲)

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علم نجوم کی دو قسمیں ہیں: ① ایسا علم جس کے ذریعے ماہ و سال کا تعین' کسوف وخسوف اور سمتوں کی معلومات حاصل کی جاتی ہے وہ علم ہیئت ہے اور جائز ہے۔ ② ایسا علم جس میں ستاروں کے ذریعے انسانی زندگی کی قسمت کا حال معلوم کیا جاتا ہے وہ کفر وشرک ہے۔(۳)

ہمارے علم کے مطابق قابل ترجیح رائے یہ ہے کہ علم نجوم کی وہ قسم جسے جادوگر' کاہن اور نجومی اختیار کرتے ہوئے علم غیب' قسمت کا حال' گمشدہ اشیاء کا پتہ اور آئندہ حالات وواقعات کے علم کا دعویٰ کرتے ہیں وہ بلاشک وشبہ ناجائز ہے لیکن ایسا علم نجوم جسے دوسرے لفظوں میں علم ہیئت سے تعبیر کیا جاتا ہے اور جس کے ذریعے سمتوں کا تعین' ماہ وسال کی معلومات اور کسوف وخسوف (یعنی پہلے خبردار کر دیا جاتا ہے کہ فلاں وقت میں سورج گہن ہوگا اور پھر دنیا دیکھتی ہے کہ اس وقت سورج گہن ہوتا ہے لیکن کوئی عالم بھی یہ فتویٰ نہیں لگاتا کہ یہ علم غیب کا دعویٰ ہے تو یقیناً ایسا ہی ہے کہ یہ علم

---

(۱) [التعلیقات الرضیة علی الروضة (۲۳۴/۱)]

(۲) [فتح المجید (ص/۲۵۷)]

(۳) [مزید تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو : مجموع الفتاوی (۱۰۲/۳۵ـ۱۲۰) (۱۳۹ـ۱۴۲) (۱۰۸/۲۵ـ۱۱۰)]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



غیب نہیں بلکہ تجربہ و مشاہدہ کا نتیجہ ہے) وغیرہ کے اوقات معلوم کیے جاتے ہیں وہ ممنوع نہیں ہے اس لیے اگر اس علم کے تحت نمازوں کے اوقات بھی مقرر کر دیے جائیں تو یقیناً اس میں کوئی قباحت نہیں۔

## فوت شدہ نماز کا حکم اور وقت

اولاً یہ بات یاد رہے کہ اگر جان بوجھ کر نماز چھوڑی گئی ہو تو پھر اس کی کوئی قضا نہیں۔ کیونکہ کبار علما و مفتیان کے فتاویٰ کے مطابق عمداً تارکِ نماز اسلام سے خارج ہے اور ایسے شخص پر توبہ و استغفار اور نئے سرے سے اسلام میں شمولیت لازمی ہے قضاءِ نماز نہیں۔ جیسا کہ فرمانِ نبوی ہے کہ ''مسلمان مرد اور کفر کے درمیان صرف نماز چھوڑنے کا ہی فرق ہے۔''(۱) قرآن کریم میں تو تارکِ نماز کو مشرک تک کہا گیا ہے۔(۲) نیز جان بوجھ کر نماز چھوڑنے والے کے خلاف قتل و قتال کا حکم دیا گیا ہے جیسا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''مجھے اس وقت تک لوگوں سے قتال کا حکم دیا گیا ہے جب تک کہ وہ کلمہ نہ پڑھ لیں اور نماز نہ ادا کرنے لگیں۔''(۳) امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے بھی یہی فرمایا ہے کہ عمداً نماز چھوڑنے والے پر کوئی قضا نہیں۔(٤) تاہم بعض اہل علم کا کہنا ہے کہ چونکہ فرمانِ نبوی ہے کہ ''اللہ کا قرض ادائیگی کا زیادہ مستحق ہے'' اس لیے اگر کوئی شخص اس حدیث کے پیش نظر متروکہ نمازیں ادا کرتا ہے تو بہتر ہے کیونکہ عبادت اجر و ثواب اور قربِ الٰہی کا ہی موجب ہے۔ (واللہ اعلم)

البتہ اگر کوئی شخص کسی عذر کی وجہ سے نماز فوت کر بیٹھے تو عذر ختم ہونے پر اسے ادا کر لے اور اس کی نماز کا وقت وہی ہوگا جب اس کا عذر ختم ہوگا۔ چنانچہ فرمانِ نبوی ہے کہ ''جو شخص نماز پڑھنا بھول گیا وہ اسے اسی وقت پڑھ لے جب اسے یاد آئے کیونکہ اس کا اس کے علاوہ کوئی کفارہ نہیں۔''(٥) اسی طرح اگر کوئی شخص سویا رہ جائے اور نماز کا وقت گزر جائے تو اس کی نماز کا وقت وہی ہوگا جب وہ بیدار ہو۔(٦) مزید برآں اگر نیند اور سہو کے علاوہ کسی عذر مثلاً جنگ، سفر اور شدتِ مرض وغیرہ کی وجہ سے نماز رہ جائے تب بھی یہی حکم ہے کہ موقع میسر آتے ہی نماز پڑھ لی جائے جیسا کہ غزوہ خندق میں آپ ﷺ کی چند نمازیں رہ گئیں تو آپ کو جب موقع ملا آپ نے انہیں ادا فرما لیا۔(۷)

○ یہاں یہ بھی واضح رہے کہ اگر کسی عذر کی وجہ سے زیادہ نمازیں فوت ہو جائیں تو انہیں بالترتیب پڑھنا چاہیے، یہی سنت طریقہ ہے۔ چنانچہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جنگ خندق کے روز مشرکوں نے نبی ﷺ کو اس قدر مشغول کیا کہ آپ کی چار نمازیں رہ گئیں تو آپ نے بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا، انہوں نے اذان دی پھر اقامت کہی تو آپ

(۱) [مسلم (۸۲) كتاب الإيمان : باب بيان إطلاق اسم الكفر على من ترك الصلاة ، أبو داود (٤٦٧٨)]

(۲) [الروم : ۳۱] ، [الانعام : ۸۸]

(۳) [بخاری (۲۵) كتاب الإيمان : باب فإن تابوا وأقاموا الصلاة وآتوا الزكاة فخلوا سبيلهم ، مسلم (۲۲)]

(٤) [الفتاوى الكبرى (۲/۲۸٥)]

(٥) [بخاری (٥۹۷) كتاب مواقيت الصلاة : باب من نسي صلاة فليصل إذا ذكر...... ، مسلم (٦۸۳)]

(٦) [مسلم (٦۸۱) كتاب المساجد و مواضع الصلاة : باب قضاء الصلاة الفائتة...... ، أبو داود (٤۳۸)]

(۷) [**صحيح** : صحيح نسائي (٦۳۸) كتاب الأذان : باب الأذان للفائت من الصلوات ، نسائي (٦٦۱)]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



نے ظہر کی نماز پڑھائی' پھر انہوں نے اقامت کہی تو آپ نے عصر کی نماز پڑھائی' پھر انہوں نے اقامت کہی تو آپ نے مغرب کی نماز پڑھائی' پھر انہوں نے اقامت کہی تو آپ نے عشاء کی نماز پڑھائی۔(۱)

○ فوت شدہ نمازوں کی قضائی کے وقت پہلی نماز کے ساتھ اذان اور باقی نمازوں کے ساتھ صرف اقامت کہنا اور انہیں باجماعت ادا کرنا مسنون ہے جیسا کہ درج بالا حدیث اس پر شاہد ہے۔البتہ اگر کوئی ایسی جگہ پر ہو جہاں پہلے اذان دی جا چکی ہو تو پھر اذان کہنا ضروری نہیں لیکن ہر نماز کے لیے اقامت کہی جائے گی۔

○ اگر کسی وجہ سے علم نہ ہو سکے کہ آج عید کا دن ہے اور پھر وقت گزرنے کے بعد پتہ چلے تو اسی وقت نماز عید نہیں ادا کی جائے گی خواہ دن کا آخری وقت ہو بلکہ اسے دوسرے دن تک مؤخر کیا جائے گا کیونکہ نبی ﷺ سے یہی ثابت ہے۔جیسا کہ حضرت ابوعمیر بن انس رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے کہ لوگوں نے کہا ماہ شوال کا چاند ہم سے پوشیدہ رہ گیا جس بنا پر ہم نے صبح روزہ رکھ لیا پھر دن کے آخری حصے میں کچھ سوار آئے اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس یہ گواہی دی کہ انہوں نے گزشتہ شب چاند دیکھا ہے تو آپ نے لوگوں کو اس دن روزہ کھولنے کا اور اگلے دن نماز عید کے لیے آنے کا حکم دیا۔(۲)

○ اگر کوئی کافر مسلمان ہو جائے تو اس پر اپنی سابقہ زندگی کی متروکہ نمازیں بطور قضاء پڑھنا ضروری نہیں کیونکہ فرمانِ نبوی ہے کہ''بلاشبہ اسلام حالت کفر میں کیے ہوئے تمام گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔''(۳) اور اس میں یہ حکمت بھی ہو سکتی ہے کہ ان کے دلوں میں اُلفت ڈالنے کے لیے ایسا کہا گیا ہو کیونکہ ممکن ہے کہ اگر نئے مسلمان ہونے والے شخص کو پتہ چلے کہ اسے اپنی سابقہ زندگی کی تمام نمازوں کی قضائی دینی پڑے گی تو وہ اس خوف سے دوبارہ کفر کی طرف لوٹ جائے۔

○ قضائے عمری کے مسئلے کے متعلق بھی یاد رہے کہ اس کا شرعی طور پر کوئی ثبوت نہیں۔

---

(۱) [صحیح : صحیح نسائی (۶۳۹) ترمذی (۱۷۹) کتاب الصلاۃ ، نسائی (۶/۸) أحمد (۳۷۵/۱)]

(۲) [صحیح : صحیح أبو داود (۱۰۲۶) أحمد (۲۶۵/۹ ۔ الفتح الربانی) أبو داود (۱۱۵۷) کتاب الصلاۃ : باب إذا لم یخرج الإمام للعید من یومه...... ' ابن ماجة (۱۶۵۳) ابن حبان (۳۴۵۶) امام ابن حبانؒ، امام ابن منذرؒ، امام ابن سکنؒ اور امام ابن حزمؒ نے اسے صحیح کہا ہے۔[تلخیص الحبیر (۸۷/۲)] امام خطابیؒ نے اسے صحیح کہا ہے۔[معالم السنن (۶۸۴/۱)] حافظ ابن حجرؒ نے بھی اسے صحیح کہا ہے۔[بلوغ المرام (۵۱۰)]

(۳) [مسلم (۱۷۳) کتاب الإیمان : باب کون الإسلام یهدم ما قبله...... ' أحمد (۱۷۱۱۲)]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## باب الأذان — اذان کا بیان

لفظ اذان کا معنی ''اطلاع دینا اور خبردار کرنا'' ہے۔ اور اصطلاحاً مخصوص الفاظ کے ساتھ لوگوں کو اوقاتِ نماز سے آگاہ کرنے کا نام اذان ہے۔

### اذان کا آغاز

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے فتح الباری میں ایسی تمام احادیث' کہ جن سے معلوم ہوتا ہے کہ اذان ہجرت سے پہلے مکہ میں ہی مشروع کر دی گئی تھی' ذکر کرنے کے بعد فرمایا ''اور حق بات یہی ہے کہ ان احادیث میں سے کچھ بھی صحیح نہیں ہے۔'' امام ابن منذر رحمہ اللہ نے بالجزم کہا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں فرضیت نماز سے ہجرت مدینہ تک بغیر اذان کے ہی نماز پڑھتے تھے حتی کہ آپ نے اس مسئلے میں صحابہ سے مشورہ کیا تو صحابہ نے ناقوس' بوق اور آگ وغیرہ جلانے کا مشورہ دیا لیکن حضرت عبداللہ بن زید بن عبدربہ رضی اللہ عنہ نے اپنا خواب بیان کیا کہ جس میں اذان کا ذکر تھا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اسی طرح کا خواب دیکھنے کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا ﴿يَا بِلَالُ قُمْ فَنَادِ بِالصَّلَاةِ﴾ ''اے بلال! کھڑے ہو جاؤ اور نماز کے لیے اذان دو۔''(۱) بعد ازاں عہد رسالت میں اسی پر مداومت رہی حتی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔(۲)

### اہل علاقہ پر مؤذن کی تقرری ضروری ہے

ہر علاقے والوں کو چاہیے کہ مؤذن مقرر کریں کیونکہ اذان دینا واجب ہے۔ جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کو واپس اپنے علاقے کی طرف روانہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ﴿فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ﴾ ''جب نماز کا وقت ہو جائے تو تمہیں اطلاع دینے کے لیے تم میں سے ایک شخص اذان دے۔''(۳) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بھی اذان دینے کا حکم دے رکھا تھا۔(٤)

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ اذان دینا فرض ہے۔(٥) نیز امام شوکانی، نواب صدیق حسن خان اور شیخ البانی رحمہم اللہ نے بھی اذان کو فرض ہی قرار دیا ہے۔(٦)

### کیا عورت اذان دے سکتی ہے؟

مردوں کی طرح عورتوں کا مسجد میں اذان دینا تو بالکل جائز نہیں اور نہ ہی ایسی جگہ پر اونچی آواز کے ساتھ اذان

---

(۱) [بخاری (٦٠٤) کتاب الاذان : باب بدء الاذان ' مسلم (٣٧٧) ترمذی (١٩٠) نسائی (٢/٢)]
(۲) [فتح الباری (٢٧٩/٢) تحفة الأحوذی (٥٨٩/١) نيل الأوطار (٤٩٢/١) الروضة الندية (٢١٥/١)]
(۳) [بخاری (٦٢٨) کتاب الاذان : من قال ليؤذن فی السفر مؤذن واحد' مسلم (٦٧٤) أبو داود (٥٨٩)]
(٤) [بخاری (٦٠٥) کتاب الأذان : باب الأذان مثنی مثنی' مسلم (٣٧٨) أبو داود (٥٠٨) ترمذی (١٠١٣)]
(٥) [مجموع الفتاوی (٦٧/١ـ ٦٨)]
(٦) [السيل الجرار (١٩٧/١) الروضة الندية (٢١٥/١) تمام المنة (ص/١٤٤)]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



دینا درست ہے جہاں غیر محرم مردوں تک آواز پہنچنے کا امکان ہو۔ علاوہ ازیں اگر کسی الگ جگہ میں صرف خواتین کی مجلس یا اجتماع ہو اور غیر محرم مردوں تک آواز پہنچنے کا اندیشہ بھی نہ ہو تو ہلکی آواز سے عورت اذان دے سکتی ہے۔ (واللہ اعلم) جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے عمل سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ ﴿ أَنَّهَا كَانَتْ تُؤَذِّنُ وَ تُقِيمُ ﴾ "وہ اذان دیتی تھیں اور اقامت کہتی تھیں۔" (۱) شیخ البانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ اور اس طرح کے آثار عمل کے لیے درست ہیں۔ (۲) شیخ ابن باز رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ علماء کے اقوال میں سے صحیح ترین یہی ہے کہ عورتوں پر اذان دینا نہیں ہے۔ (۳)

## اذان واقامت کے مسنون الفاظ

(1) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اذان کے کلمات دو دو مرتبہ اور اقامت میں " قد قامت الصلاۃ " کے علاوہ بقیہ تمام کلمات ایک ایک مرتبہ کہنے کا حکم دیا گیا۔ (٤)

(2) حضرت عبداللہ بن زید بن عبدربہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے خواب میں ایک شخص ملا اور اس نے کہا کہ (اذان) اس طرح کہو:

﴿ اَللّٰهُ اَكْبَرُ . اَللّٰهُ اَكْبَرُ . اَللّٰهُ اَكْبَرُ . اَللّٰهُ اَكْبَرُ . اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ . اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ . اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ . اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ . حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ . حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ . حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ . حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ . اَللّٰهُ اَكْبَرُ . اَللّٰهُ اَكْبَرُ . لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ﴾ "اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، میں شہادت دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں، میں شہادت دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں، آؤ نماز کی طرف، آؤ نماز کی طرف، آؤ کامیابی کی طرف، آؤ کامیابی کی طرف، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں۔"

پھر اس نے کہا کہ اقامت کے وقت یہ کہو:

﴿ اَللّٰهُ اَكْبَرُ . اَللّٰهُ اَكْبَرُ . اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ . اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ . حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ . حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ . قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ . قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ . اَللّٰهُ اَكْبَرُ . اَللّٰهُ اَكْبَرُ . لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ﴾ "اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، میں شہادت دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں، آؤ نماز کی طرف، آؤ کامیابی کی طرف، یقیناً نماز قائم ہو گئی،

(۱) [بیهقی (۱/۴۰۸) حاکم (۱/۲۰۳) عبدالرزاق (۳/۱۲۶) ابن أبي شيبة (۱/۲۲۳)]
(۲) [تمام المنة (ص/۱۵٤)] (۳) [فتاوی إسلاميه (۱/۲۲٦)]
(٤) [بخاری (٦۰۵) كتاب الأذان: باب الأذان مثنى مثنى، مسلم (۳۷۸) أبو داود (۵۰۸) ترمذی (۱۹۳)]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



یقیناً نماز قائم ہو گئی، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔''

(حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ) صبح کے وقت جب یہ خواب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا ''بے شک ان شاء اللہ یہ خواب سچا ہے'' بعد ازاں جب میرے بتلانے پر حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان کہہ رہے تھے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے گھر پر (وہ اذان) سنتے ہی اپنی چادر گھسیٹتے ہوئے نکلے اور کہہ رہے تھے اے اللہ کے رسول! اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق دے کر مبعوث فرمایا ''بے شک میں نے بھی اس طرح کا خواب دیکھا ہے کہ جیسا اسے دکھایا گیا ہے۔'' اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''تعریف صرف اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے۔''(۱)

اذان فجر میں ﴿حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ﴾ کے بعد دو مرتبہ ﴿الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ﴾ کہنا چاہیے جیسا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے۔(۲) اور حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اذان سکھائی اور انہیں نماز فجر میں یہ الفاظ کہنے کی تلقین فرمائی۔(۳)

## ترجیع والی یعنی دوہری اذان بھی ثابت ہے

ترجیع والی اذان سے مراد ایسی اذان ہے جس میں کلمہ شہادتین کو دو دو مرتبہ دہرایا گیا ہو۔ یعنی پہلی دو مرتبہ ہلکی آواز میں یہ کلمات کہے جائیں:

﴿أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ﴾

﴿أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ﴾

جبکہ دوسری دو مرتبہ یہی کلمات قدرے اونچی آواز میں کہے جائیں۔ یہ اذان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کو سکھائی تھی۔(٤)

جمہور کے نزدیک یہ اذان مستحب ہے۔ جبکہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا کہنا ہے کہ یہ اذان مستحب نہیں کیونکہ عبداللہ بن زید بن عبدربہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں اس کا ذکر نہیں۔ حالانکہ حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کی حدیث جنگ حنین کے بعد 8 ہجری کی ہے اور حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کی حدیث پہلی ہجری کی لہٰذا حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں جو اضافہ ہے اسے یقیناً قبول کیا جانا چاہیے۔(٥)

اس اذان کو مستحب نہ کہنے والوں کا گمان یہ بھی ہے کہ حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ جن سے اذان میں ترجیع ثابت ہے انہیں تعلیم دینا مقصود تھا اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں تعلیم دی کہ پہلی مرتبہ اذان میں کلمہ شہادتین کچھ دھیمی و پست آواز

---

(۱) [**صحیح**: صحیح أبو داود (٤٦٩) کتاب الصلاة: باب کیف الأذان ' أبو داود (٤٩٩) ابن ماجة (٧٠٦)]

(۲) [**صحیح**: صحیح ابن خزیمة (٣٨٦) دارقطني (٢٤٣/١) بیهقي (٤٢٣/١) تلخیص الحبیر (٣٦١/١)]

(۳) [**صحیح**: صحیح أبو داود (٤٧٢) کتاب الصلاة: باب کیف الأذان ' أبو داود (٥٠٠)]

(٤) [مسلم (٣٧٩) کتاب الصلاة: باب صفة الأذان ' ترمذي (١٧٦) ابن ماجة (٧٠١)]

(٥) [شرح المهذب (١٠٤/٣) الهداية (٤١/١) سبل السلام (١٦٦/١ ـ ١٦٨) المبسوط (١٢٨/١)]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



میں اور دوسری مرتبہ اونچی آواز سے کہیں۔ اہل علم نے اس کا جواب یوں دیا ہے کہ ابو محذورہ رضی اللہ عنہ وفات تک مکہ میں مؤذن مقرر رہے اور ان کی وفات انسٹھ (59) ہجری کو ہوئی۔ دریں اثناء صحابہ و تابعین ان کی ترجیع والی اذان سنتے رہے اور مواسم حج میں مختلف علاقوں سے آنے والی مسلمانوں کی کثیر تعداد بھی اس اذان کو سنتی رہی لیکن کسی ایک کا بھی اس پر انکار منقول نہیں۔ اگر یہ خلاف سنت ہوتی تو یہ سب لوگ اس غلطی کو قائم نہ رہنے دیتے۔(۱)

امام ابن قیم، امام نووی، امام شوکانی اور امام صنعانی رحمہم اللہ نے جمہور کے قول کو ہی ترجیح دی ہے۔(۲)

## اذان میں الا صلّوا فی الرّحال کی نداء

سخت سردی یا برساتی رات میں مؤذن کے لیے مستحب ہے کہ دوران اذان حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ کی جگہ اَلَا صَلُّوْا فِی الرِّحَالِ کہہ کر لوگوں کو گھروں میں نماز ادا کرنے کی اطلاع دے۔ چنانچہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب رات سخت سرد اور برساتی ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مؤذن کو یہ کہنے کا حکم دیتے ﴿ اَلَا صَلُّوْا فِی الرِّحَالِ ﴾ ''خبردار! گھروں میں نماز پڑھ لو۔''(۳)

## مؤذن تب اذان دے جب نماز کا وقت ہو جائے

کیونکہ اذان کا مقصد ہی اوقاتِ نماز سے باخبر کرنا ہے۔ البتہ نماز فجر کے وقت سے پہلے اذان دی جا سکتی ہے لیکن یہ یاد رہے کہ یہ اذان نماز فجر کے لیے نہیں ہوگی بلکہ تہجد و نوافل کے لیے اور لوگوں کو بیدار و متنبہ کرنے کے لیے ہو گی جبکہ نماز فجر کے لیے بعد میں دوسری اذان دینی پڑے گی۔ چنانچہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''تم میں سے کسی کو ہرگز بلال رضی اللہ عنہ کی اذان اس کی سحری سے مت روکے کیونکہ وہ رات کو اذان دیتا ہے تا کہ تمہارے تہجد گزار کو لوٹا دے اور تمہارے سونے والے کو جگا دے۔''(٤) اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''بلال رضی اللہ عنہ رات کو (یعنی تہجد کے وقت) اذان دیتے ہیں اس لیے ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے اذان دینے تک کھاؤ اور پیو (کیونکہ وہ فجر کے وقت اذان دیتے ہیں)۔''(٥)

شیخ البانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نماز فجر سے پہلے اذان تہجد دینا ایسی سنت ہے کہ جسے چھوڑ دیا گیا ہے۔ یقیناً ایسے شخص کے لیے مبارک ہے جو اسے بتوفیق الٰہی زندہ کرے۔(٦)

## اذان کا جواب دینا چاہیے

فرمانِ نبوی ہے کہ ﴿ اِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَاءَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ ﴾ جب تم اذان سنو تو اسی

---

(۱) [تحفة الأحوذی (۵۹۷/۱_۵۹۸)]
(۲) [زاد المعاد (۳۸۹/۲) شرح مسلم (۳۱۷/۲) السیل الجرار (۲۰۳/۱) سبل السلام (۲۵۱/۱)]
(۳) [بخاری (٦٦٦) أیضا' مسلم (٦٩٧) مؤطا (۷۳/۱) أبو داود (۱۰٦۱) ابن ماجة (۹۳۸) أحمد (٤/۲)]
(٤) [بخاری (٦۲۱) کتاب الأذان : باب الأذان قبل الفجر' مسلم (۱۰۹۳) ابن ماجة (۱٦۹٦)]
(٥) [بخاری (٦۱۷) کتاب الأذان : باب أذان الأعمی إذا کان له من یخبرہ' مسلم (۱۰۹۲)]
(٦) [تمام المنة (ص/۱٤۸)]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



طرح کہو جیسے مؤذن کہتا ہے۔‘‘(۱)

○ اذان کے جواب میں وہی الفاظ دہرانے چاہییں جو مؤذن کہتا ہے صرف حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ اور حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کے جواب میں لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ کہنا چاہیے۔(۲)

○ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ’’جو شخص اذان کا جواب دے حتی کہ ’’اللہ اکبر‘‘ سے ’’لا الہ الا اللہ‘‘ تک دل سے کہے تو وہ جنت میں داخل ہوگا (واضح رہے کہ اس حدیث میں بھی ’’حی علی الصلاۃ اور حی علی الفلاح ‘‘کے جواب میں لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہنے کا ذکر ہے)۔‘‘(۳)

○ ایک مؤذن کا جواب دیا جائے یا جتنے مؤذنوں کی اذان سنائی دے؟ سلف میں اس مسئلے میں بھی اختلاف رہا ہے ... تو جنہوں نے صرف پہلے مؤذن کا جواب دینے پر ہی اکتفاء کا کہا ہے ان کی دلیل یہ ہے کہ حدیث میں موجود حکم تکرار کا تقاضا نہیں کرتا حالانکہ اس سے تو یہ بھی لازم آتا ہے کہ زندگی میں ایک مرتبہ ہی مؤذن کا جواب دینا کافی ہو جائے گا۔(٤) ہمارے علم کے مطابق جس مؤذن کی اذان انسان پہلے سنے اسی کا جواب دے دے ہر مؤذن کا جواب دینا ضروری نہیں۔(**واللہ اعلم**)

○ اذان دینے کے بعد مؤذن کا خود سری یا جہری طور پر صلاۃ وسلام کہنا واضح طور پر کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔ جن لوگوں کا خیال ہے کہ یہ عمل تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان میں داخل ہے ’’جب تم اذان سنو تو اسی طرح کہو جیسے مؤذن کہتا ہے پھر مجھ پر درود پڑھو۔‘‘ انہیں اہل علم یوں جواب دیتے ہیں کہ اس حدیث میں آپ نے اذان سننے والوں کو حکم دیا ہے کہ وہ مؤذن کا جواب دیں پھر مجھ پر درود پڑھیں‘ اس میں مؤذن خود داخل نہیں۔ اگر ایسا ہو تو مؤذن پر اذان کہنے کے ساتھ اس کا بنفسہ جواب دینا بھی لازم ہوگا (کیونکہ حدیث میں درود سے پہلے یہی حکم ہے)۔(**واللہ اعلم**)(۵)

○ اقامت کا بھی جواب دینا چاہیے کیونکہ درج بالا حدیث میں موجود لفظ نداء اذان و اقامت دونوں کو شامل ہے اور ﴿ مِثْلَ مَا يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ ﴾ ’’جیسے مؤذن کہے‘‘ سے معلوم ہوتا ہے کہ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ کے جواب میں یہی الفاظ دہرانے چاہییں۔ البتہ جس روایت میں ہے کہ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ کے جواب میں أَقَامَهَا اللهُ وَأَدَامَهَا کہنا چاہیے، وہ ضعیف ہے۔(٦)

---

(۱) [بخاری (٦١١) كتاب الأذان : باب ما يقول إذا سمع المنادی‘ مسلم (٣٨٣) أبو داود (٥٢٢)]

(۲) [احمد (٩١/٤) بخاری (٦١٣) نسائی (٦٧٧)] (۳) [مسلم (٣٨٥) ابو داود (٥٢٧)]

(٤) [نيل الاوطار (٥١٩/١)]

(٥) [مزید تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو: مجموع الفتاوی لابن تیمیة (٤٧٠/٢٢) مرقاة المفاتيح (٤٢٣/١) الدين الخالص (٨٨/٢) فقه السنة (٦١٢/١) تمام المنة (ص/١٥٨) إصلاح المساجد (١٣٣)]

(٦) [**ضعيف** : ضعيف أبو داود (١٠٤) إرواء الغليل (٢٤١) أبو داود (٥٢٨) كتاب الصلاة : باب ما يقول إذا سمع الإقامة ‘ بيهقي (٤١١/١) الحلية لأبي نعيم (٨١/٧)] حافظ ابن حجرؒ نے اسے ضعیف کہا ہے [تلخيص الحبير (٣٧٨/١)] اس کی سند میں شہر بن حوشب راوی متکلم فیہ ہے۔ [ميزان الاعتدال (٢٨٣/٢) تهذيب التهذيب (٣٦٩/٤)]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## اذان کے بعد کے اذکار

(1) نبی ﷺ پر درود پڑھنا چاہیے جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ''جب تم مؤذن کو سنو تو اسی طرح کہو جیسے وہ کہتا ہے پھر مجھ پر درود پڑھو۔''(۱) درود کے مسنون الفاظ یہ ہیں:

﴿ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی إِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ إِبْرَاھِیْمَ إِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ، اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی إِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ إِبْرَاھِیْمَ إِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ﴾ ''اے اللہ! محمد ﷺ اور آل محمد پر رحمت بھیج جیسے تو نے ابراہیم علیہ السلام اور آل ابراہیم پر رحمت بھیجی، بے شک تو تعریف کیا گیا، بزرگی والا ہے۔ اے اللہ! محمد ﷺ اور آل محمد پر برکت بھیج جیسے تو نے ابراہیم علیہ السلام اور آل ابراہیم پر برکت بھیجی، بے شک تو تعریف کیا گیا، بزرگی والا ہے۔''

(2) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جس شخص نے اذان سن کر یہ دعا پڑھی' قیامت کے دن وہ میری شفاعت کا مستحق ہوگا:

﴿ اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلَاۃِ الْقَائِمَۃِ آتِ مُحَمَّدًا الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا الَّذِیْ وَعَدْتَّہُ ﴾ ''اے اللہ! اس دعوت کامل اور قائم ہونے والی نماز کے رب! محمد ﷺ کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما اور انہیں اس مقام محمود پر فائز کردے جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے۔''(۲)

واضح رہے کہ اس دعا میں ان الفاظ کی زیادتی ''وَالدَّرَجَۃَ الرَّفِیْعَۃَ'' اور ''وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَہُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ'' اور ''إِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ'' کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔(۳)

(3) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جس نے اذان سن کر یہ کلمات کہے اس کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں:

﴿ أَشْھَدُ أَنْ لَّا إِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہُ لَا شَرِیْکَ لَہُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہُ وَرَسُوْلُہُ رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا وَّبِالْإِسْلَامِ دِیْنًا ﴾ ''میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبودِ برحق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔ میں اللہ کے رب ہونے پر، محمد ﷺ کے رسول ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر راضی ہو گیا۔''(٤)

## کیا اقامت کے بعد بھی وہ دعائیں پڑھی جا سکتی ہیں جو اذان کے بعد پڑھی جاتی ہیں؟

اس سوال کے جواب میں سعودی مستقل فتویٰ کمیٹی نے یہ فتویٰ دیا ہے کہ ہمیں کسی ایسی صحیح دلیل کا علم نہیں کہ جو

---

(۱) [مسلم (۳۷٤) أیضا' أبو داود (۵۲۳) ترمذی (۳٦١٤) نسائی (۲/۲۵) أحمد (۲/۱٦۸)]

(۲) [بخاری (٦١٤) کتاب الأذان : باب الدعاء عند النداء' أبو داود (۵۲۹) ترمذی (۲۱۱)]

(۳) [تلخیص الحبیر (۱/۲۱۰) المقاصد الحسنة (ص/۲۱۲) إرواء الغلیل (۱/۲٦۱) المصنوع (۱۳۲)]

(٤) [مسلم (۳۸٦) کتاب الصلاۃ : باب استحباب القول مثل قول المؤذن ، ابو داود (۵۲۵) ترمذی (۲۱۰)]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اقامت کے اختتام اور تکبیر تحریمہ کی ابتداء کے درمیان کسی دعا کے پڑھنے پر دلالت کرتی ہو۔(۱)

## اقامت کے بعد کلام و گفتگو کرنے کا حکم

(شیخ ابن باز رحمہ اللہ) اگر تو کلام نماز کے متعلق ہو مثلاً صفوں کی درستگی وغیرہ تو مشروع ہے اور اگر نماز کے متعلق نہ ہو تو نماز کی تعظیم کے لیے اسے ترک کر دینا چاہیے۔(۲)

## کیا اذان دینے کے لیے وضوء ضروری ہے؟

ایسی کوئی صحیح دلیل ہمارے علم میں نہیں جس میں مؤذن کے لیے اس شرط کا ذکر ہو کہ وہ اذان دیتے وقت حدث اکبر یا حدث اصغر سے پاک ہو۔ اگرچہ بعض روایات میں اس کا ذکر تو ہے لیکن اس مسئلے میں جو مرفوع روایات ہیں وہ ضعیف ہیں اور جو موقوف ہیں وہ اس درجہ کی نہیں ہیں کہ جن سے حجت قائم ہو سکے۔ تاہم اولیٰ و احسن یہی ہے کہ انسان باوضوء ہو کر ہی اذان کہے کیونکہ اذان بھی اللہ کا ذکر ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات نہایت پسند تھی کہ آپ اللہ کا ذکر طہارت کی حالت میں کریں جیسا کہ حضرت مہاجر بن قنفذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو آپ اس وقت پیشاب کر رہے تھے، میں نے آپ کو سلام کہا تو آپ نے جب تک وضوء نہ کر لیا سلام کا جواب نہ دیا۔ پھر میرے سامنے یہ عذر پیش کیا کہ مجھے یہ بات ناپسند ہے کہ میں اللہ کا ذکر طہارت کے سوا کسی بھی حالت میں کروں۔(۳)

اسی طرح ایک اور روایت میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تیمّم کرنے کے بعد سلام کا جواب دیا۔(٤)

معلوم ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کا جواب وضوء یا تیمّم کرنے کے بعد دیا لہٰذا اذان کہنا بھی طہارت کے بعد ہی زیادہ بہتر ہے لیکن ایسا ہرگز نہیں کہ جو شخص بغیر وضوء کے اذان دے گا تو اذان قبول نہیں ہوگی یا اس شخص نے حرام کا ارتکاب کیا ہے کیونکہ اس کی کوئی دلیل موجود نہیں مزید برآں جس روایت میں ہے کہ ﴿لَا يُؤَذِّنُ إِلَّا مُتَوَضِّئٌ﴾ ''اذان صرف باوضوء شخص ہی دے۔''(۵) امام ابن حزم رحمہ اللہ نے بھی بے وضو شخص کی اذان کو کافی کہا ہے۔(٦)

## اگر کہیں آدمی اکیلا ہو تو اذان و اقامت کہہ کر نماز پڑھ سکتا ہے؟

حدیث نبوی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تمہارا رب ایسے چرواہے سے خوش ہوتا ہے جو پہاڑ کی چوٹی پر اپنا ریوڑ چراتا ہے اور نماز کے لیے اذان کہتا ہے اور نماز ادا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے اس بندے کی طرف دیکھو جو مجھ سے ڈرتے ہوئے نماز کے لیے اذان و اقامت کہتا ہے۔ پس میں نے اپنے بندے کو معاف کر دیا اور اسے جنت میں داخل کر دیا۔(۷)

---

(۱) [فتاوی إسلامية (۳۲٥/۱)] (۲) [فتاوی إسلامية (۳۲۸/۱)]

(۳) [**صحيح** : الصحيحة (۸۳٤) أبو داود (۱۷) كتاب الطهارة : باب فى الرجل يرد السلام وهو يبول]

(٤) [**حسن** : صحيح أبو داود (۱۲) كتاب الطهارة : باب فى الرجل يرد السلام وهو يبول' أبو داود (۱٦)]

(٥) [**ضعيف** : إرواء الغليل (۲٤۰/۱) ترمذی (۲۰۱) كتاب الصلاة ، بيهقى (۳۹۷/۱)]

(٦) [المحلى (۹۰/۳)]

(۷) [**صحيح** : صحيح أبو داود (۱۰٦۲) كتاب صلاة السفر: باب الأذان فى السفر' أبو داود (۱۲۰۳)]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## مؤذن کو اونچی آواز سے اذان دینی چاہیے

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مؤذن کی آواز پہنچنے کی حد تک جو بھی جن، انسان اور دوسری اشیاء اسے (یعنی اذان کو) سنتی ہیں وہ قیامت کے دن اس کے حق میں گواہی دیں گی۔(۱)

## اچھی آواز کا حامل مؤذن مقرر کیا جائے

امام صنعانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مؤذن کے تقرر وانتخاب کے وقت اچھی آواز والوں کو ترجیح دینی چاہیے۔(۲)
یہ بات حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث سے ثابت ہے کہ جس میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی آواز بہت پسند آئی چنانچہ آپ نے انہیں خود اذان کی تعلیم دی۔(۳)

## دورانِ اذان شہادت کی انگلیاں کانوں میں رکھنا

اذان کہتے وقت اپنی شہادت کی دونوں انگلیاں دونوں کانوں میں رکھنا اور حی علی الصلاۃ اور حی علی الفلاح کہتے ہوئے دائیں اور بائیں گردن موڑنا مستحب ہے۔ چنانچہ حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اذان دیتے دیکھا کہ وہ اپنا چہرہ ادھر ادھر پھیرتے تھے۔ اس وقت ان کی دونوں انگلیاں ان کے کانوں میں تھیں۔(٤)

## اذان واقامت کے درمیان نوافل

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر دو اذانوں (اذان واقامت) کے درمیان نماز ہے ہر دو اذانوں کے درمیان نماز ہے۔ پھر آپ نے تیسری مرتبہ یہی الفاظ کہتے ہوئے فرمایا ﴿ لِمَنْ شَآءَ ﴾ ''یعنی یہ نماز ایسے شخص کے لیے ہے جو پڑھنا چاہے۔''(٥)

## اذان واقامت کے درمیان دعا رد نہیں ہوتی

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿ الدُّعَاءُ لَا يُرَدُّ بَيْنَ الْأَذَانِ وَ الْإِقَامَةِ ﴾ ''اذان واقامت کے درمیان دعا رد نہیں کی جاتی''۔(٦)

## بیٹھ کر یا قبلہ کے علاوہ کسی اور سمت میں اذان کہنا

امام شوکانی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ اس طرح اذان کہنا مشروع وثابت ہیئتِ اذان کے خلاف ہے۔(۷)

---

(۱) [أحمد (۳۵/۳) بخاری (۶۰۹، ۳۲۹۶) کتاب الأذان : باب رفع الصوت بالنداء، نسائی (۱۲/۲)]
(۲) [سبل السلام (۲۵۵/۱)]
(۳) [**صحیح** : صحیح ابن خزیمة (۳۸۵/۱)]
(٤) [بخاری (٦۳٤) کتاب الأذان : باب هل یتتبع المؤذن فاه ههنا وههنا.....، ترمذی (۱۹۷)]
(٥) [بخاری (٦۲۷) کتاب الأذان : باب بین کل أذانین صلاة لمن شآء]
(٦) [**صحیح** : صحیح ترمذی (۱۷٥) ترمذی (۲۱۲)] (۷) [السیل الجرار (۲۰۱/۱)]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## کیا اذان کہنے والا ہی اقامت کہے گا؟

اس بارے میں دو روایات ہیں۔ایک میں ہے کہ جو اذان دے وہی اقامت کہے لیکن وہ ضعیف ہے(۱) اور دوسری سے معلوم ہوتا ہے کہ مؤذن کے علاوہ کوئی دوسرا بھی اقامت کہہ سکتا ہے لیکن وہ بھی ضعیف ہے۔(۲) لہٰذا چونکہ اصل اباحت ہے اس لیے مؤذن کے علاوہ کوئی دوسرا شخص بھی اقامت کہہ سکتا ہے۔حافظ حازمی رحمہ اللہ نے اس پر اہل علم کا اتفاق نقل کیا ہے۔(۳)

## کیا مؤذن کو اذان کی اجرت دی جا سکتی ہے؟

بہتر یہی ہے کہ ایسا مؤذن مقرر کیا جائے جو اذان کہنے پر اجرت نہ لیتا ہو جیسا کہ حدیث میں ہے ﴿ وَ اتَّخِذْ مُؤَذِّنًا لَا يَأْخُذُ عَلَى أَذَانِهِ أَجْرًا ﴾ ''ایسے شخص کو مؤذن بناؤ جو اذان پر اجرت نہ لے۔''(٤) لیکن اگر ایسا کوئی شخص میسر نہ ہو تو پھر اجرت پر بھی مؤذن رکھ لینا جائز ہے کیونکہ اوقات نماز سے آگاہی کے لیے مؤذن کی تقرری نہایت ضروری ہے اور اگر مؤذن کا سوائے اذان کے کوئی اور ذریعہ معاش نہ ہو تو اس کے لیے اجرت لینا اور اسے اجرت دینا محض جائز ہی نہیں بلکہ ضروری ہے البتہ مؤذن کے لیے اجرت لینے میں کراہت کا پہلو بہر حال موجود ہے جیسا کہ امام خطابی (٥)، علامہ عبدالرحمن مبارکپوری رحمہ اللہ (٦) اور اکثر علماء کا یہی موقف ہے۔علاوہ ازیں بعض اہل علم کا کہنا ہے کہ اگر مؤذن کا کوئی ذریعہ معاش نہ ہو تو اسے اس طرح بھی اجرت دی جا سکتی ہے کہ اسے اذان کے ساتھ کوئی اور کام بھی دے دیا جائے جیسے مسجد کی صفائی وغیرہ، یوں وہ اجرت تو مسجد کی صفائی کی لے گا لیکن ساتھ ساتھ اذان بھی دیتا رہے گا۔(واللہ اعلم)

## قواعد تجوید کے بغیر اذان کہنا

ایسے انداز سے اذان کہنا کہ حروف' حرکات' سکنات وغیرہ میں تغیر اور کمی بیشی واقع ہو جائے، جائز نہیں۔(۷)

## مؤذن کی جگہ ٹیپ ریکارڈر کے ذریعے اذان

یہ عمل درج ذیل وجوہ کی بنا پر ناجائز ہے:

(1) اس میں رسول اللہ ﷺ کے اس حکم کی مخالفت ہے ''جب نماز کا وقت ہو جائے تو تمہیں اطلاع دینے کے لیے تم

---

(۱) [**ضعیف** : ضعیف أبو داود (۱۰۲) الضعیفة (۳٥) أبو داود (٥۱٤) ترمذی (۱۹۹) ابن ماجة (۷۱۷)]

(۲) [**ضعیف** : ضعیف أبو داود (۱۰۰) أبو داود (٥۱۲) أحمد (٤۲/٤) اس کی سند میں محمد بن عمرو واقفی انصاری راوی ضعیف ہے۔[ تهذيب الكمال (۲۲۱/۲٦) تقريب التهذيب (۱۹٦/۲) الكامل (۷۹/۳)]

(۳) [الإعتبار (ص/۱۹٥-۱۹٦)]

(٤) [**صحیح** : صحیح أبو داود (٤۹۷) كتاب الصلاة : باب أخذ الأجرة على التأذين' أبو داود (٥۳۱)]

(٥) [معالم السنن (۱٥٦/۱)] (٦) [تحفة الأحوذی (٦٤٥/۱)]

(۷) [تفسیر قرطبی (۲۳۰/٦) المدخل (۲٤۹/۳) الدين الخالص (۹۲/۲) الإبداع في مضار الإبتداع (ص/۱۷٦)]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



میں سے کوئی اذان کہے۔‘‘(۱)

(2) اس میں مؤذنوں کے اس اجر وثواب کا خاتمہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے مقرر فرمایا ہے۔

(3) اس میں امت مسلمہ کے ایک متواتر و متوارث عمل کی مخالف ہے۔

(4) ’’نیت‘‘ جو اذان کی شرائط میں سے ہے اس میں مفقود ہے۔

(5) یہ عمل مسلمانوں پر ان کی عبادات وشعائر میں لہو ولعب اور بدعات کے دخول کا دروازہ کھولے گا۔

## دورانِ اذان انگوٹھوں کے ساتھ آنکھیں چومنا

جس روایت میں مذکور ہے کہ جس شخص نے مؤذن کے یہ کلمات " اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ " سن کر کہا "مَرْحَبًا بِحَبِيْبِيْ وَقُرَّةِ عَيْنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ " پھر اپنے انگوٹھوں کا بوسہ لے کر انہیں اپنی آنکھوں پر لگایا وہ شخص کبھی آنکھ کی تکلیف میں مبتلا نہیں ہوگا۔ وہ روایت ضعیف ہے۔(۲) امام سخاوی رحمہ اللہ اس روایت کو نقل کرنے کے بعد رقمطراز ہیں کہ ’’اس سب میں سے کچھ بھی مرفوع ثابت نہیں۔‘‘(۳) معلوم ہوا کہ ایسا کوئی عمل شریعت سے ثابت نہیں لہٰذا یہ بدعت ہے اور اسے اختیار نہیں کرنا چاہیے۔

## کیا مؤذن اذان واقامت کے بعد خود ہی جماعت بھی کروا سکتا ہے؟

مؤذن کے لیے ایسا کرنا جائز ہے۔(٤)

- جمعہ کی دو اذانیں ثابت نہیں۔ اس مسئلے کا مفصل بیان آئندہ باب صلاة الجمعة میں آئے گا۔
- نومولود بچے کے کان میں اذان کہی جا سکتی ہے، اقامت نہیں۔ اس مسئلے کے تفصیلی دلائل اور تخریج وتحقیق کے لیے راقم الحروف کی دوسری کتاب " اولاد اور والدین کی کتاب" ملاحظہ فرمائیے۔

---

(۱) [بخاری (٦٢٨) مسلم (٦٧٤)] (۲) [الضعيفة (٧٣)]

(۳) [المقاصد الحسنة (ص/٣٨٤) المصنوع فی معرفة الحديث الموضوع (٣٠٠) كشف الخفاء (٢٠٦/٢)]

(٤) [فتاوی إسلامية (٣٢٨/١)]

قرآن کریم کا لفظی ترجمہ پڑھنے کے لیے
مکمل تفسیر ابن کثیر پڑھنے کے لیے
مفت معیاری دینی کتب پڑھنے کے لیے
مفت اسلامی کتب ڈاؤن لوڈ کرنے کے لیے
روزمرہ مسائل زندگی کے شرعی حل کے لیے
جدید فقہی مسائل دیکھنے کے لیے
تحقیقی مضامین پڑھنے کے لیے
اسلامی ویب سائٹس کے لنکس حاصل کرنے کے لیے
ابھی وزٹ کیجئے
فقہ الحدیث
FIQHULHADITH
Islamic Research Foundation
WWW.FIQHULHADITH.COM

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# باب السترة و القبلة — سترہ اور قبلہ کا بیان

## سُترہ

لفظ "سترہ" لغت میں "اوٹ یا پردہ" کے معنی میں مستعمل ہے اور اصطلاحی و شرعی اعتبار سے سترہ کا اطلاق ہر اس چیز پر ہوتا ہے جسے انسان بوقتِ نماز اپنی سجدہ گاہ کے سامنے نصب کرے مثلاً لکڑی، نیزہ، دیوار، ستون، میز اور گاڑی وغیرہ۔

### سترہ رکھنے کا حکم

نمازی کو اپنے سامنے بطورِ سترہ کوئی چیز ضرور رکھنی چاہیے کیونکہ متعدد احادیث میں اس کی تاکید وارد ہوئی ہے۔ چنانچہ فرمانِ نبوی ہے کہ "جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو سترے کی طرف نماز پڑھے اور اس کے قریب ہو (کر کھڑا ہو)۔" (۱) ایک اور فرمان یوں ہے کہ "تمہیں نماز میں سترہ ضرور قائم کرنا چاہیے خواہ ایک تیر ہی ہو۔" (۲)

ان روایات کو پیش نظر رکھتے ہوئے امام شوکانی رحمہ اللہ نے سترہ رکھنے کو واجب قرار دیا ہے۔ (۳) امام ابن حزم اور شیخ البانی رحمہما اللہ نے بھی اسے واجب ہی کہا ہے۔ (٤)

### سترہ کی لمبائی

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ غزوہ تبوک میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نمازی کے سترے کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا "اونٹ کے پالان کے پچھلے حصے کی لمبائی کے برابر۔" (٥) عطاء رحمہ اللہ کا کہنا ہے کہ پالان کے پچھلے حصے کی لکڑی ایک ہاتھ یا اس سے کچھ زیادہ لمبی ہوتی ہے۔ (٦) معلوم ہوا کہ جس چیز کو سترہ بنایا جائے اس کی لمبائی کم از کم ایک ہاتھ یا سوا ایک فٹ ہونی چاہیے۔

○ سترہ کسی باریک چیز کو بھی بنایا جا سکتا ہے جیسا کہ ابھی پیچھے ایک حدیث میں گزرا ہے "خواہ تیر کا سترہ بنا لو۔" اور دیگر روایات میں یہ بھی مذکور ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نیزے کو سترہ بنا لیا کرتے تھے۔ (۷) علاوہ ازیں کسی جانور (یعنی سواری) وغیرہ کو سترہ بنانا بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ (۸)

---

(۱) [**حسن**: صحیح أبو داود (٢٤٦) كتاب الصلاة، أبو داود (٦٩٨) ابن ماجة (٩٥٤) بيهقي (٢٦٧/٢)]

(۲) [**صحيح**: أحمد (٤٠٤/٣) أبو يعلى (٢٣٩/٢) المجموع (٦١/٢)] امام ہیثمی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ احمد (کی اس حدیث کے) کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔ شیخ احمد شاکر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ مسند احمد میں یہ حدیث دو صحیح سندوں کے ساتھ موجود ہے۔ [التعليق على الترمذي (١٥٨/٢)]

(۳) [نيل الأوطار (١٩٨/٢)] (٤) [المحلى (٨/٤-١٥) تمام المنة (ص/٣٠٠)]

(٥) [مسلم (٥٠٠) كتاب الصلاة: باب سترة المصلي، نسائي (٦٢/٢)]

(٦) [بخاری (٤٩٥) كتاب الصلاة: باب سترة الامام سترة من خلفه، مسلم (٥٠٣)]

(۷) [بخاری (٤٩٤)]

(۸) [**صحيح**: صحيح أبو داود (٦٤١) كتاب الصلاة: باب الصلاة إلى الراحلة، أبو داود (٦٩٢)]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## سترہ اور نمازی کے درمیان فاصلہ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور دیوار کے مابین ایک بکری گزرنے کا فاصلہ ہوتا تھا۔(۱) ایک روایت میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ میں داخل ہو کر نماز پڑھی تو دیوار اور آپ کے درمیان تین بازوؤں کا فاصلہ تھا۔(۲)

## فضا اور مسجد دونوں جگہ سترہ ضروری ہے

درج بالا احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ سترہ رکھنا صرف فضاء میں ہی مشروع نہیں بلکہ احادیث میں حکم عام ہے جو فضاء اور مسجد وغیرہ سب جگہوں کو شامل ہے۔(۳)

## سترے کو کچھ دائیں یا بائیں جانب رکھنا

یہ عمل کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں نیز جس روایت میں ہے کہ حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے جب بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی ٹہنی یا ستون یا درخت کی جانب نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو اسی طرح دیکھا کہ آپ اسے بالکل اپنے سامنے نہیں بلکہ قدرے بائیں یا دائیں جانب کیے ہوتے تھے۔ وہ ضعیف ہے۔(۴)

## مقتدی کے لیے امام کا سترہ ہی کافی ہے

جیسا کہ امام بخاری رحمہ اللہ نے یہ باب قائم کیا ہے کہ (( سُتْرَةُ الْإِمَامِ سُتْرَةٌ لِمَنْ خَلْفَهُ )) ''امام کا سترہ ہی مقتدی کا سترہ ہے۔'' اور اس کے تحت یہ حدیث لائے ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں ایک گدھی پر سوار ہو کر آیا۔ اس وقت میں بالغ ہونے ہی والا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ میں لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے لیکن آپ کے ساتھ دیوار نہ تھی، میں صف کے بعض حصے سے گزر کر سواری سے اترا اور میں نے گدھی کو چرنے کے لیے چھوڑ دیا اور صف میں داخل ہو گیا اور کسی نے مجھ پر اعتراض نہ کیا۔(۵)

## اگر کوئی سترے کے آگے سے گزر جائے

اگر کوئی سترے کے دوسری طرف سے گزر جائے تو نہ گزرنے والے کو کوئی گناہ ہوتا ہے اور نہ ہی نماز کو کوئی نقصان ہوتا ہے۔ جیسا کہ حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'' پالان کے پچھلے حصے کے برابر کوئی چیز تم میں سے کسی ایک کے سامنے موجود ہو تو پھر جو بھی اس کے سامنے سے گزر جائے اسے نقصان نہیں پہنچا

---

(۱) [بخاری (٤٩٦) كتاب الصلاة : باب قدر كم ينبغي أن يكون بين المصلي والسترة' مسلم (٥٠٨)]

(۲) [أحمد (١٣/٦) بخاری (٥٠٦)]

(۳) [السيل الجرار (١٧٦/١) نيل الأوطار (٢٠٣/٢)]

(٤) [**ضعيف** : ضعيف أبو داود (١٣٦) كتاب الصلاة ، أبو داود (٦٩٣) المشكاة (٧٨٣)]

(٥) [بخاری (٤٩٣' ١٨٥٧) كتاب الصلاة' مسلم (٥٠٤)]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



سکتا۔"(۱)

## سترہ نہ ہو تو سامنے خط کھینچ لینا

جس روایت میں اس عمل کا ذکر ہے وہ ضعیف ہے۔اس روایت میں یہ لفظ ہیں ﴿ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ عَصًا فَلْيَخُطَّ خَطًّا ﴾ "اگر نمازی کے پاس چھڑی نہ ہو تو خط کھینچ لے۔"(۲)

## نمازی کے آگے سے گزرنا ممنوع ہے

حضرت ابو جھیم بن حارث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر نمازی کے آگے سے گزرنے والے کو یہ معلوم ہو جائے کہ اس کام کا کتنا گناہ ہے تو اسے نمازی کے آگے سے گزرنے کے مقابلے میں چالیس (سال) تک وہاں کھڑا رہنا زیادہ پسند ہو۔مسند بزار میں ایک دوسری سند سے ہے کہ "چالیس خزاں" (تک کھڑا رہنا پسند ہو)۔(۳)

اس حدیث کے پیش نظر امام شوکانی، امام نووی اور امام صنعانی رحمہم اللہ نے نمازی کے آگے سے گزرنے کو حرام اور کبیرہ گناہ قرار دیا ہے۔(٤) تاہم یہ واضح رہے کہ یہ حرمت اس وقت ہے جب کوئی نمازی اور سترے کے درمیان سے گزرنا چاہے اور اگر کوئی سترے کے پیچھے سے گزرنا چاہے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

## نمازی کو چاہیے کہ سامنے سے گزرنے والے کو روکے

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی سترہ قائم کر کے نماز پڑھنے لگے اور کوئی آدمی اس کے سامنے (یعنی سترے اور نمازی کے درمیانی فاصلہ) سے گزرنے لگے تو نمازی کو چاہیے کہ اسے روکنے کی کوشش کرے، اگر وہ باز نہ آئے تو اس سے لڑائی کرے کیونکہ وہ شیطان ہے۔(٥)

## اگر گدھا، حائضہ عورت اور کالا کتا نمازی کے سامنے سے گزر جائیں

اگر ان تینوں میں سے کوئی نمازی کے سامنے سے گزر جائے اور نمازی نے سترہ نہ رکھا ہو تو نماز باطل ہو جائے گی جیسا کہ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مسلمان مرد کی نماز کو جبکہ اس کے سامنے پالان کے پچھلے حصہ کے برابر سترہ نہ ہو عورت، گدھا اور کالا کتا توڑ دیتا ہے۔اور سنن ابو داود کی روایت میں عورت کے لفظ کو حائضہ عورت کے ساتھ مقید کیا گیا ہے ﴿ المرأة الحائض ﴾(٦)

---

(۱) [أحمد (۱/۱٦۱) مسلم (٤٩٩) كتاب الصلاة : باب سترة المصلى ' أبو داود (٦٨٥) ترمذى (۳۳٥)]

(۲) [ضعيف : ضعيف أبو داود (۱۳٤) كتاب الصلاة : باب الخط إذا لم يجد عصا ' أبو داود (٦٨٩)]

(۳) [بخارى (٥۱۰) كتاب الصلاة : باب إثم المار بين يدى المصلى ' مسلم (٥۰۷) أبو داود (۷۰۱)]

(٤) [نيل الأوطار (۲/۲۰٦) شرح مسلم (۳/٤٦٥) سبل السلام (۱/۳۲۷)]

(٥) [بخارى (٥۰٩) كتاب الصلاة : باب يرد المصلى من مر بين يديه ' مسلم (٥۰٥) أبو داود (۷۰۰)]

(٦) [مسلم (٦٨٩) كتاب الصلاة : باب قدر ما يستر المصلى ' أبو داود (۷۰۳) ترمذى (۳۳۸)]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



واضح رہے کہ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی جس روایت میں ہے کہ ﴿ لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ شَيْءٌ ﴾ ''نماز کو کوئی چیز نہیں توڑتی۔'' وہ ضعیف ہے۔(۱)

○ اگر درج بالا تینوں اشیاء کے علاوہ کوئی آدمی وغیرہ نمازی کے سامنے سے گزر جائے تو نماز باطل نہیں ہوتی کیونکہ اس کے مبطل ہونے کی کوئی صریح دلیل موجود نہیں جیسا کہ شیخ ابن باز رحمہ اللہ نے یہی موقف اختیار کرتے ہوئے اسے ثابت کیا ہے۔(۲)

## قِبلہ

### نمازی کے لیے قبلہ رخ ہونا ضروری ہے

اہل علم کا کہنا ہے کہ اگر نمازی قبلہ کو دیکھ رہا ہو یا دیکھ تو نہ رہا ہو لیکن اسے قبلہ کا علم ہو تو اس کے لیے بہر صورت قبلہ رخ ہونا ضروری ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ﴿ وَحَيْثُ مَا كُنتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ ﴾ [البقرة: ۱۴۴] ''تم جہاں کہیں بھی ہو اس (مسجد حرام) کی طرف اپنے چہروں کو پھیر لو۔'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو فرض و نفل میں قبلہ رخ ہوتے اور اسی کا حکم دیتے پس آپ نے حکم ارشاد فرمایا کہ ''جب تم نماز کا ارادہ کرو تو مکمل وضوء کرو پھر قبلہ رخ ہو کر تکبیر کہو۔''(۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ لوگ مسجد قبا میں نماز صبح ادا کر رہے تھے کہ اچانک ایک آدمی نے آ کر کہا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر رات کو قرآن نازل ہوا ہے اور بیشک انہیں کعبہ کی طرف رخ کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ ان کے چہرے شام کی طرف تھے اور وہ کعبہ کی جانب گھوم گئے۔(۴)

ان دلائل سے معلوم ہوا کہ نمازی کے لیے قبلہ رخ ہونا فرض ہے اور اس پر مسلمانوں کا اجماع ہے۔(۵)

○ تاہم دو صورتوں میں قبلہ رخ ہونے کی فرضیت ساقط ہو جاتی ہے:

① دورانِ جنگ شدتِ خوف کے وقت کہ جب قبلہ رخ ہو کر نماز پڑھنا ممکن نہ رہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ﴿ فَإِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا أَوْ رُكْبَانًا ﴾ [البقرة: ۲۳۹] ''اگر تمہیں خوف ہو تو پیدل یا سوار (ہر حالت میں نماز ادا کرو)۔ اسی طرح ایک روایت میں ہے کہ حضرت نافع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے جب نماز خوف کے بارے میں سوال کیا جاتا تو اس کی صورت بیان فرماتے پھر کہتے کہ اگر خوف اس سے زیادہ سخت ہو تو پیادے حالتِ قیام میں، اپنے قدموں پر یا سوار ہو کر، قبلہ رخ ہو کر یا قبلہ رخ نہ ہو کر (ہر طرح) نماز پڑھ لو (نافع رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ

---

(۱) [ضعيف: ضعيف أبو داود (۱۴۳، ۱۴۴) كتاب الصلاة: باب من قال لا يقطع الصلاة شيء، ضعيف الجامع (۶۳۶۶) أبو داود (۷۱۹، ۷۲۰)]

(۲) [فتاوى إسلامية (۲۴۳/۱-۲۴۴)]

(۳) [بخاري (۶۲۵۱) كتاب الاستئذان: باب من رد فقال عليك السلام، مسلم (۳۹۷) نسائي (۵۹/۳)]

(۴) [بخاري (۴۰۳، ۴۴۸۸) كتاب الصلاة: باب ما جاء في القبلة ومن لم ير الإعادة على من سها، مسلم (۵۲۶)]

(۵) [نيل الأوطار (۶۷۷/۱) الروضة الندية (۲۳۵/۱)]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



میرے خیال کے مطابق حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہی بیان کیا ہے)۔(۱)

② سواری پر نفلی نماز ادا کرتے ہوئے۔ چنانچہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر جس طرف بھی آپ کا رخ ہوتا نفل نماز پڑھ لیتے تھے اور اس پر وتر پڑھ لیتے لیکن فرض نماز اس پر نہیں پڑھتے تھے۔(۲) ایک اور روایت میں یہ لفظ ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری جس طرف بھی آپ کا رخ کر دیتی (آپ نماز پڑھتے رہتے تھے)۔(۳)

○ یاد رہے کہ ان دونوں صورتوں میں بھی (حسب امکان) تکبیر تحریمہ کے وقت قبلہ رخ ہونا واجب ہے۔(٤) جیسا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر کرتے اور نفل پڑھنے کا ارادہ فرماتے تو اپنی اونٹنی کے ساتھ قبلہ رخ ہو جاتے پھر تکبیر کہتے اور پھر جس طرف آپ کی سواری آپ کا رخ پھیر دیتی نماز پڑھ لیتے۔(٥) اگر کوئی کہے کہ اس حدیث میں تو محض آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل (نفل میں قبلہ رخ ہونا) مذکور ہے اور یہ اصولی بات ہے کہ فعل سے وجوب ثابت نہیں ہوتا تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ حدیث اثبات وجوب کے لیے نہیں بلکہ آپ کے اس عمل کی وضاحت کے لیے بیان کی گئی ہے علاوہ ازیں وجوب کے دلائل وہی ہیں جو پیچھے بیان کر دیے گئے ہیں۔

## اگر کسی کو قبلہ کا علم نہ ہو

ایسے شخص کو چاہیے کہ قبلہ معلوم کرنے کی پوری کوشش کرے اور پھر جس جہت پر دل مطمئن ہو اسی طرف رخ کر کے نماز پڑھ لے، اس کی نماز درست ہے خواہ اسے بعد میں پتہ چلے کہ اس کا رخ قبلہ کی طرف نہیں تھا۔ چنانچہ عبداللہ بن عامر بن ربیعہ رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک اندھیری رات میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے۔ ہمیں قبلے کا علم نہ ہوا لہٰذا ہم میں سے ہر آدمی نے اپنی جہت میں نماز پڑھ لی۔ جب صبح ہوئی تو ہم نے یہ بات نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کی۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی ''تم جس طرف بھی پھرو وہیں اللہ کا چہرہ ہے۔'' [البقرة: ١١٥] (٦)

(ابن باز رحمہ اللہ) جب مومن کسی صحرا میں یا ایسی بستی میں ہو جہاں قبلے کا رخ مشتبہ ہو رہا ہو تو پھر وہ شخص صحیح رخ معلوم کرنے کے لیے مکمل کوشش کرنے کے بعد اپنے اجتہاد کے مطابق نماز ادا کر لے تو اس کی نماز درست ہے۔(۷)

---

(۱) [بخاری (٩٤٣) كتاب الجمعة: باب صلاة الخوف رجالا و ركبانا......، مسلم (٣٠٦)]

(۲) [بخاری (٩٩٩) كتاب الجمعة: باب الوتر على الدابة، مسلم (٣٦) أبو داود (١٢٢٤) ترمذی (٤٧٢)]

(۳) [أحمد (٧/٢) مسلم (٧٠٠) ترمذی (٤٧٢)]

(٤) [المغني لابن قدامة (٩٣/٢) نيل الأوطار (٦٨٥/١)]

(٥) [**حسن**: صحيح أبو داود (١٠٨٤) كتاب الصلاة: باب التطوع على الراحلة، أبو داود (١٢٢٥)]

(٦) [**حسن**: صحيح ترمذی (٢٨٤) كتاب الصلاة: باب ما جاء في الرجل يصلي لغير القبلة في الغيم، ترمذی (٣٤٥) دارقطنی (٢٧٢/١) بيهقی (١١/٢)]

(۷) [فتاوی ابن باز مترجم (٥٦/١)]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اگر چہ اس مسئلے میں اختلاف ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے اجتہاد کے ساتھ کسی سمت میں نماز پڑھ لیتا ہے پھر اسے علم ہوتا ہے کہ اس نے قبلہ رخ نماز نہیں پڑھی تو کیا اسے دوبارہ نماز ادا کرنی پڑے گی یا پہلی نماز کفایت کر جائے گی؟(۱) لیکن قابل ترجیح رائے یہی ہے کہ اس کی پہلی نماز ہی کفایت کر جائے گی، اسے دوبارہ نماز پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ جیسا کہ گزشتہ حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے صحابہ کو دوبارہ نماز پڑھنے کا حکم نہیں دیا۔ امام شوکانی، علامہ عبدالرحمٰن مبارکپوری اور امام ابن قدامہ رحمہم اللہ بھی اسی کو ترجیح دیتے ہیں۔(۲)

- آج کل قبلہ معلوم کرنا کچھ مشکل نہیں کیونکہ ہر شہر اور بستی میں مساجد کے محراب اہل خبر و اہل معرفت افراد نے تحقیق و تفتیش کے بعد قبلہ کی جانب ہی بنائے ہوئے ہیں لہٰذا انہی کے مطابق قبلہ رخ ہو جانا چاہیے۔
- اگر کوئی ایسے بلند و بالا پہاڑ پر نماز پڑھے کہ کعبہ کی سمت سے (اوپر) نکل جائے تو اس کی نماز صحیح ہے اور اسی طرح اگر کوئی ایسی جگہ میں نماز پڑھے جو اس کی سمت سے نیچے ہو (تو بھی اس کی نماز صحیح ہے)۔(۳)

## اگر دوران نماز قبلے کا علم ہو جائے

تو نماز میں ہی اس کی طرف گھوم جانا چاہیے۔ جیسا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں واضح طور پر موجود ہے کہ جب اہل قباء کو دوران نماز ایک صحابی نے قبلہ بدل جانے کا فرمان الٰہی سنایا تو انہوں نے نماز میں ہی شام سے کعبہ کی جانب رخ پھیر لیا۔(۴)

## ہوائی جہاز اور کشتی میں قبلہ رخ ہونا اور بیٹھ کر نماز پڑھنا

(ابن باز رحمہ اللہ) مسلمان پر واجب ہے کہ جب وہ ہوائی جہاز یا صحرا میں ہو تو علامات قبلہ اہل خبر و نظر سے دریافت کر کے قبلہ پہچاننے میں اجتہاد کرے... پھر اگر اسے اس کا علم نہ ہو سکے تو قبلہ کے رخ کی جستجو میں اجتہاد کرے اور اس طرف چہرہ کر کے نماز ادا کرے' یہ اس کے لیے کافی ہے خواہ بعد میں یہ معلوم ہو کہ اس نے قبلہ کی تلاش میں خطا کی ہے..." (بیٹھ کر نماز پڑھنے میں) کوئی حرج نہیں جبکہ وہ کھڑا ہو کر نماز نہ ادا کر سکتا ہو جیسے کشتی یا بحری جہاز میں نماز ادا کرنے والا اگر کھڑا ہو کر نماز پڑھنے سے عاجز ہو تو بیٹھ کر ادا کر سکتا ہے اور اس مسئلے میں حجت اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے ﴿فَاتَّقُوا اللَّهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ﴾ [التغابن : ١٦] "جہاں تک تم سے ہو سکے اللہ سے ڈرو" اور ہوائی جہاز سے اترنے تک نماز کو اس صورت میں مؤخر کر سکتا ہے جبکہ نماز کے وقت میں گنجائش ہو۔ یاد رہے کہ یہ تمام مسائل فرضی نمازوں کے متعلق ہیں علاوہ ازیں نوافل میں قبلہ رخ ہونا واجب نہیں۔(۵)

---

(۱) [الفقه الإسلامي وأدلته (٧٦١/١) سبل السلام (٣٠٧/١)]
(۲) [نيل الأوطار (٦٧٧/١) السيل الجرار (١٧٣/١) تحفة الأحوذي (٣٣٥/١) المغني (١١١/٢)]
(۳) [المغني (١٠٢/٢)]
(٤) [بخاري (٤٠٣) كتاب الصلاة : باب ما جاء في القبلة......' مؤطا (١٩٥/١) ترمذي (٤٣١)]
(٥) [فتاوى إسلامية (٢٥٣/١) فتاوى ابن باز مترجم (٥٧/١)]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## مجبوری یا حالتِ مرض میں قبلہ رخ ہونا

مجبور اور مریض دونوں قبلہ رخ ہوئے بغیر بھی نماز ادا کر سکتے ہیں بشرطیکہ وہ قبلہ رخ ہونے کی طاقت نہ رکھتے ہوں کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے ﴿إِذَا أَمَرْتُكُمْ بِأَمْرٍ فَأْتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ﴾ ''جب میں تمہیں کسی کام کا حکم دوں تو حسب استطاعت اس پر عمل کرلو۔'' (١)

## قبروں کی جانب رخ کر کے نماز پڑھنا

قبروں کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنے سے اجتناب کرنا چاہیے۔ چنانچہ فرمانِ نبوی ہے کہ ''قبروں کی طرف رخ کر کے نماز نہ پڑھو اور نہ ان پر بیٹھو۔'' (٢)

---

(١) [فقه السنة (١/١٦١)]

(٢) [مسلم (٩٧٢) كتاب الجنائز: باب النهي عن الجلوس على القبر والصلاة عليه ' أبو داود (٣٢٢٩)]


معاشرے میں مشہور 1500
ضعیف ومن گھڑت روایات کا مجموعہ

سلسلہ
احادیث ضعیفہ

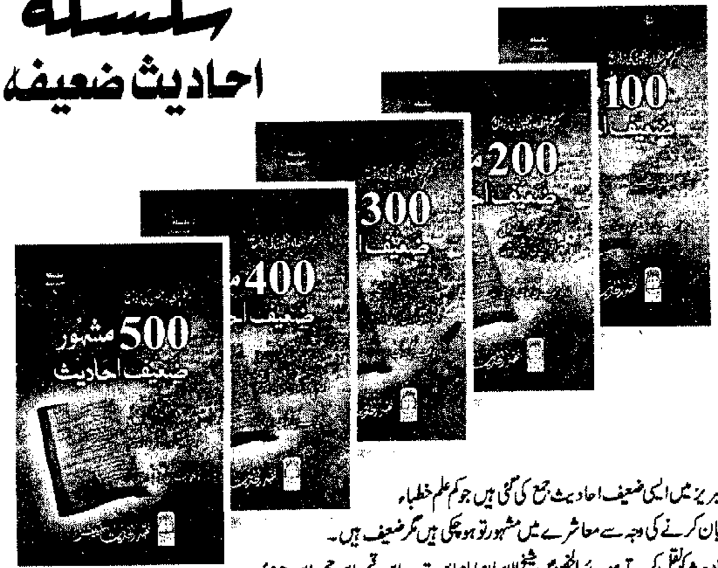


اس سیریز میں ایسی ضعیف احادیث جمع کی گئی ہیں جو کم علم خطباء کے بیان کرنے کی وجہ سے معاشرے میں مشہور تو ہو چکی ہیں مگر ضعیف ہیں۔
ان احادیث کو نقل کرتے ہوئے بالخصوص شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ، ابن قیم، ابن حجر، ابن جوزی، امام شوکانی، امام سیوطی، امام نووی اور شیخ البانی رحمہم اللہ اور بالعموم دیگر محدثین کی تحقیقات کو بھی نقل کیا گیا ہے تاکہ کوئی یہ نہ کہے کہ احادیث کو ضعیف قرار دینا کوئی نیا کام ہے بلکہ درحقیقت یہ کام ائمہ سلف پہلے کر چکے ہیں، ہم تو محض انہی کی تحقیقات کو لوگوں کے سامنے پیش کر رہے ہیں۔


محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## باب صلاۃ الجماعۃ — باجماعت نماز کا بیان

## صف بندی

### صفیں برابر کرنا اور مل کر کھڑے ہونا

(1) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿سَوُّوْا صُفُوْفَكُمْ فَإِنَّ تَسْوِيَةَ الصُّفُوْفِ مِنْ إِقَامَةِ الصَّلَاةِ﴾ ''اپنی صفیں برابر کرو کیونکہ صفوں کو برابر کرنا نماز قائم کرنے کا حصہ ہے۔''(١)

(2) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''صفوں کو سیدھا کرو، کندھوں کو برابر کرو، خلا کو پر کرو، اپنے بھائیوں کے لیے نرم ہو جاؤ، شیطان کے لیے (صف میں) خالی جگہیں مت چھوڑو، جس نے صف کو ملایا اللہ تعالیٰ اسے ملائے اور جس نے صف کو کاٹا اللہ تعالیٰ اسے کاٹے۔''(٢)

(3) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اور خلا کو پُر کرو۔''(٣)

(4) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر تحریمہ سے پہلے ہماری طرف چہرہ کر کے فرماتے ﴿تَرَاصُّوْا وَاعْتَدِلُوْا﴾ ''ایک دوسرے کے ساتھ مضبوطی سے مل جاؤ اور برابر ہو جاؤ۔''(٤)

(5) حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اللہ کے بندو! تم ضرور اپنی صفوں کو برابر کرو گے یا اللہ تعالیٰ تمہارے چہروں کے درمیان مخالفت (یعنی باہمی عداوت) ڈال دیں گے۔''(٥)

(6) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''نماز میں صف کو سیدھا کرو کیونکہ صف کو سیدھا کرنا نماز کی خوبصورتی کا ایک حصہ ہے۔''(٦)

### پہلی صف کو پہلے مکمل کرنا اور پھر اس سے قریبی صف کو

(1) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''پہلے اگلی صف کو مکمل کرو پھر اس سے قریبی کو اور جو بھی کمی ہو وہ پچھلی صف میں ہونی چاہیے۔''(٧)

(2) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو فرشتوں جیسی صف بنانے کی ترغیب دلائی اور پھر فرشتوں کا صف بنانے کا طریقہ بتلایا کہ ''وہ پہلی صف کو مکمل کرتے ہیں اور صف میں خوب مل کر کھڑے ہوتے

---

(١) [بخاری (٧٢٣) کتاب الأذان : باب إقامة الصف من تمام الصلاة ' مسلم (٤٣٣) أبو داود (٦٦٨)]

(٢) [صحیح : صحیح أبو داود (٦٢٠) کتاب الصلاة : باب تسوية الصفوف ' أبو داود (٦٦٦)]

(٣) [صحیح : صحیح أبو داود (٦٣٢) کتاب الصلاة : باب مقام الإمام من الصف ' أبو داود (٦٨١)]

(٤) [أحمد (٢٦٨/٣) مسلم (٤٣٣) أبو يعلى (٣٢٩١) عبدالرزاق (٢٤٢٧) أبو عوانة (٣٩/٢)]

(٥) [مسلم (٤٣٦) کتاب الصلاة : باب تسوية الصفوف وإقامتها...... ' أبو داود (٦٦٣) ترمذی (٢٢٧)]

(٦) [بخاری (٧٢٢) کتاب الأذان : باب إقامة الصف من تمام الصلاة ' مسلم (٤٣٤) أحمد (٣١٤/٢)]

(٧) [صحیح : صحیح أبو داود (٦٢٣) کتاب الصلاة : باب تسوية الصفوف ' أحمد (١٣٢/٣)]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ہیں۔''(۱)

## پہلی صف میں کھڑے ہونے کے زیادہ مستحق افراد

حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''تم میں سے عقلمند اور سمجھدار لوگ میرے قریب کھڑے ہوں پھر وہ لوگ جو (فہم وفراست میں) ان کے قریب ہیں پھر وہ جو ان کے قریب ہیں۔''(۲)

## پہلی صفوں کی فضیلت

(1) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اگر لوگوں کو اذان اور پہلی صف کے اجر کا علم ہو جائے پھر وہ انہیں صرف قرعہ ڈال کر ہی حاصل ہو تو وہ ضرور قرعہ ڈالیں۔''(۳)

(2) حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے پہلی صفوں پر رحمت نازل فرماتے ہیں۔''(٤)

(3) حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلی صف کے لیے تین مرتبہ استغفار کرتے اور دوسری صف کے لیے ایک مرتبہ۔(٥)

## تاخیر سے پہنچنا اور پچھلی صفوں میں کھڑا ہونا

ایسے شخص کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وعید بیان کی ہے لہٰذا تاخیر سے اجتناب کرنا چاہیے۔ چنانچہ فرمانِ نبوی ہے کہ ''لوگ ہمیشہ تاخیر کرتے رہیں گے حتی کہ اللہ تعالیٰ بھی ان کو موخر کر دیں گے۔''(٦) امام شوکانی رحمہ اللہ اس حدیث کا مفہوم یوں واضح کرتے ہیں کہ ''اللہ تعالیٰ انہیں اپنی رحمت اور عظیم فضل سے پیچھے کر دیں گے۔''(۷) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک دوسرا فرمان یوں ہے کہ ''لوگ ہمیشہ پہلی صف سے تاخیر کرتے رہیں گے حتی کہ اللہ تعالیٰ انہیں مؤخر کر کے آخر میں پہنچا دیں گے۔''(۸)

## صف کے دائیں جانب کھڑا ہونا

صف کے دائیں جانب کھڑا ہونا مستحب ہے۔ چنانچہ حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے (مسعر رحمہ اللہ نے کہا کہ) جسے ہم پسند کرتے یا جسے میں پسند کرتا تھا وہ یہ تھا کہ ہم آپ

---

(۱) [مسلم (٤٣٠) كتاب الصلاة : باب الأمر بالسكون في الصلاة ' أبو داود (٦٦١) ابن ماجة (٩٩٢)]

(۲) [مسلم (٤٣٢) كتاب الصلاة : باب تسوية الصفوف وإقامتها...... ' أبو داود (٦٧٤)]

(۳) [مسلم (٦٦٠) كتاب الصلاة : باب تسوية الصفوف وإقامتها......]

(٤) [**صحيح** : صحيح أبو داود (٦١٨) كتاب الصلاة : باب تسوية الصفوف ' أبو داود (٦٦٤)]

(٥) [**صحيح** : صحيح ابن ماجة (٨١٥) كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها : باب فضل الصف المقدم ' ابن ماجة (٩٩٦)]

(٦) [مسلم (٤٣٨) أبو داود (٦٨٠) نسائي (٨٣/٢) ابن ماجة (٩٧٨) أحمد (١٩/٣) ابن خزيمة (١٦١٢)]

(۷) [نيل الأوطار (٤٥٧/٢)]

(۸) [**صحيح** : صحيح أبو داود (٦٣٠) أبو داود (٦٧٩)]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کے دائیں جانب کھڑے ہوں۔(۱) اور ایک فرمانِ نبوی یوں ہے کہ ''بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے صفوں کی دائیں اطراف پر رحمتیں بھیجتے ہیں۔'' (۲)

## صفوں کی ترتیب

صفوں کی ترتیب یوں ہوگی کہ پہلے مردوں کی صفیں ہوں گی، بچے بھی مردوں کے ساتھ ہی کھڑے ہوں گے اور مردوں کے پیچھے عورتوں کی صفیں بنائی جائیں گی (جبکہ مرد و خواتین اکٹھے نماز پڑھ رہے ہوں ورنہ اگر عورتوں کے لیے مسجد کا الگ حصہ موجود ہو جیسا کہ آج کل یہ چیز عام ہے تو وہاں یہ ترتیب لازم نہیں)۔ چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ (باجماعت نماز کے لیے) میں اور ایک یتیم بچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑے ہوئے اور ایک بوڑھی عورت ہمارے پیچھے کھڑی ہوئی۔(۳) اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ ''مردوں کی بہترین صف پہلی ہے اور بدترین آخری ہے اور عورتوں کی بہترین صف آخری ہے اور بدترین پہلی ہے۔'' (٤)

○ یہاں یہ واضح رہے کہ جس روایت میں ہے کہ ''نبی صلی اللہ علیہ وسلم مردوں کو بچوں کے آگے کھڑا کرتے اور بچوں کو ان کے پیچھے اور عورتوں کو بچوں کے پیچھے'' وہ ضعیف ہے۔(٥) لہٰذا یہ موقف درست نہیں کہ بچوں کو مردوں کے پیچھے اور عورتوں کو بچوں کے پیچھے کھڑا کیا جائے۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ بچوں کو مردوں کے پیچھے کھڑا کرنے کی (کوئی دلیل) اس حدیث کے علاوہ مجھے نہیں ملی اور یہ (حدیث) ناقابل حجت ہے اس لیے میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا کہ بچے مردوں کے ساتھ کھڑے ہوں جبکہ صف میں وسعت بھی ہو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ایک یتیم بچے کا حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ساتھ مل کر نماز پڑھنا بھی اس مسئلہ میں حجت ہے۔(٦)

## صف کے پیچھے اکیلے آدمی کی نماز

صف میں اکیلے آدمی کی نماز نہیں ہوگی البتہ اسے نماز شروع کر دینی چاہیے۔ اگر کوئی مل جائے تو ٹھیک ورنہ جتنی نماز اکیلے پڑھی ہے وہ (احتیاطاً) دوبارہ پڑھ لے۔ چنانچہ حضرت وابصہ بن معبد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے آدمی کو دیکھا جو صف کے پیچھے تنہا کھڑا نماز پڑھ رہا تھا تو آپ نے اسے دوبارہ نماز پڑھنے کا حکم دیا۔(۷) اور

---

(۱) [**صحیح**: صحیح ابن ماجۃ (۸۲٤) کتاب إقامة الصلاة والسنة فيها: باب فضل ميمنة الصف' ابن ماجة (۱۰۰٦)]

(۲) [**ضعیف**: ضعیف ابن ماجة (۲۰۹) أبو داود (٦۷٦) کتاب الصلاة، ابن ماجة (۱۰۰٥)]

(۳) [بخاری (۸٦۰) کتاب الأذان: باب وضوء الصبيان...... ' مسلم (٦٥۸) موطا (۱/۱٥۳)]

(٤) [مسلم (٤٤۰) کتاب الصلاة: باب تسوية الصفوف وإقامتها...... ' أبو داود (٦۷۸) ترمذی (۲۲۲٤)]

(٥) [**ضعیف**: ضعیف أبو داود (۱۳۲) کتاب الصلاة: باب مقام الصبيان من الصف' أبو داود (٦۷۷) یہ حدیث شہر بن حوشب راوی کی وجہ سے ضعیف ہے۔[ المجروحين (۱/۳٦۱) ميزان الاعتدال (۲/۲۸۳) تقريب التهذيب (۱/۳٥٥) الجرح والتعديل (٤/۳۸۲)]

(٦) [تمام المنة (ص/۲۸٤)]

(۷) [**صحیح**: صحیح أبو داود (٦۳۳) کتاب الصلاة: باب الرجل يصلي وحده خلف الصف' ترمذی (۲۳۱)]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا ''صف کے پیچھے اکیلے آدمی کی نماز نہیں ہوتی۔'' (۱)

○ طبرانی کی جس روایت میں ہے کہ اگلی صف سے نمازی کھینچ لینا چاہیے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ وہ ضعیف ہے۔ (۲) دوسری بات یہ ہے کہ وہ روایت اس نبوی حکم کے بھی خلاف ہے ''پہلی صف مکمل کرو۔'' (۳) اور تیسری بات یہ ہے کہ اس پر یہ نبوی وعید بھی صادق آتی ہے کہ ''جس نے صف کو کاٹا اللہ تعالیٰ اسے تباہ و برباد کر دے۔'' شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ اور شیخ ابن باز رحمہما اللہ نے یہ فتویٰ دیا ہے کہ اگلی صف سے کسی کو کھینچنا نہیں چاہیے کیونکہ جس روایت میں یہ مذکور ہے وہ ضعیف ہے۔ (٤) اور شیخ البانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ضعیف حدیث کی وجہ سے کسی کو کھینچنا تو نہیں چاہیے البتہ وہ اکیلا ہی نماز پڑھ لے تو اس کی نماز صحیح ہے۔ (٥)

# اِمامت اور باجماعت نماز

## باجماعت نماز کی فضیلت

(1) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ﴿ صَلَاۃُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ عَلٰی صَلَاۃِ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَ عِشْرِيْنَ دَرَجَةً ﴾ ''باجماعت نماز اکیلے شخص کی نماز سے ستائیس درجے زیادہ افضل ہے۔'' (٦)

(2) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''ایک آدمی کا کسی دوسرے آدمی کے ساتھ مل کر نماز پڑھنا تنہا نماز پڑھنے سے کہیں زیادہ پاکیزہ اور اجر و ثواب کا باعث ہے اور دو آدمیوں کے ساتھ مل کر پڑھنا (پہلی صورت سے بھی) زیادہ اجر و ثواب کا باعث ہے۔ اسی طرح جتنے افراد زیادہ ہوں گے اتنا ہی زیادہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ ہے۔'' (۷)

## باجماعت نماز کی تاکید

اگر کوئی شرعی عذر نہ ہو تو ہر اذان سننے والے مرد کو چاہیے کہ مسجد میں حاضر ہو کر نماز ادا کرے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ﴿ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ﴾ [البقرۃ : ٤٣] ''اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔''

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں نے ارادہ کیا ہے کہ میں لکڑیاں جمع کرنے کا حکم دوں پھر کسی کو نماز پڑھانے کے لیے کہوں پھر میں خود ان لوگوں کی طرف جاؤں جو نماز میں شریک نہیں ہوتے اور ان کے گھروں کو جلا ڈالوں۔'' (۸) مسند احمد کی روایت میں

---

(۱) [**صحیح** : صحیح ابن ماجة (۸۲۲) کتاب إقامة الصلاة : باب صلاة الرجل ... ، ابن ماجة (۱۰۰۳)]

(۲) [الضعيفة (۹۲۲)] (۳) [أبو داود (٦٧١)]

(٤) [التعليق على سبل السلام للبسام (۲/٥۹٥)] (٥) [الضعيفة (۹۲۲)]

(٦) [بخاری (٦٤٥) کتاب الأذان : باب فضل صلاة الجماعة ' مسلم (۲٤۹) ترمذی (۲۱٥)]

(۷) [**حسن** : صحیح أبو داود (٥۱۸) کتاب الصلاة : باب فی فضل صلاة الجماعة ' أبو داود (٥٥٤)]

(۸) [بخاری (٦٤٤) کتاب الأذان : باب وجوب صلاة الجماعة ' مسلم (٦٥۱) أبو داود (٥٤۸)]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا ''اگر یہ بات نہ ہوتی کہ ان کے گھروں میں عورتیں اور بچے ہیں تو میں ان کے گھروں کو جلا ڈالتا۔'' (۱)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک اندھے آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے گھر میں نماز ادا کرنے کی اجازت طلب کی (کیونکہ اسے مسجد تک لانے والا کوئی دوسرا موجود نہیں تھا) آپ نے اس سے دریافت کیا کہ ''کیا تم اذان سنتے ہو؟'' اس نے کہا، جی ہاں۔ تو آپ نے فرمایا ''تو پھر اس کا جواب دو (یعنی مسجد میں حاضر ہو کر باجماعت نماز ادا کرو)۔'' (۲) ایک اور فرمانِ نبوی ہے کہ ''جو شخص اذان سنے پھر (باجماعت) نماز ادا نہ کرے تو اس کی کوئی نماز نہیں الا کہ کوئی عذر پیش آ گیا ہو۔'' (۳)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہمارے مشاہدے کی بات ہے کہ باجماعت نماز سے صرف ایسا منافق ہی پیچھے رہتا تھا جس کا نفاق معلوم ہوتا تھا۔ حتیٰ کہ اگر کوئی بیمار ہوتا تو دو آدمیوں کے درمیان سہارا لے کر چلتا اور باجماعت نماز میں شریک ہوتا۔ (٤) باجماعت نماز کی اہمیت کا اندازہ اسی بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مرض الموت میں بھی مسجد میں آ کر نماز ادا فرمائی تھی۔ (٥)

## عورتوں کا مسجد میں آنا

عورتوں پر مسجد میں حاضر ہو کر باجماعت نماز ادا کرنا ضروری نہیں بلکہ ان کے لیے گھر میں نماز ادا کرنا ہی افضل ہے۔ چنانچہ فرمانِ نبوی ہے کہ ''ان کے گھر ہی ان کے لیے بہتر ہیں۔'' (٦) اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ ''خواتین کی بہترین مسجد ان کے گھروں کی چاردیواری ہے۔'' (٧)

البتہ اگر وہ مسجد میں آ کر نماز پڑھنا چاہیں تو اس کا بھی جواز موجود ہے۔ فرمانِ نبوی ہے کہ ''اللہ کی بندیوں (یعنی خواتین) کو مسجدوں سے مت روکو۔'' (۸) اور ایک روایت میں ہے کہ ''اگر تمہاری عورتیں رات کو مساجد میں جانے کے لیے تم سے اجازت مانگیں تو انہیں اجازت دے دو۔'' (۹) امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان احادیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ عورتوں کو اپنے خاوندوں سے اجازت لے کر (باہر مساجد یا دوسری جگہوں کی طرف) جانا چاہیے۔ (۱۰)

---

(۱) [أحمد (۲/۳٦۷)]

(۲) [مسلم (٦٥۳) کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ : باب یجب إتیان المسجد علی من سمع النداء]

(۳) [**صحیح** : صحیح ابن ماجة (٦٤٥) إرواء الغلیل (۲/۳۳۷) تمام المنة (ص/۲۷٦) ابن ماجة (۷۹۳)]

(٤) [مسلم (٦٥٤) کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ : باب صلاۃ الجماعة من سنن الهدی ' أبو داود (٥٥۰)]

(٥) [بخاری (۷۱۳) کتاب الأذان : باب الرجل یأتم بالإمام ویأتم الناس بالمأموم ' مسلم (٤۱۸)]

(٦) [**صحیح** : صحیح أبو داود (٥۳۰) کتاب الصلاۃ : باب ما جاء في خروج النساء إلی المسجد]

(۷) [**صحیح** : صحیح الترغیب (۳٤۱) أحمد (٦/۲۹۷) حاکم (۱/۲۰۹) بیهقي (۳/۱۳۱)]

(۸) [**صحیح** : صحیح أبو داود (٥۲۹) کتاب الصلاۃ : باب ما جاء في خروج النساء إلی المسجد ' أبو داود (٥٦٥)]

(۹) [بخاری (۸٦٥) کتاب الأذان : باب خروج النساء إلی المساجد باللیل والغلس ' مسلم (٤٤۲)]

(۱۰) [شرح مسلم (۳/۳۹۹-٤۰۰) المجموع (٤/۹۲)]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



○ تاہم اتنا یاد رہے کہ عورتوں کے لیے خوشبو لگا کر یا بن سنور کر اور بے پردہ ہو کر مساجد میں آنا ہرگز جائز نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جب تم میں سے کوئی عورت مسجد میں حاضر ہونا چاہے تو خوشبو مت لگائے۔'' (۱) اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ ''بلاشبہ اگر رسول اللہ ﷺ عورتوں کی وہ کیفیت وصورتحال دیکھ لیتے جو کہ ہم نے دیکھی ہے تو یقیناً انہیں مسجدوں سے اسی طرح روک دیتے جیسا کہ بنی اسرائیل نے اپنی عورتوں کو روکا تھا۔'' (۲)

## انعقادِ جماعت کے لیے کم از کم تعداد

کم از کم دو افراد کے ساتھ جماعت منعقد ہو جاتی ہے۔ چنانچہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے ایک رات رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز ادا کی تو میں آپ کے بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ آپ نے پیچھے سے میرا سر پکڑا اور مجھے اپنے دائیں جانب کھڑا کر لیا۔ (۳)

اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر مقتدی اکیلا ہو تو امام کے دائیں جانب کھڑا ہو گا۔

## اکیلے مرد کی اکیلی عورت کے ساتھ جماعت

یہ جماعت بھی درست ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے نقل فرمایا ہے کہ ''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا غلام ذکوان 'مصحف سے (دیکھ کر) ان کی امامت کراتا تھا۔'' (٤) ایک روایت میں ہے کہ ''جب کوئی آدمی رات کو اپنی بیوی کو بیدار کرتا ہے پھر وہ دونوں نماز پڑھتے ہیں یا دونوں اکٹھے دو رکعت نماز پڑھتے ہیں تو وہ ذکر کرنے والے مردوں اور ذکر کرنے والی عورتوں میں لکھ دیئے جاتے ہیں۔'' (٥) اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ ''نبی ﷺ جب مسجد سے لوٹتے تھے تو ہمیں نماز پڑھاتے تھے۔'' (٦)

تاہم یہ یاد رہے کہ عورت مرد کی طرح امام کے ساتھ نہیں کھڑی ہو گی بلکہ امام کے پیچھے کھڑی ہو گی کیونکہ اکیلی عورت بھی مکمل صف کے حکم میں ہوتی ہے جیسا کہ امام بخاری رحمہ اللہ نے باب قائم کیا ہے کہ (( الْمَرْأَةُ وَحْدَهَا تَكُونُ صَفًّا )) ''اکیلی عورت صف کے حکم میں ہوتی ہے'' اور اس کے تحت یہ حدیث نقل کی ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے اور ایک یتیم بچے نے اپنے گھر میں نبی ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی جبکہ میری والدہ ''ام سلیم'' ہمارے پیچھے (اکیلی صف بنائے) کھڑی تھیں۔'' (۷)

---

(۱) [مسلم (٤٤٣) نسائی (١٥٥/٨) أحمد (٣٦٣/٦) أبو عوانة (١٦١/٢) ابن خزيمة (١٦٨٠)]

(۲) [بخاری (٨٢٩) كتاب الأذان : باب خروج النسآء إلى المساجد بالليل والغلس' مسلم (٤٤٥)]

(۳) [بخاری (٨٥٩) كتاب الأذان : باب وضوء الصبيان...... ' مسلم (٧٦٣) أبو داود (٦١٠) ترمذی (٢٣٢)]

(٤) [بخاری (٢٩٢) كتاب الأذان]

(٥) [**صحيح** : صحيح أبو داود (١١٦١) أبو داود (١٣٠٩) نسائی (٤١٣/١) ابن ماجة (١٣٣٥)]

(٦) [مستخرج الإسماعيلی كما فی تلخيص الحبير (٣٨/٢)]

(۷) [بخاری (٧٢٨) كتاب الأذان ' مسلم (٦٥٨) أبو داود (٦١٢) ترمذی (٢٣٤) نسائی (٨٥/٢)]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## امامت کا زیادہ مستحق شخص

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جب کہیں تین آدمی ہوں تو ان میں سے ایک امامت کرائے اور ان میں سب سے زیادہ امامت کا مستحق وہ ہے جو قرآن کا زیادہ قاری ہو۔" (۱)

ایک دوسرا فرمان یوں ہے کہ ﴿يَؤُمُّ الْقَوْمَ أَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ فَإِنْ كَانُوا فِي الْقِرَاءَةِ سَوَاءً فَأَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ فَإِنْ كَانُوا فِي السُّنَّةِ سَوَاءً فَأَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً فَإِنْ كَانُوا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَأَقْدَمُهُمْ سِلْمًا وَلَا يَؤُمَّنَّ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِي سُلْطَانِهِ وَلَا يَقْعُدْ فِي بَيْتِهِ عَلَى تَكْرِمَتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ﴾ "لوگوں کا امام ایسا شخص ہونا چاہیے جو قرآن کا زیادہ علم رکھتا ہو' اگر اس وصف میں لوگ برابر ہوں تو پھر وہ شخص امام بنے جسے سنت نبوی کا زیادہ علم ہو' اگر سنت کے علم میں بھی لوگ برابر ہوں تو پھر وہ امام بنے جو ہجرت کرنے میں مقدم ہو' اور اگر اس وصف میں بھی لوگ برابر ہوں تو پھر وہ شخص امام بنے جو پہلے مسلمان ہوا ہو۔ اور (بلا اجازت) کوئی آدمی کسی آدمی کے دائرہ اقتدار میں امامت نہ کرائے اور نہ ہی کسی کے گھر اہل خانہ کی اجازت کے بغیر اس کی مسند پر بیٹھے۔" (۲)

امام ابن العربی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر مہمان آدمی اہل علم وفضل لوگوں میں سے ہو تو مالک مکان کے لیے زیادہ بہتر یہ ہے کہ وہ اسے آگے کرے اور اگر دونوں علم وفضل میں برابر ہوں تو بھی حسنِ ادب کا یہی تقاضا ہے کہ اسے ہی امامت کی درخواست کرے۔ (۳)

- یہاں یہ بات بھی واضح رہے کہ امامت کا زیادہ مستحق قرآن کا زیادہ علم رکھنے والا ہی ہے خواہ وہ عمر میں کم یعنی بچہ ہی کیوں نہ ہو۔ چنانچہ حضرت عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میرے والد نے اپنی قوم سے کہا کہ میں تمہارے پاس رسول اللہ ﷺ کی طرف سے حق لے کر آیا ہوں آپ نے فرمایا ہے کہ جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے کوئی ایک اذان کہے اور امامت ایسا شخص کرائے جو قرآن کا زیادہ عالم ہو۔ (حضرت عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ) میری قوم نے دیکھا کہ میرے سوا کوئی دوسرا مجھ سے زیادہ قرآن کا عالم نہیں ہے تو انہوں نے مجھے آگے کر دیا اور اس وقت میری عمر چھ یا سات برس تھی۔ (٤)

- بہتر یہ ہے کہ امام قابل احترام لوگوں میں سے ہو اور صرف انہی لوگوں کی امامت کرائے جو اسے پسند کرتے ہیں ، چنانچہ فرمانِ نبوی ہے کہ "تین آدمیوں سے اللہ تعالیٰ نماز قبول نہیں فرماتے' ایک ایسا شخص جو (امامت کے لیے) کسی قوم کے آگے ہوتا ہے لیکن وہ لوگ اسے ناپسند کرتے ہیں۔" (٥) ایک روایت میں تو بہت سخت وعید ہے، چنانچہ رسول

---

(۱) [مسلم (٦٧٢) كتاب المساجد ومواضع الصلاة : باب من أحق بالإمامة ' أحمد (٢٤/٣)]

(۲) [مسلم (٦٧٣) كتاب المساجد ومواضع الصلاة : باب من أحق بالإمامة ' ترمذي (٢٣٥)]

(۳) [عارضة الأحوذي (١٥١/٢)]

(٤) [بخاري (٤٣٠٢) كتاب المغازي : باب وقال الليث حدثني يونس......' أبو داود (٥٨٥)]

(٥) [صحيح : صحيح أبو داود (٥٥٤) كتاب الصلاة : باب الرجل يؤم القوم وهم له كارهون ' أبو داود (٥٩٣)]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اللہ ﷺ نے فرمایا ''لوگوں میں سے جنہیں سب سے سخت عذاب دیا جائے گا دو ہیں: (ایک) ایسی عورت جو اپنے خاوند کی نافرمان ہے اور (دوسرا) وہ امام جسے مقتدی ناپسند کرتے ہیں۔'' (۱)

## عورت کی امامت

عورت کی امامت بھی درست ہے لیکن وہ صرف عورتوں کی امامت کرا سکتی ہے اور اس صورت میں وہ مرد امام کی طرح الگ صف میں تنہا کھڑی نہیں ہوگی بلکہ عورتوں کے ساتھ پہلی صف کے وسط میں کھڑی ہوگی۔ چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ ''انہوں نے عورتوں کی امامت کرائی اور ان کے درمیان میں کھڑی ہوئیں۔'' (۲) ایک روایت میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے متعلق مروی ہے کہ ''وہ رمضان میں عورتوں کی امامت کراتی تھیں اور ان کے ساتھ صف میں کھڑی ہوتی تھیں۔'' (۳) نیز حضرت اُم ورقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ''نبی ﷺ نے انہیں اپنے گھر والوں کی امامت کرانے کا حکم دیا۔'' (٤)

یہاں یہ بات واضح رہے کہ عورت مردوں کی امامت نہیں کرا سکتی اور اس کی درج ذیل وجوہ ہیں:

1. شریعت اسلامیہ میں عورت کو مردوں کی امام بنانے کا کہیں ثبوت موجود نہیں۔
2. حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے کہ ﴿ أَخِّرُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَخَّرَهُمُ اللَّهُ ﴾ ''ان خواتین کو اس جگہ سے مؤخر رکھو جہاں سے اللہ تعالیٰ نے انہیں مؤخر رکھا ہے۔'' (٥)
3. ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ﴿الرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاءِ﴾ [النساء : ٣٤] ''مرد عورتوں پر حکمران ہیں۔''
4. عورتوں کا دین وعقل دونوں ناقص ہیں۔ (٦)
5. فرمانِ نبوی ہے کہ ''وہ قوم کبھی کامیاب نہیں ہو سکتی جو اپنے معاملات کسی عورت کے سپرد کر دے۔'' (٧)

## اندھے اور غلام کی امامت

اندھے اور غلام کی امامت درست ہے۔ جیسا کہ حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کو نبی ﷺ نے مدینہ کا والی مقرر کیا اور وہ لوگوں کو نماز پڑھایا کرتے تھے حالانکہ وہ نابینا تھے۔ (۸) اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا غلام ذکوان ان کی امامت کراتا

---

(۱) [**صحيح** : صحيح ترمذي (٢٩٤) أيضا ' ترمذي (٣٥٩)]
(۲) [عبدالرزاق (١٤١/٣) ' (٥٠٨٦) دارقطني (٤٠٤/١) بيهقي (١٣١/٣) ابن أبي شيبة (٨٩/٢)]
(۳) [ابن أبي شيبة (٨٨/٢) عبدالرزاق (١٤٠/٣)(٥٠٨٢) دارقطني (٤٠٥/١) المحلي بالآثار (١٣٧/٣)]
(٤) [**حسن** : صحيح أبو داود (٥٥٣) كتاب الصلاة : باب إمامة النساء ' أبو داود (٥٩٢) ابن خزيمة (١٢٧٦)]
(٥) [عبدالرزاق (٥١١٥) مجمع الزوائد (٣٨/٢) نصب الراية (٣٦/١) الدراية (١٧١/١)]
(٦) [بخاري (٢٩٣) كتاب الحيض : باب ترك الحائض الصوم]
(٧) [بخاري (٧٠٩٩) كتاب الفتن : باب الفتنة التي تموج كموج البحر ' ترمذي (٢٢٦٢) نسائي (٢٢٧/٨) بيهقي (٩٠/٣) شرح السنة (٢٤٨٦) أحمد (٤٧/٥)]
(٨) [**حسن** : صحيح أبو داود (٥٥٥) كتاب الصلاة : باب إمامة الأعمى ' أبو داود (٥٩٥) أحمد (١٣٢/٣)]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



تھا۔(۱)

## غیر افضل شخص کے پیچھے نماز

(1) غیر افضل شخص کے پیچھے نماز درست ہے کیونکہ اس کے پیچھے نماز درست نہ ہونے کی کوئی دلیل موجود نہیں۔

(2) رسول اللہ ﷺ نے خود حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی ہے جیسا کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے کہ جب حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے سلام پھیرا تو رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو گئے اور اپنی نماز مکمل کرنے لگے۔(۲)

○ اس حوالے سے درج ذیل دو ضعیف روایات بھی پیش نظر رہنی چاہییں:

① ''ہر نیک اور گنہگار کے پیچھے نماز پڑھ لو۔''(۳)

② ''جس نے کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھا ہے اس کے پیچھے نماز پڑھ لو۔''(٤)

## فرض پڑھنے والے امام کے پیچھے نفل پڑھنے والے کی نماز

فرض پڑھانے والے امام کی اقتدا میں نفل پڑھنے والے کی نماز درست ہے۔ چنانچہ ایک روایت میں ہے کہ نبی ﷺ نے اُن دو آدمیوں سے ارشاد فرمایا جو گھر میں نماز پڑھ کر آئے تھے ''اگر تم اپنے گھروں میں نماز پڑھ چکے ہو پھر تم امام کو ملے ہو اور امام نے ابھی نماز نہ پڑھائی ہو تو اس کے ساتھ تم بھی نماز پڑھ لو یہ تمہارے لیے نفل ہو جائے گی۔''(٥) ایک دوسری روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو اکیلے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو فرمایا ''کیا کوئی ایسا آدمی نہیں ہے جو اس پر صدقہ کرتے ہوئے اس کے ساتھ نماز پڑھ لے۔''(٦)

## نفل پڑھنے والے امام کے پیچھے فرض پڑھنے والے کی نماز

نفل پڑھنے والے امام کے پیچھے فرض پڑھنے والے کی نماز بھی درست ہے۔ جیسا کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے ساتھ نماز عشاء (کی فرض رکعات) پڑھتے تھے پھر اپنی قوم کی طرف لوٹتے تو انہیں یہی نماز پڑھاتے تھے (یقیناً تب ان کی نماز نفل اور ان کے مقتدیوں کی نماز فرض ہوتی تھی)۔(۷) اسی طرح نماز خوف میں رسول اللہ ﷺ سے یہ بھی ثابت ہے کہ آپ نے دونوں گروہوں میں سے ہر ایک کو دو دو رکعتیں پڑھائیں اس طرح آپ کی پہلی نماز فرض اور دوسری نفل تھی جبکہ مقتدی دونوں مرتبہ ہی فرض ادا کر رہے تھے جیسا کہ حدیث میں

---

(۱) [بخاری تعلیقا (۶۹۲) كتاب الأذان : باب إمامة العبد والمولى]

(۲) [مسلم (۲۷٤) كتاب الصلاة : باب تقديم الجماعة من يصلي بهم إذا تأخر الإمام ' أبو داود (۱٤۹)]

(۳) [**ضعيف** : التعليقات الرضية على الروضة الندية (۳۰۳/۱) دارقطنی (٥٧/٢)]

(٤) [**ضعيف** : تلخيص الحبير (٣٥/٢) مختصر البدر المنير (٤٧٤) دارقطنی (٥٦/٢)]

(٥) [**صحيح** : صحيح أبو داود (٥٣٨) ترمذى (٢١٩) كتاب الصلاة ، أبو داود (٥٧٥) حاكم (٢٤٤/١)]

(٦) [**صحيح** : صحيح أبو داود (٥٣٧) كتاب الصلاة : باب في الجمع في المسجد مرتين ' أبو داود (٥٧٤)]

(٧) [بخاری (٧٠٠) كتاب الأذان : باب إذا طول الإمام و كان للرجل حاجة فخرج فصلى ' مسلم (٤٦٥)]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ہے ''نبی ﷺ نے چار رکعتیں پڑھیں اور لوگوں نے دو۔'' (۱) امام ابن حزم، امام شوکانی اور نواب صدیق حسن خان رحمہ اللہ نے نفل کے پیچھے فرض نماز کو درست قرار دیا ہے۔(۲)

## نفلوں کی جماعت

نفلوں کی جماعت (یعنی نفل کے پیچھے نفل) بھی درست ہے اور اس کے چند دلائل حسب ذیل ہیں:

(1) نبی ﷺ نے قیام رمضان یعنی نماز تراویح کی جماعت کرائی۔(۳)

(2) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ باجماعت قیام اللیل کیا۔(٤)

(3) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے رات کی نماز رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ادا کی۔(٥)

(4) نبی ﷺ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی (نفل نماز میں) امامت کرائی۔(٦)

(5) نبی ﷺ نے نماز خسوف باجماعت ادا کی۔(۷)

(6) نبی ﷺ نے نماز استسقاء کی جماعت کرائی۔(۸)

## مشرک امام کے پیچھے نماز

جب کسی انسان کا شرک معلوم و واضح ہو تو اس کے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہیں۔ جیسا کہ قرآن کریم میں ہے کہ ﴿وَبَاطِلٌ مَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾ [الأعراف: ۱۳۹] ''اور وہ (کافر و مشرک) جو بھی عمل کرتے تھے سب باطل ہے۔'' اور ایک مقام پر تو اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو مخاطب کر کے فرمایا ﴿لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ﴾ [الزمر: ٦٠] ''اگر تو نے شرک کیا تو بلاشبہ تیرا عمل (بھی) ضائع ہو جائے گا۔''

ان آیات سے معلوم ہوا کہ مشرک کا عمل قابل قبول نہیں۔ جب اس کی اپنی نماز باطل ہے تو لامحالہ مقتدیوں کی نماز کیسے درست ہو سکتی ہے۔ سعودی مستقل فتویٰ کمیٹی نے یہ فتویٰ دیا ہے کہ مشرک کی اقتدا میں نماز پڑھنا جائز نہیں۔(۹) اور شیخ ابن باز رحمہ اللہ کا یہ فتویٰ ہے کہ مسلمان پر واجب ہے کہ اس مسجد کو چھوڑ دے جس کا امام مشرک ہو کیونکہ مشرک امام کے پیچھے نماز درست نہیں۔(۱۰)

## بدعتی و گنہگار امام کے پیچھے نماز

بدعت اگر کفر و شرک تک پہنچ جائے تو اس کا حکم مشرک کا ہی ہے لیکن اگر ایسا نہ ہو تو بدعتی یا کسی گنہگار شخص کو مستقل امام نہیں بنانا چاہیے البتہ اگر اس کے پیچھے کبھی بوقت ضرورت نماز پڑھنی پڑ جائے تو نماز درست ہوگی۔ اس کا حکم فاسق کا

---

(۱) [بخاری (٤١٣٦) كتاب المغازي : باب غزوه ذات الرقاع' مسلم (٨٤٣) دارقطنی (٦١/٢)]
(۲) [المحلى بالآثار (١٤١/٣) نيل الأوطار (٤٢٨/٢) السيل الجرار (٢٥٣/١) الروضة الندية (٣١٣/١)]
(۳) [بخاری (١١٢٩)]
(٤) [بخاری (٨٥٩)]
(٥) [مسلم (٧٧٢)]
(٦) [بخاری (٨٦٠) مسلم (٦٥٨)]
(۷) [بخاری (١٠٤٤) مسلم (٩٠١)]
(۸) [مسلم (٧٩٧) بخاری (١٠١٥)]
(۹) [فتاوى اللجنة الدائمة (١٤٤/١)]
(۱۰) [مجموع فتاوی ابن باز (١١١/١٢)]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ہے اور اس کے پیچھے نماز صحیح ہے۔ امام شوکانی رحمہ اللہ نے اسی کو ترجیح دی ہے۔(۱)

## تیمّم کرنے والے امام کے پیچھے وضوء کرنے والے کی نماز

جائز و درست ہے (کیونکہ تیمّم کرنے والا بھی وضوء کرنے والے کے ہی حکم میں ہے)۔(۲)

## بے وضو امام کے پیچھے نماز

اگر امام بے وضو تھا اور اس نے بھول کر نماز پڑھا دی پھر بعد میں علم ہوا تو امام اپنی نماز دہرائے گا اور مقتدیوں کی پہلی نماز ہی کفایت کر جائے گی۔

(1) ایک حدیث میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (بھول کر) حالت جنابت میں ہی لوگوں کو نماز پڑھا دی تو (بعد میں) انہوں نے دوبارہ نماز پڑھی لیکن لوگوں کو دوبارہ نماز پڑھنے کا حکم نہیں دیا۔(۳)

(2) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح کا عمل ثابت ہے۔(٤)

(3) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''امام تمہیں نماز پڑھاتے ہیں اگر وہ ٹھیک نماز پڑھائیں تو اس کا ثواب تمہیں ملے گا' اور اگر وہ غلطی کریں تو بھی تمہیں ثواب ملے گا اور غلطی کا وبال ان پر ہوگا۔''(٥)

## مقیم امام کے پیچھے مسافر اور مسافر امام کے پیچھے مقیم کی نماز

جائز و درست ہے اور اس کے دلائل حسب ذیل ہیں:

(1) اگر مسافر مقیم کے پیچھے نماز پڑھے گا تو مکمل پڑھے گا اور اگر اکیلا پڑھے گا تو قصر نماز پڑھے گا جیسا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ مسافر کی کیا حالت ہے جب وہ اکیلا ہوتا ہے تو دو رکعت نماز پڑھتا ہے اور جب کسی مقیم امام کی اقتدا میں ہوتا ہے تو چار رکعتیں پڑھتا ہے تو انہوں نے جواب میں فرمایا کہ ﴿تِلْكَ السُّنَّةُ﴾ ''یہ سنت ہے۔''(٦)

(2) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں آ کر دو رکعت نماز پڑھائی اور فرمایا ''اے مکہ والو! اپنی نماز پوری کرو بلاشبہ ہم تو مسافر لوگ ہیں۔''(٧)

## امام کی اقتدا کی تاکید

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ ...﴾

---

(١) [السيل الجرار (٢٤٧/١) نيل الأوطار (٤٢٣/٢)]

(٢) [السيل الجرار (٢٥٣/١)]

(٣) [مؤطا (٤٩/١) عبدالرزاق (٣٤٧/٢) ابن أبي شيبة (٣٩٧/١) نيل الأوطار (٤٣٦/٢)]

(٤) [دارقطني (٣٦٤/١)]

(٥) [بخاري (٦٩٤) كتاب الأذان: باب إذا لم يتم الإمام وأتم من خلفه، أحمد (٣٥٥/٢)]

(٦) [أحمد (٢١٦/١) بيهقي (٩٨/٢)] (٧) [مؤطا (١٤٩/١) بيهقي (١٢٦/٢)]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



''امام اسی لیے مقرر کیا گیا ہے تا کہ اس کی اقتداء کی جائے' لہٰذا جب وہ تکبیر کہے تو تم تکبیر کہو اور اس کے تکبیر کہنے سے پہلے مت تکبیر کہو' اور جب وہ رکوع کرے تو تم رکوع کرو اور اس کے رکوع کرنے سے پہلے مت رکوع کرو اور جب وہ سمع الله لمن حمده کہے تو تم اللّٰهم ربنا لك الحمد کہو اور جب وہ سجدہ کرے تو تم سجدہ کرو اور اس کے سجدہ کرنے سے پہلے سجدہ مت کرو اور جب وہ کھڑا ہو کر نماز پڑھائے تو تم کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھائے تو تم سب بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔(۱)

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''کیا ایسا شخص جو امام سے پہلے اپنا سر اٹھاتا ہے اس بات سے نہیں ڈرتا کہ اللہ تعالیٰ اس کا سر گدھے کا سر نہ بنا دے۔''(۲)

یاد رہے کہ اگر امام کوئی ایسا فعل کرتا ہے جو نماز کو باطل کر دینے والا ہے مثلاً کلام وغیرہ یا ایسے افعال اختیار کرتا ہے جن سے انسان حالت نماز سے خارج ہو جاتا ہے مثلاً لیٹ جانا' بہت زیادہ دائیں بائیں دیکھنا' یا چلنا شروع کر دینا وغیرہ تو ایسے کسی بھی فعل میں امام کی پیروی نہیں کی جائے گی۔ جمہور اسی کے قائل ہیں۔(۳)

○ درج بالا حدیث کے ان الفاظ ''جب امام بیٹھ کر نماز پڑھائے تو تم سب بھی بیٹھ کر نماز پڑھو'' سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر امام مریض ہو اور وہ بیٹھ کر نماز پڑھائے تو مقتدی حضرات کو تندرست ہونے کے باوجود بیٹھ کر ہی نماز ادا کرنی چاہیے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی وجہ سے یہی طریقہ افضل ہے۔ شیخ البانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مقتدی بیٹھ کر نماز پڑھانے والے امام کے پیچھے بیٹھ کر ہی نماز پڑھیں گے جیسا کہ یہ واضح نص اسی کا تقاضا کرتی ہے ''جب امام بیٹھ کر نماز پڑھائے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔''(٤) تاہم یہ واضح رہے کہ بیٹھ کر پڑھانے والے امام کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھنا بھی جائز ہے کیونکہ مرض الموت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھ کر امامت کرائی اور دائیں جانب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر (آپ کی اقتداء میں) نماز ادا کی (٥) اور پھر آپ نے اسی کو مقرر رکھا (یعنی اس سے منع نہیں فرمایا)۔(٦) اس مسئلے کی مزید تفصیل، اختلافی آراء واقوال اور ان کے درمیان مناقشہ وترجیح کے لیے ہماری دوسری کتاب " فقه الحديث : كتاب الصلاة " ملاحظہ فرمائیے۔

## امام دورانِ جماعت کمزوروں کا خیال رکھے

(1) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جب تم میں سے کوئی لوگوں کی امامت کرائے تو اسے قراءت میں تخفیف کرنی چاہیے اس لیے کہ مقتدیوں میں بچے' بوڑھے' کمزور اور حاجت مند لوگ بھی ہوتے ہیں ہاں

---

(۱) [صحيح : صحيح أبو داود (٥٦٣) كتاب الصلاة : باب الإمام يصلي من قعود ' أبو داود (٦٠٣)]
(۲) [بخاری (٦٩١) كتاب الأذان : باب إثم من رفع رأسه قبل الإمام ' مسلم (٤٢٧) أبو عوانة (١٣٧/٢)]
(۳) [المسوى (١٧٣/١)]
(٤) [التعليقات الرضية على الروضة الندية للألباني (٣٣٥/١)]
(٥) [بخاری (٦٨٣) كتاب الأذان : باب من قام إلى جنب الإمام لعلة ' مسلم (٤١٨)]
(٦) [الإحكام في أصول الأحكام لابن حزم (٤٦٩/١)]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



جب تنہا نماز پڑھے تو پھر جس طرح چاہے پڑھے۔'' (۱)

(2) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''میں نماز کو لمبا کرنا چاہتا ہوں لیکن بچے کے رونے کی آواز سن کر مختصر کر دیتا ہوں کیونکہ اس کے رونے سے اس کی ماں کی سخت پریشانی و تکلیف کو میں جانتا ہوں۔'' (۲)

(3) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طویل نماز پڑھانے سے ان الفاظ میں روکا ﴿ اَتُرِيْدُ اَنْ تَكُوْنَ يَا مَعَاذُ فَتَّانًا ﴾ ''اے معاذ! کیا تو نمازیوں کو فتنہ میں مبتلا کرنا چاہتا ہے۔'' (۳)

تخفیف کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ بغیر خشوع خضوع کے' اطمینان واعتدال کا لحاظ نہ رکھتے ہوئے جلدی جلدی نماز کو سمیٹ لیا جائے۔ یہی وجہ ہے کہ جب ایک شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس طرح نماز پڑھی تو آپ نے اس سے فرمایا ''واپس جا کر دوبارہ نماز پڑھو کیونکہ بلاشبہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔'' (٤) اس لیے نماز میں مختصر قراءت یا مختصر اذکار کے ذریعے طوالت تو کم کرنی چاہیے لیکن اس کی ادائیگی میں مکمل خشوع خضوع اور اطمینان واعتدال کا لحاظ رکھنا چاہیے جیسا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ''نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز کو مختصر مگر مکمل پڑھا کرتے تھے۔'' (٥)

## نماز میں امام سے ہونے والی کوتاہی کا بوجھ امام پر ہی ہوگا

(1) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''امام تمہیں نماز پڑھاتے ہیں' اگر وہ ٹھیک نماز پڑھائیں تو اس کا تمہیں ثواب ملے گا اور اگر وہ غلطی کریں تو بھی تم کو ثواب ملے گا اور غلطی کا وبال اُن پر ہوگا۔'' (٦)

(2) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''امام ذمہ دار ہے اگر وہ احسن انداز میں نماز پڑھائے تو اسے بھی ثواب ملے گا اور مقتدیوں کو بھی۔ اور اگر وہ نماز میں غلطی و کوتاہی کرے تو اسی پر اس کا وبال ہوگا نہ کہ مقتدیوں پر۔'' (۷)

## مقتدی امام کے پیچھے کھڑے ہوں گے

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنے دائیں جانب کھڑا کیا پھر ایک دوسرا شخص آیا اور آپ کے بائیں جانب کھڑا ہو گیا تو آپ نے ان دونوں کے ہاتھوں کو پکڑ کر دھکیلا حتی کہ انہیں اپنے پیچھے کھڑا کر لیا۔(۸) جمہور اہل علم کا کہنا ہے کہ دو یا دو سے زیادہ افراد امام کے پیچھے کھڑے ہوں گے اور یہ واجب ہے۔(۹)

---

(۱) [بخاری (۷۰۳) كتاب الأذان : باب إذا صلى لنفسه فليطول ما شاء' مسلم (٤٦٧) أبو داود (۷۹٤)]

(۲) [بخاری (۷۰۹، ۷۱۰) كتاب الأذان : باب من أخف الصلاة عند بكاء الصبي' مسلم (٤٧٠)]

(۳) [بخاری (۷۰٥) كتاب الأذان : باب من شكا إمامه إذا طول' مسلم (٤٦٥)]

(٤) [بخاری (۷٥۷) مسلم (۳۹۷) أبو داود (۸٥٦) ترمذی (۳۰۳) ابن ماجة (۱۰٦۰) أحمد (۲/٤۳۷)]

(٥) [بخاری (۷۰٦) كتاب الأذان : باب الإيجاز في الصلاة وإكمالها' مسلم (٤٦٩) ابن ماجة (۹۸٥)]

(٦) [بخاری (٦۹٤) كتاب الأذان : باب إذا لم يتم الإمام وأتم من خلفه' أحمد (۲/۳٥٥)]

(۷) [صحيح : صحيح الجامع الصغير (۲۷۸٦) السلسلة الصحيحة (۱۷٦۷) ابن ماجه (۹۸۱)]

(۸) [مسلم (۳۰۱۰) أبو داود (٦۳٤)] (۹) [نيل الأوطار (۲/٤٤۳) الروضة الندية (۱/۳۲۱)]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



- البتہ اگر مقتدی اکیلا ہو تو امام کے ساتھ ہی اس کے دائیں جانب کھڑا ہوگا۔(۱)
- اور اگر امام کے ساتھ ایک مرد اور ایک عورت ہو تو مرد امام کے دائیں جانب جبکہ عورت پیچھے اکیلی کھڑی ہوگی۔ جیسا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اور ان کی والدہ یا خالہ کو نماز پڑھائی' وہ کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنی دائیں جانب کھڑا کیا اور اس عورت کو ہمارے پیچھے کھڑا کر لیا۔(۲)

یہاں ایک سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر عورت اور مرد دونوں ایک ہی صف میں کھڑے ہو جائیں تو کیا نماز ہو جائے گی؟ جمہور کا کہنا ہے کہ نماز ہو جائے گی جبکہ احناف کہتے ہیں کہ مرد کی نماز فاسد ہو جائے گی لیکن عورت کی نماز ہو جائے گی۔(۳) حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ (احناف کا قول نہایت) عجیب ہے۔(۴)

## اگر امام اور مقتدیوں کے درمیان کسی دیوار وغیرہ کا فاصلہ ہو

ایسی صورت میں کوئی حرج نہیں جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے حجرے میں نماز ادا کر رہے تھے اور حجرے کی دیوار چھوٹی تھی' لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم دیکھا تو آپ کی نماز کے ساتھ ہی نماز ادا کرنے لگے (پھر دوسری رات بھی ایسا ہی ہوا)۔(۵) اسی طرح حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث سے بھی اس عمل کا جواز ثابت ہوتا ہے۔(۶) امام بخاری رحمہ اللہ نے پہلی حدیث سے استدلال کرتے ہوئے یہ عنوان قائم کیا ہے کہ (( إِذَا كَانَ بَيْنَ الْإِمَامِ وَ بَيْنَ الْقَوْمِ حَائِطٌ أَوْ سُتْرَةٌ )) ''جب امام اور مقتدیوں کے درمیان کوئی دیوار یا پردہ حائل ہو (تو کچھ قباحت نہیں)۔''

- علاوہ ازیں یہ بھی معلوم ہوا کہ اکیلا نمازی دورانِ نماز امام بھی بن سکتا ہے جیسا کہ اوپر حدیث میں ہے کہ لوگوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم دیکھا اور آپ کے پیچھے نماز شروع کر دی۔ امام شوکانی رحمہ اللہ نے بھی اس حدیث سے یہی ثابت کیا ہے کہ نوافل اور اسی طرح دیگر نمازوں میں اکیلے (نمازی) کا امام بن جانا جائز ہے۔(۷)

## دورانِ جماعت ملنے والا شخص

دوران جماعت اگر کوئی شخص آئے تو اسے چاہیے کہ جس حالت میں بھی امام کو دیکھے اس میں نماز شروع کر دے' پیچھے کھڑا رہنا اور فضول باتوں میں وقت ضائع کرنا درست نہیں۔ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جب تم میں سے کوئی نماز پڑھنے کے لیے آئے تو امام کو جس حالت میں پائے اس میں امام کے

---

(۱) [بخاری (۸۵۹) کتاب الأذان : باب وضوء الصبیان...... ' مسلم (۷۶۳) أبو داود (۶۱۰)]
(۲) [مسلم (۶۶۰) کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ : باب جواز الجماعۃ فی النافلۃ...... ' أبو داود (۶۰۹)]
(۳) [نیل الأوطار (۴۴۴/۲) سبل السلام (۵۸۸/۲) الهدایة (۵۷/۱)]
(۴) [فتح الباری (۴۴۹/۲)]
(۵) [بخاری (۷۳۱) کتاب الأذان : باب صلاۃ اللیل ' مسلم (۷۸۱) أبو داود (۱۴۴۷) ترمذی (۴۴۹)]
(۶) [مسلم (۱۱۰۴) کتاب الصیام : باب النھی عن الوصال فی الصوم ' أحمد (۱۹۳/۳)]
(۷) [نیل الأوطار (۳۹۹/۲)]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ساتھ شامل ہو جائے۔'' (۱)

○ اگر کوئی شخص جماعت کے ساتھ دورانِ رکوع ملے تو اس کی وہ رکعت شمار ہو گی یا نہیں؟ ہمارے علم کے مطابق اس مسئلے میں قابل ترجیح رائے یہی ہے کہ جس رکعت میں سورہ فاتحہ نہیں پڑھی گئی وہ شمار نہیں ہو گی کیونکہ فرمانِ نبوی ہے کہ ''جس نے سورۂ فاتحہ نہیں پڑھی اس کی کوئی نماز نہیں ہوتی''۔

○ اس مسئلے میں اہل علم کا اختلاف ہے کہ بعد میں جماعت کے ساتھ ملنے کی صورت میں امام کے ساتھ پڑھی ہوئی نماز پہلی رکعتیں شمار ہوں گی یا پچھلی؟ جمہور کا کہنا ہے کہ مقتدی کی یہ نماز پہلی شمار ہو گی (۲) اور یہی رائے قابل ترجیح ہے جیسا کہ حدیث نبوی ہے کہ ''جتنی نماز تم امام کے ساتھ پالو اتنی پڑھ لو اور جو رہ جائے اسے بعد میں پورا کر لو۔'' (۳) امام شوکانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اتمام کا حکم اس بات کا ثبوت ہے کہ امام کے ساتھ اس نے جتنی نماز پڑھی تھی وہ اس کی ابتدائی نماز تھی۔ (٤) علاوہ ازیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ ﴿ مَـا اَدْرَكْـتَ مَـعَ الْإِمَـامِ فَهُـوَ اَوَّلُ صَلَاتِكَ ﴾ ''امام کے ساتھ جو تم نماز پالو وہ تمہاری پہلی نماز ہے۔'' (٥)

## ایک مسجد میں فرائض کی دوسری جماعت کا حکم

ایک ہی مسجد میں فرض نماز کی دوسری جماعت جائز و درست ہے اور اس کی دلیل وہ روایت ہے جس میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو اکیلے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو فرمایا ''کیا کوئی ایسا شخص نہیں ہے جو اس پر صدقہ کرتے ہوئے اس کے ساتھ نماز ادا کرے۔'' (٦) اس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے علامہ عبدالرحمن مبارکپوری اور علامہ شمس الحق عظیم آبادی رحمہما اللہ نے ایک ہی مسجد میں فرض نماز کی دوسری جماعت کو جائز قرار دیا ہے۔ (۷) علاوہ ازیں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ ایک ایسی مسجد میں آئے جس میں نماز ادا کی جا چکی تھی تو انہوں نے اذان دی' اقامت کہی اور پھر باجماعت نماز ادا کی۔ (۸)

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی مسئلہ درپیش ہونے کی وجہ سے کوئی جماعت تاخیر سے آئے اور اس وقت لوگ نماز پڑھ چکے ہوں تو بلاشبہ اگر وہ جماعت سے نماز ادا کر لیں تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ (۹)

⇦ تاہم بعض علماء اسے مکروہ سمجھتے ہیں۔ چنانچہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، امام مالک، امام شافعی اور امام ابوحنیفہ رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ جس مسجد میں ایک مرتبہ باجماعت نماز ادا کی جا چکی ہو اس میں دوبارہ جماعت کروانے سے زیادہ بہتر

---

(۱) [صحیح : الصحیحة (۱۱۸۸) ترمذی (۵۹۱) کتاب الجمعة : باب ما ذکر فی الرجل یدرك الإمام... ]

(۲) [نیل الأوطار (۳۸۲/۲)] (۳) [بخاری (٦۳۵) مسلم (٦۰۳)]

(٤) [السیل الجرار (١٦٦/١)] (٥) [بیهقی (۲۹۹/۲)]

(٦) [صحیح : أبو داود (۵۷٤) کتاب الصلاة : باب الجمع فی المسجد مرتین]

(۷) [تحفة الأحوذی (۱۱/۲) عون المعبود (۲۲۵/۱)]

(۸) [بخاری تعلیقا ' کتاب الأذان : باب فضل صلاة الجماعة]

(۹) [إعلام العابد (ص/٦٦)]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ہے کہ اکیلے اکیلے نماز پڑھ لی جائے۔(۱) شیخ البانی رحمہ اللہ بھی اسی کے قائل ہیں۔(۲)
ان کی دلیل یہ ہے کہ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کے گردونواح سے آئے تو نماز پڑھنا چاہتے تھے لیکن لوگوں کو آپ نے دیکھا کہ انہوں نے نماز پڑھ لی ہے لہٰذا آپ اپنے گھر چلے گئے وہاں اپنے گھر والوں کو جمع کیا اور ان کے ساتھ نماز پڑھ لی۔(۳) ایک دوسری روایت میں ہے کہ علقمہ اور اسود رحمہما اللہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد میں آئے، لوگ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور وہ نماز پڑھ چکے تھے اس لیے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اپنے دونوں ساتھیوں کے ہمراہ گھر کی طرف روانہ ہو گئے پھر وہیں (گھر پر ہی) ان کے ساتھ نماز پڑھ لی۔(٤)
ہمارے علم کے مطابق مسجد میں دوسری جماعت جائز ہے جیسا کہ ابتداء میں بیان کیے جانے والے دلائل اس میں کافی ہیں البتہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے مذکورہ عمل کی وجہ سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ اس میں کچھ کراہت ضرور موجود ہے۔ (واللہ اعلم)۔

## اگر کھانے کے دوران جماعت کھڑی ہو جائے

تو کھانا چھوڑنا نہیں چاہیے بلکہ خوب اچھی طرح فارغ ہو کر پھر نماز کی طرف جانا چاہیے۔ جیسا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جب تم میں سے کوئی کھانے پر ہو تو جب تک اس سے اپنی حاجت پوری نہ کرے جلدی مت کرے اگرچہ نماز کے لیے اقامت ہی کیوں نہ کہہ دی جائے۔''(٥)

## اگر دورانِ جماعت امام کو لقمہ دینے کی ضرورت پیش آ جائے

دوران نماز اگر امام کو اس کے بھول جانے پر آیت یاد کروا دی جائے تو ایسا کرنا جائز ہے اور اگر اس پر کوئی بھی واضح دلیل نہ ہو تب بھی یہ آیت ﴿وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى﴾ ''نیکی اور تقوی کے کاموں میں ایک دوسرے کا تعاون کرو۔'' ہی اس کے لیے کافی ہے جیسا کہ امام شوکانی رحمہ اللہ نے یہی وضاحت فرمائی ہے۔(٦)
علاوہ ازیں حضرت مسور بن یزید مالکی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں قراءت فرما رہے تھے کہ آپ نے کوئی چیز بغیر پڑھے چھوڑ دی۔ (نماز کے بعد) ایک آدمی نے کہا اے اللہ کے رسول! آپ نے اس طرح آیت چھوڑ دی تھی تو رسول اللہ نے فرمایا ''تم نے مجھے وہ آیت یاد کیوں نہیں کروائی۔''(۷)
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی تو آپ پر قراءت خلط ملط ہو گئی۔ جب آپ

---

(۱) [جامع ترمذی (۱/۴۳۰) شرح السنة (۳/۴۳۷) الأم (۱/۱۸۰) المبسوط (۱/۱۳۵)]
(۲) [تمام المنة (ص/۱۵۷)]
(۳) [حسن: تمام المنة (ص/۱۵۵) مجمع الزوائد (۲/٤٥)]
(٤) [عبدالرزاق (۲/٤۰۹)'(۳۸۸۳) المعجم الكبير (۹۳۸۰)]
(٥) [بخاری، تعليقا (٦٧٤) كتاب الأذان: باب إذا حضر الطعام وأقيمت الصلاة]
(٦) [السيل الجرار (۱/۲٤۰) نيل الأوطار (۲/۱۷۱)]
(۷) [حسن: صحيح أبو داود (۸۰۲) كتاب الصلاة: باب الفتح على الإمام في الصلاة 'أبو داود (۹۰۲)]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



فارغ ہوئے تو حضرت ابی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ''کیا تو نے ہمارے ساتھ نماز پڑھی ہے؟ انہوں نے کہا ''جی ہاں۔'' آپ نے فرمایا ''پھر تجھے کس چیز نے (غلطی بتانے سے) روکے رکھا؟۔'' (۱)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ''ہم عہد رسالت میں اماموں کو لقمہ دیا کرتے تھے۔'' (۲) اور حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ''جب امام تم سے لقمہ طلب کرے تو اسے لقمہ دو۔'' (۳) نیز جس روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا ﴿لَا تَفْتَحْ عَلَى الْإِمَامِ فِي الصَّلَاةِ﴾ ''نماز میں امام کو لقمہ نہ دو'' وہ ضعیف ہے۔ (٤)

یہاں یہ بات بھی یاد رہے کہ امام کو اس کی غلطی سے خبردار کرنے کے لیے مرد حضرات سُبْحَانَ اللهِ کہیں گے جبکہ عورتیں تالی بجائیں گی۔ (٥)

## جماعت مکمل ہونے پر امام مقتدیوں کی طرف رخ پھیرے

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھاتے تھے تو (سلام کے بعد) اپنا چہرہ ہماری طرف کر لیتے تھے۔ (٦) اور حضرت یزید بن اسود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، آپ نے ہمیں نمازِ فجر پڑھائی پھر بیٹھے ہوئے ہی پھرے اور اپنا چہرہ لوگوں کی طرف متوجہ کر لیا۔ (۷)

امام کو دائیں جانب پھرنا چاہیے یا بائیں جانب اس کے متعلق دو بظاہر مختلف احادیث ہیں۔ ایک حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت زیادہ اپنے بائیں جانب پھرتے ہوئے دیکھا ہے۔ (۸) اور دوسری روایت حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ اکثر جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے وہ یہ ہے کہ آپ اپنے دائیں جانب پھرتے تھے۔ (۹)

ان روایات کو اہل علم نے یوں جمع کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کبھی دائیں جانب اور کبھی بائیں جانب رخ پھیر لیا کرتے تھے اور ان دونوں صحابہ نے جو اکثر عمل دیکھا وہی بیان کر دیا۔ (۱۰) لہٰذا دونوں طرح ہی جائز ہے البتہ دائیں جانب پھرنا عمومی دلائل کی بنا پر علماء کے نزدیک افضل ہے۔ (۱۱)

---

(۱) [صحیح : صحیح أبو داود (۸۰۳) أیضا' أبو داود (۹۰۷) ابن حبان (۲۲٤۲) طبرانی کبیر (۱۳۲۱٦)]

(۲) [حاکم (۱/۲۷٦)]

(۳) [صحیح : تلخیص الحبیر (۱/۵۱۳) ابن أبی شیبة (۲/۷۲)]

(٤) [ضعیف : ضعیف أبو داود (۱۹۳) کتاب الصلاة : باب النهی عن التلقین' أبو داود (۹۰۸)]

(٥) [بخاری (۱۲۰۳) کتاب الجمعة : باب التصفیق للنسآء' مسلم (٤۲۲) أبو داود (۹۳۹) ترمذی (۳٦۷)]

(٦) [بخاری (۸٤٥)] (۷) [أحمد (٤/۱٦۱)]

(۸) [بخاری (۸۵۲) کتاب الأذان : باب الانفتال والانصراف من الیمین والشمال' مسلم (۷۰۷)]

(۹) [مسلم (۷۰۸) کتاب صلاة المسافرین وقصرها : باب جواز الانصراف من الصلاة عن الیمین والشمال]

(۱۰) [شرح مسلم (۳/۲۳۸)] (۱۱) [نیل الأوطار (۲/۱۵۵)]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## باب صفة صلاة النبی ﷺ　نبی کریم ﷺ کے طریقہ نماز کا بیان

مسنون طریقہ نماز جاننے سے پہلے یہ یاد رہے کہ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا﴿ صَلُّوْا كَمَا رَأَيْتُمُوْنِيْ أُصَلِّيْ ﴾ ''اسی طرح نماز پڑھو جیسے تم مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھو۔'' (۱)

### نماز کا مختصر طریقہ

نماز کی وہ کیفیت اور طریقہ جو نبی ﷺ اور امتِ اسلامیہ سے تواتر کے ساتھ ہمیں ملتا ہے وہ یہ ہے کہ انسان وضوء کرے' اپنے ستر کو ڈھانپے' قبلہ رخ ہو کر کھڑا ہو جائے' خالص اللہ تعالیٰ کے لیے نماز کی نیت اپنے دل میں کرے' ہاتھوں کو کندھوں یا کانوں کی لو تک اٹھا کے اللہ اکبر کہے' اپنے ہاتھ سینے پر اس طرح باندھ لے کہ دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ کے اوپر ہو' اپنی نگاہیں سجدے کی جگہ پر رکھے' پہلے ثناء پڑھے پھر اعوذ باللہ اور بسم اللہ کے بعد سورہ فاتحہ پڑھے اور اس کے ساتھ کوئی سورت پڑھ لے۔

پھر رفع الیدین کرتا ہوا اللہ اکبر کہے اور رکوع میں چلا جائے' دورانِ رکوع کمر بالکل سیدھی ہو اور دونوں ہاتھ اس طرح گھٹنوں پر رکھے ہوئے ہوں کہ بازو بالکل سیدھے ہوں' رکوع میں سر کمر کے برابر ہونا چاہیے نہ زیادہ نیچے ہو اور نہ زیادہ اوپر' رکوع کی تسبیحات پڑھے' پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہہ کر اور رفع الیدین کرتے ہوئے سیدھا کھڑا ہو جائے پھر ربنا ولك الحمد کہے اور اطمینان سے کھڑا ہو جائے' پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے اس طرح سجدہ ریز ہو کہ پہلے زمین پر ہاتھ اور پھر گھٹنے رکھے۔ سجدے میں سات اعضاء' یعنی دونوں ہاتھ' دونوں پاؤں' دونوں گھٹنے اور چہرہ (پیشانی اور ناک) زمین پر لگے ہونے چاہییں' سجدے میں کہنیاں زمین سے بلند اور پہلوؤں اور رانوں سے الگ رہیں۔

سجدے کی تسبیحات پڑھنے کے بعد اللہ اکبر کہتے ہوئے اپنے بائیں پاؤں کو بچھا کر اور دائیں کو اس طرح کھڑا کر کے کہ انگلیاں قبلہ رخ ہوں پورے اطمینان کے ساتھ بیٹھ جائے اور رب اغفرلی یا دوسری دعا پڑھے' پھر اللہ اکبر کہے اور اسی طرح دوسرا سجدہ کرے' پھر اللہ اکبر کہہ کر اطمینان سے جلسۂ استراحت کے لیے قدرے بیٹھے اور پھر اپنے ہاتھوں پر وزن ڈالتا ہوا دوسری رکعت کے لیے کھڑا ہو جائے۔

دوسری رکعت اسی طرح پڑھے' دوسری رکعت کے دوسرے سجدے کے بعد تشہد کے لیے اس طرح بیٹھے جیسے دو سجدوں کے درمیان بیٹھا تھا اور التحیات پڑھے' تیسری اور چوتھی رکعت میں سورہ فاتحہ کے ساتھ کوئی اور سورت ملانا ضروری نہیں' آخری تشہد میں اپنی پشت کو اس طرح زمین پر رکھ کر بیٹھے کہ بایاں پاؤں دائیں جانب سے کچھ باہر آ جائے' اس تشہد میں درود ابراھیمی اور اس کے بعد مسنون دعائیں بھی پڑھے' مکمل تشہد میں اپنے

---

(۱) [بخاری (۶۰۰۸) کتاب الأدب : باب رحمة الناس والبهائم' مسلم (۳۹۱) ابو داود (۵۸۹)]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



دائیں ہاتھ کی انگشت شہادت سے اشارہ کرتا رہے اور آخر میں دونوں طرف سلام پھیر دے اور یاد رہے کہ اگر صرف ایک طرف (یعنی دائیں جانب) ہی سلام پھیر دیا جائے تو کفایت کر جاتا ہے۔

## نماز کی نیت

نماز شروع کرنے سے پہلے نماز کی نیت کر لینی چاہیے اور یہ پختہ ارادہ کر لینا چاہیے کہ میں یہ نماز خالصتاً رضائے الٰہی کے لیے ادا کر رہا ہوں۔ کیونکہ تمام اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے، اگر نیت اچھی ہوگی تو اس کا بدلہ بھی اچھا ملے گا اور اگر نیت بری ہوگی تو بدلہ بھی برا ملے گا۔ چنانچہ فرمانِ نبوی ہے کہ ﴿ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ ﴾ "تمام اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔"(۱) اور ایک روایت میں یہ لفظ ہیں ﴿ لَا عَمَلَ وَلَا قَوْلَ إِلَّا بِالنِّيَّةِ ﴾ "کوئی بھی عمل اور کوئی بھی قول نیت کے بغیر قبول نہیں۔"(۲) علاوہ ازیں ایک روایت میں ہے کہ سب سے پہلے جن تین لوگوں کو جہنم میں پھینکا جائے گا وہ شہید، عالم اور سخی ہوگا۔ یہ تینوں افضل ترین عمل کرنے کے باوجود جہنم میں اس لیے پھینکے جائیں گے کیونکہ ان کی نیت خالص رضائے الٰہی کے حصول کی نہیں ہوگی بلکہ یہ اپنے اعمال سے دنیوی عزت ووقار اور لوگوں میں خوب پذیرائی چاہتے ہوں گے۔(۳)

- یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ زبان کے ساتھ نیت کرنا نہ تو نبی ﷺ سے ثابت ہے اور نہ ہی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے۔ درحقیقت نیت محض دل کے ارادے کا نام ہے، زبان کا اس سے کوئی تعلق ہے ہی نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ، امام ابن قیم، امام نووی رحمہم اللہ اور سعودی مستقل فتویٰ کمیٹی وغیرہ نے فتویٰ دیا ہے کہ الفاظ کے ساتھ نیت کرنا بدعت ہے اور اگر کوئی حضرت نوح علیہ السلام کی عمر (950 سال) کے برابر بھی رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے زبان کے ساتھ نیت کرنا تلاش کرتا رہے تب بھی کامیاب نہیں ہوگا۔(٤)
- اہل علم کا کہنا ہے کہ اپنے دل میں کسی کام کی نیت کرنا اور ضرورت کے وقت کسی کو اپنی نیت سے آگاہ کرنا ایک جائز بات ہے مگر نماز سے پہلے نیت پڑھنا عقل، نقل اور لغت تینوں کے خلاف ہے:

"عقل" کے خلاف اس لئے ہے کہ بے شمار ایسے کام ہیں جنہیں شروع کرتے وقت ہم زبان سے نیت نہیں پڑھتے کیونکہ ہمارے دل میں انہیں کرنے کی نیت اور ارادہ موجود ہوتا ہے، مثلاً وضو کرنے لگتے ہیں تو کبھی نہیں پڑھتے "وضو کرنے لگا ہوں" وغیرہ۔ تو کیا نماز ہی ایک ایسا کام ہے جس کے آغاز میں اس کی نیت پڑھنا ضروری ہو گیا ہے؟ نماز کی نیت تو اسی وقت ہو جاتی ہے جب آدمی اذان سن کر مسجد کی طرف چل پڑتا ہے اور اسی نیت کی وجہ سے اسے ہر

---

(۱) [بخاری (۱) کتاب بدء الوحی: باب بدء الوحی' مسلم (۱۹۰۷) أبو داود (۲۲۰۱) ترمذی (۱٦٤٧)]

(۲) [صحیح بالشواهد : العلل المتناهية لابن الجوزی (۳٤٦/۲)]

(۳) [مسلم (۱۹۰٥) کتاب الامارة : باب من قاتل للرياء والسمعة استحق النار]

(٤) [الفتاوى الكبرى (۲۱٤/۱) مجموع الفتاوى (۲٦۲/۱۸) إغاثة اللهفان (۱٥۸/۱) زاد المعاد (٦۹/۱) شرح المهذب (۳٥۲/۱) فتاوى اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والإفتاء (۲۰۳/٥)]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



قدم پر نیکیاں ملتی ہیں، لہٰذا نماز شروع کرتے وقت جو کچھ پڑھا جاتا ہے وہ نیت نہیں، بدعت ہے۔

''نقل'' کے خلاف اس لیے ہے کہ نبی اکرم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم با قاعدگی کے ساتھ نمازیں پڑھا کرتے تھے اور اگر وہ اپنی نمازوں سے پہلے ''نیت'' پڑھنا چاہتے تو ایسا کر سکتے تھے، ان کے لیے کوئی رکاوٹ نہیں تھی لیکن ان میں سے کبھی کسی نے نماز سے پہلے مروّجہ نیت نہیں پڑھی۔ اس کے برعکس وہ ہمیشہ اپنی نمازوں کا آغاز تکبیر (اللہ اکبر) سے کرتے رہے۔ ثابت ہوا کہ نماز سے پہلے نیت نہ پڑھنا سنت ہے۔

''لغت'' کے اس لیے خلاف ہے کہ نیت عربی زبان کا لفظ ہے، عربی میں اس کا معنی ''ارادہ'' ہے اور ارادہ دل سے کیا جاتا ہے زبان سے نہیں، بالکل اسی طرح جیسے دیکھا آنکھ سے جاتا ہے پاؤں سے نہیں۔ دوسرے لفظوں میں نیت دل سے کی جاتی ہے، زبان سے پڑھی نہیں جاتی۔

⇦ بعض لوگ روزہ رکھنے کی دعا، حج کے تلبیہ اور نکاح میں ایجاب وقبول سے نماز والی مروّجہ نیت ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ عرض یہ ہے کہ روزہ رکھنے کی دعا والی حدیث ضعیف ہے، لہٰذا حجت نہیں۔ حج کا تلبیہ صحیح حدیثوں سے ثابت ہے، وہ نبی اکرم ﷺ کی پیروی میں کہنا ضروری ہے اور اس کی حیثیت نماز کی تکبیر تحریمہ جیسی ہے، تکبیر تحریمہ نماز کے شروع میں کہی جاتی ہے، اسی طرح تلبیۂ حج، مناسکِ حج کے شروع میں پڑھا جاتا ہے۔ مگر نماز والی مروّجہ نیت کسی حدیث میں وارد نہیں ہوئی، رہ گیا نکاح میں ایجاب وقبول کا مسئلہ، چونکہ نکاح کا تعلق حقوق العباد سے بھی ہے اور حقوق العباد میں محض نیت سے نہیں بلکہ اقرار، تحریر اور گواہی سے معاملات طے پاتے ہیں جبکہ نماز میں تو بندہ اپنے رب کے حضور کھڑا ہوتا ہے جو تمام نیتیں خوب جاننے والا ہے، پھر وہاں نیت پڑھنے کا کیا تک بنتا ہے، لہٰذا اہل اسلام سے گزارش ہے کہ وہ اس بدعت سے نجات پائیں اور سنت کے مطابق نماز شروع کر کے حُبِّ رسول ﷺ کا ثبوت دیں۔ (۱)

## نماز کے لئے قیام

قیام نماز کا رکن ہے، لہٰذا اگر کوئی عذر نہ ہو تو نماز ہمیشہ کھڑے ہو کر ادا کرنی چاہیے۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے بواسیر کی بیماری تھی میں نے نبی کریم ﷺ سے نماز کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا ﴿ صَلِّ قَائِمًا فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَعَلَى جَنْبٍ ﴾ ''کھڑے ہو کر نماز پڑھو، اگر اس کی طاقت نہ ہو تو بیٹھ کر پڑھ لو اور اگر اس کی طاقت بھی نہ ہو تو پہلو کے بل لیٹ کر پڑھ لو۔'' (۲) اسی طرح کچھ لوگ بیٹھ کر نماز پڑھ رہے تھے تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کو کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے سے آدھا ثواب ملتا ہے۔ (۳)

علاوہ ازیں قرآن کریم میں بھی نماز کے لئے کھڑے ہونے کا ہی ذکر ہے، جیسا کہ سورۂ بقرہ میں ارشاد ہے کہ ﴿ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ ۝ ﴾ [البقرة : ۲۳۸] ''اور اللہ کے لیے باادب کھڑے ہوا کرو۔''

---

(۱) [ماخوذ از ، نماز نبوی ، مطبوعه دارالسلام (ص : ۱۸۰)]

(۲) [بخاري (۱۱۱۷) كتاب الجمعة : باب إذا لم يطق قاعدا صلى على جنب]

(۳) [**صحيح** : صحيح ابن ماجه ، ابن ماجه (۱۲۳۰) كتاب اقامة الصلاة : باب صلاة القاعد على النصف]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



نبی کریم ﷺ بھی ہمیشہ کھڑے ہو کر نماز ادا کرتے رہے لیکن جب آپ کی عمر زیادہ ہوگئی اور جسم بھاری ہوگیا تو آپ نے جائے نماز کے قریب ایک ستون تیار کرالیا جس پر آپ نماز کے دوران ٹیک لگالیا کرتے تھے۔(۱) اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی عذر کے باوجود بیٹھنے کی بجائے کھڑا ہو کر ہی نماز ادا کرے اور اس کے لیے کسی چیز کا سہارا لے لے تو ایسا کرنا درست ہے۔

## تکبیر تحریمہ

نماز کا آغاز تکبیر تحریمہ سے ہوتا ہے۔چنانچہ فرمانِ نبوی ہے کہ ﴿ مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الطُّهُوْرُ وَ تَحْرِيْمُهَا التَّكْبِيْرُ وَ تَحْلِيْلُهَا التَّسْلِيْمُ ﴾ ''نماز کی کنجی وضوء ہے، اس کی تحریم (یعنی نماز کے علاوہ دیگر تمام اُمور حرام کرنے والی چیز) تکبیر ہے اور اس کی تحلیل (یعنی نماز کے علاوہ دیگر تمام اُمور حلال کرنے والی چیز) سلام ہے۔''(۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ تکبیر کے ساتھ نماز شروع کرتے تھے۔(۳) لہٰذا قبلہ رخ ہو کر، سجدہ کی جگہ پر نگاہیں رکھ کر، اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہہ کر نماز شروع کر دینی چاہیے۔

- اس تکبیر کو تکبیر تحریمہ اس لئے کہتے ہیں کیونکہ اس کے ساتھ ہی بہت سے اُمور نمازی کے لیے حرام ہو جاتے ہیں (مثلاً کھانا پینا، چلنا، اِدھر اُدھر دیکھنا وغیرہ) اور اس تکبیر کو تکبیر اولیٰ بھی کہتے ہیں کیونکہ یہ نماز کی پہلی تکبیر ہے۔
- تکبیر تحریمہ کہتے ہوئے رفع الیدین بھی کرنا چاہیے یعنی دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھانے چاہییں۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ﴿ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ افْتَتَحَ التَّكْبِيْرَ فِي الصَّلَاةِ فَرَفَعَ يَدَيْهِ حِيْنَ يُكَبِّرُ حَتّٰى يَجْعَلَهُمَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ ﴾ ''میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا، آپ نے نماز کی پہلی تکبیر کہی اور تکبیر کہتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھائے۔''(۴)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نبی ﷺ دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھاتے تھے۔ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ ﷺ کانوں تک (بھی) ہاتھ اٹھاتے تھے۔(۵) لہٰذا دونوں طرح ہی درست اور مسنون ہے۔

- البتہ یہ یاد رہے کہ کانوں کو چھونے کا ذکر کسی صحیح حدیث میں نہیں۔
- نیز یہ بھی یاد رہے کہ خواتین بھی کانوں یا کندھوں تک ہی ہاتھ اٹھائیں گی، اس تفریق کا ہرگز کوئی ثبوت نہیں کہ مرد کانوں تک اور عورتیں کندھوں تک ہاتھ اٹھائیں۔علامہ شوکانی رحمہ اللہ نے بھی یہی فرمایا ہے۔(۶) مسئلہ رفع الیدین کا مزید بیان آگے آئے گا۔

---

(۱) [**صحیح** : صحیح ابو داود، ابو داود (۹٤۸) کتاب الصلاة : باب الرجل یعتمد فی الصلاة علی عصا]

(۲) [**حسن** : صحیح أبو داود (۵۷۷) کتاب الصلاة : باب الإمام یحدث بعد ما یرفع رأسه' أبو داود (٦١٨)]

(۳) [مسلم (٤٩٨) کتاب الصلاة : باب ما یجمع صفة الصلاة وما یفتتح به......]

(٤) [بخاری (۷۳۸) کتاب الاذان : باب الی این یرفع یدیه ؟]

(۵) [مسلم (۳۹۱) کتاب الصلاة : باب استحباب رفع الیدین حذو المنکبین]

(٦) [نیل الاوطار (۲/۲۱٤)]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## سینے پر ہاتھ باندھنا

تکبیر تحریمہ کہہ کر دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھ لینا چاہیے اور دونوں ہاتھ سینے پر باندھ لینے چاہییں۔ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے جب نماز شروع کی تو تکبیر کے بعد اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھ لیا۔(۱) اور حضرت قبیصہ بن ھلب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں امامت کرواتے تھے اور اپنے بائیں ہاتھ کو دائیں کے ساتھ پکڑ لیتے تھے۔(۲) جمہور صحابہ و تابعین کا کہنا ہے کہ تکبیر تحریمہ کے بعد نمازی کا اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں پر رکھنا مسنون ہے۔(۳)

○ ہاتھ باندھنے کے تین طریقے منقول ہیں۔ چنانچہ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ﴿ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى ظَهْرِ كَفِّهِ الْيُسْرَى وَ الرُّسْغِ وَ السَّاعِدِ ﴾ ''پھر آپ ﷺ نے اپنے دائیں ہاتھ کو اپنے بائیں ہاتھ کی پشت پر' کلائی پر اور بازو پر رکھا (یعنی کبھی ہاتھ کو ہاتھ پر رکھتے' کبھی ہاتھ کو کلائی پر اور کبھی بازو پر رکھ لیتے تھے)۔(٤)

○ ہاتھ باندھنے کی جگہ میں اگرچہ علما کا اختلاف ہے لیکن راجح و برحق موقف یہی ہے کہ سینے پر ہاتھ باندھے جائیں گے۔ جیسا کہ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ﴿ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى يَدِهِ الْيُسْرَى عَلَى صَدْرِهِ ﴾ ''میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ نے اپنا دایاں ہاتھ اپنے بائیں ہاتھ پر اپنے سینے پر رکھا۔''(٥)

اور حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ لوگوں کو حکم دیا جاتا تھا کہ آدمی نماز میں دائیں ہاتھ کو اپنے بائیں بازو پر رکھے۔(٦) واضح رہے کہ جب بائیں بازو (یعنی کہنی تک) پر دایاں ہاتھ رکھا جائے گا تو دونوں ہاتھ خود بخود سینے پر آ جائیں گے۔ طاؤس رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے دائیں ہاتھ کو اپنے بائیں ہاتھ پر رکھتے پھر انہیں اپنے سینے پر باندھتے اور آپ حالت نماز میں ہوتے۔(۷)

جن حضرات کا کہنا ہے کہ دورانِ نماز ہاتھ سینے پر نہیں بلکہ ناف سے نیچے باندھنے چاہییں انہوں نے علی رضی اللہ عنہ سے مروی اس روایت سے استدلال کیا ہے ﴿ مِنَ السُّنَّةِ وَضْعُ الْاَكُفِّ عَلَى الْاَكُفِّ تَحْتَ السُّرَّةِ ﴾

---

(۱) [مسلم (٤٠١) كتاب الصلاة : باب وضع يده اليمنى على اليسرى ' أبو داود (٧٢٤) ابن ماجة (٨٦٧)]

(۲) [حسن : صحيح ترمذى (٢٠٧) ترمذى (٢٥٢)]

(۳) [الفقه الإسلامي وأدلته (٨٧٣/٢) نيل الأوطار (٧٠٤/١)]

(٤) [صحيح : صحيح أبو داود (٦٦٧) كتاب الصلاة : باب رفع اليدين فى الصلاة ' أبو داود (٧٢٧)]

(٥) [صحيح : صحيح ابن خزيمة (٢٤٣/١) ' (٤٧٩)]

(٦) [بخارى (٧٤٠) كتاب الأذان : باب وضع اليمنى على اليسرى ' مؤطا (١٥٩/١) أحمد (٣٣٦/٥)]

(٧) [صحيح : صحيح أبو داود (٦٨٧) كتاب الصلاة : باب وضع اليمنى على اليسرى فى الصلاة ' أبو داود (٧٥٩)]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



''ہاتھوں کو ہاتھوں پر ناف سے نیچے باندھنا سنت ہے۔'' لیکن یہ ضعیف ہے۔(۱)

## دعائے استفتاح

سینے پر ہاتھ باندھنے کے بعد دعا پڑھنی چاہیے۔اس موقع پر پڑھنے کے لیے مختلف احادیث میں مختلف دعائیں منقول ہیں جن میں سے کسی ایک کا پڑھ لینا کفایت کر جاتا ہے البتہ ان میں سب سے زیادہ صحیح دعا وہ ہے جو صحیحین میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

(1) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب تکبیر تحریمہ کہتے تو قراءت سے پہلے کچھ دیر خاموش رہتے۔میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، آپ جب خاموش ہوتے ہیں تو کیا پڑھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا، میں یہ دعا پڑھتا ہوں:

﴿ اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ نَقِّنِيْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ ﴾ ''اے اللہ میرے اور میرے گناہوں کے درمیان دوری ڈال دے جس طرح تو نے مشرق ومغرب کے درمیان دوری ڈالی ہے۔اے اللہ! مجھے میرے گناہوں سے اس طرح صاف کر دے جس طرح سفید کپڑا میل کچیل سے صاف کیا جاتا ہے۔اے اللہ! مجھے میرے گناہوں سے پانی' برف اور اولوں کے ساتھ دھو ڈال۔''(۲)

(2) اس دعا کے علاوہ وہ دعا بھی پڑھی جا سکتی ہے جس کے کلمات رسول اللہ ﷺ کے پیچھے ایک صحابی نے ادا فرمائے تھے:

﴿ اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَّسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ﴾ ''اللہ سب سے بڑا ہے، بہت بڑا۔ساری تعریف اسی کی ہے۔وہ (ہر عیب سے) پاک ہے۔صبح وشام ہم اس کی پاکی بیان کرتے ہیں۔''

رسول اللہ ﷺ نے یہ کلمات سن کر فرمایا، اس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے گئے ہیں۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب سے آپ ﷺ کی یہ بات سنی ہے میں نے کبھی بھی ان کلمات کو نہیں چھوڑا۔(۳)

---

(۱) [**ضعیف** : ضعيف أبو داود (۱۵۷) كتاب الصلاة : باب وضع اليمنى على اليسرى فى الصلاة' أبو داود (۷۵٦) أحمد (۱/ ۱۱۰)] امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی تضعیف پر (علماء نے) اتفاق کیا ہے۔[الخلاصة (۱/ ۳۵۹)] اس کی سند میں عبدالرحمٰن بن اسحاق کوفی راوی (ضعیف ہے)' امام ابوداودؒ نے کہا ہے کہ میں نے امام احمد بن حنبلؒ کو اس (راوی کا) ضعف بیان کرتے ہوئے سنا ہے اور امام بخاریؒ نے کہا ہے کہ اس راوی میں نظر ہے... امام نوویؒ نے اس راوی کو بالاتفاق ضعیف قرار دیا ہے۔[نيل الأوطار (۱/ ۷۰٦) شرح مسلم للنووى (۳/ ۱۰۵)]

(۲) [بخارى (۷٤٤) كتاب الأذان : باب ما يقول بعد التكبير' مسلم (۵۹۸) أبو داود (۷۸۱)]

(۳) [مسلم (٦۰۱) كتاب المساجد : باب ما يقال بين تكبيرة الاحرام والقراءة]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



(3) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی روایت میں مذکور یہ دعا بھی پڑھی جا سکتی ہے:

﴿سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ﴾ ”پاک ہے تو اے اللہ! اپنی تعریف کے ساتھ اور تیرا نام بابرکت ہے اور تیری شان بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔“ (۱)

## تعوذ

درج بالا کوئی دعا پڑھنے کے بعد تعوذ پڑھنا چاہیے کیونکہ قرآن کریم میں یہ حکم ہے کہ ”جب تم قرآن پڑھنے لگو تو شیطان مردود سے اللہ کی پناہ طلب کرو۔“ (۲) لہٰذا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق رسول اللہ ﷺ دعائے استفتاح کے بعد ان الفاظ میں تعوذ پڑھا کرتے تھے:

﴿أَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ مِنْ هَمْزِهٖ وَنَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ﴾

”میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں جو (ہر آواز کو) سننے والا (اور ہر چیز کو) جاننے والا ہے، شیطان مردود (کے شر) سے، اس کے وسوسے سے، اس کے تکبر سے اور اس کی پھونکوں (جادو) سے۔“ (۳)

تعوذ کے لیے یہ الفاظ بھی پڑھے جا سکتے ہیں:

﴿أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ﴾ ”میں شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔“ (٤)

○ واضح رہے کہ تعوذ صرف پہلی رکعت میں ہی پڑھا جائے گا، باقی رکعات میں نہیں۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ کا یہی عمل تھا۔ (٥) امام شوکانی رحمہ اللہ بھی اسی کے قائل ہیں۔ (٦)

## تسمیہ

تعوذ کے بعد ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ پڑھنی چاہیے۔ جیسا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے امامت کرائی تو بسم اللہ پڑھ کر سورۂ فاتحہ پڑھی اور پھر نماز سے فارغ ہو کر فرمایا کہ اللہ کی قسم! میں نماز کی ادائیگی میں تم میں رسول اللہ ﷺ کے بہت مشابہ ہوں۔ (۷)

○ اس مسئلے میں اختلاف ہے کہ کیا یہ بسم اللہ جہری (اونچی آواز سے) پڑھنی چاہیے یا مخفی طور پر۔ اس سلسلے میں دونوں طرح کی ہی روایات ملتی ہیں جیسا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ، حضرت ابوبکر،

---

(۱) [**صحیح**: صحیح ابو داود (۷۰۲) کتاب الصلاۃ: باب من رأى الاستفتاح ...، ابو داود (۷۷٥، ۷۷٦)]

(۲) [النحل: ۹۸]

(۳) [**صحیح**: صحیح أبو داود (۷۰۱) کتاب الصلاۃ، أبو داود (۷۷٥) ترمذی (۲٤۲) نسائی (۱۳۲/۲)]

(٤) [**سنت نبوی**: مصنف عبد الرزاق (۲٥۸۹)]، [**عمل عمر**: مصنف ابن ابی شیبۃ (۲٤۷۳) باسناد صحیح]

(٥) [مسلم (۹٤۱) کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ: باب ما یقال بین تکبیرۃ الإحرام و القراءۃ، ابن ماجۃ (۸۰٦)]

(٦) [نیل الأوطار (۳۰۳/۲)]

(۷) [نسائی (۹۰٥) ابن خزیمۃ (٤۹۹) شرح معانی الآثار (۱۹۹/۱) دارقطنی (۳۰٥/۱) حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ یہ حدیث اونچی آواز سے بسم اللہ کے متعلق وارد شدہ احادیث میں سب سے زیادہ صحیح ہے۔ [فتح الباری (۳۱۲/۲)]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ نماز پڑھی لیکن میں نے ان میں سے کسی کو بھی بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھتے ہوئے نہیں سنا۔(۱) ایک دوسری روایت میں حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (یہ سب حضرات) نماز کا آغاز الحمد للہ رب العلمین سے کیا کرتے تھے اور قراءت کے شروع اور آخر دونوں موقعوں پر بسم اللہ نہیں پڑھتے تھے۔(۲) دوسری طرف حضرت نعیم بن مجمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی اقتدا میں نماز پڑھی اور انہوں نے بسم اللہ پڑھی اور پھر سورۂ فاتحہ پڑھی۔(۳)

ہمارے علم کے مطابق اس مسئلے میں راجح موقف یہ ہے کہ دونوں طرح ہی جائز اور درست ہے البتہ بسم اللہ پوشیدہ پڑھنے کی احادیث زیادہ صحیح اور واضح ہیں۔ امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عام اوقات میں پوشیدہ پڑھنا ہی سنت ہے جبکہ بعض اوقات اونچی آواز سے پڑھنا بھی جائز ہے۔(۴) امام ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ بسم اللہ اونچی آواز سے پڑھتے تھے لیکن اونچی آواز سے پڑھنے کی نسبت ہلکی آواز سے زیادہ پڑھتے تھے۔(۵) امام شوکانی رحمہ اللہ نے بھی (جہری و سری) دونوں طرح ہی بسم اللہ پڑھنے کو درست قرار دیا ہے۔(۶)

## سورۂ فاتحہ

بسم اللہ کے بعد سورۂ فاتحہ پڑھنی چاہیے۔ سورۂ فاتحہ کے الفاظ یہ ہیں:

﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ○ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ○ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ○ ﴾ ”سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔ بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔ بدلے کے دن (یعنی قیامت) کا مالک ہے۔ ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور صرف تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔ ہمیں سیدھی (اور سچی) راہ دکھا۔ ان لوگوں کی راہ جن پر تو نے انعام کیا، ان کی نہیں جن پر غضب کیا گیا اور نہ گمراہوں کی۔“

سورۂ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی خواہ کوئی امام ہو یا مقتدی یا منفرد (اکیلا نمازی)۔ فرمانِ نبوی ہے کہ ﴿ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ ﴾ ”جس نے فاتحہ نہ پڑھی اس کی کوئی نماز نہیں۔“(۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ﴿ مَنْ صَلّٰى صَلَاةً لَّمْ يَقْرَأْ فِيْهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

---

(۱) [أحمد (۲۷۳/۳) مسلم (۶۰۵) کتاب الصلاۃ : باب حجة من قال لا یجهر بالبسملة]

(۲) [مسلم (۶۰۶) کتاب الصلاۃ : باب حجة من قال لا یجهر بالبسملة ' بیهقی (۵۰/۲) أحمد (۲۲۳/۳)]

(۳) [نسائی (۹۰۵) ابن خزیمة (۴۹۹) شرح معانی الآثار (۱۹۹/۱) دارقطنی (۳۰۵/۱) حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس روایت کو صحیح کہا ہے۔ [فتح الباری (۳۱۲/۲)]

(۴) [مجموع الفتاوی (۴۱۰/۲۲)] (۵) [زاد المعاد (۱۹۹/۱)] (۶) [نیل الأوطار (۲۳/۲)]

(۷) [بخاری (۷۵۶) کتاب الأذان : باب وجوب القراءة للإمام والمأموم...... مسلم (۳۹۴) أبو داود (۸۲۲)]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



فَهِيَ خِدَاجٌ يَقُولُهَا ثَلَاثًا ﴾ ''جس نے کوئی نماز پڑھی اور اس میں سورہ فاتحہ نہ پڑھی تو وہ نماز ناقص و نامکمل ہے آپ ﷺ نے تین مرتبہ یہ فرمایا۔''

اسی روایت میں سورہ فاتحہ کو نماز بھی کہا گیا ہے جیسا کہ اس میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ''میں نے نماز کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان دو نصف حصوں میں تقسیم کر دیا ہے اس کا ایک نصف میرے لیے ہے اور دوسرا میرے بندے کے لیے اور میرے بندے کے لیے وہ سب کچھ ہے جو اس نے مانگا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پڑھو۔ بندہ کہتا ہے الحمد للہ رب العلمین تو اللہ تعالیٰ جواب میں فرماتے ہیں کہ ''میرے بندے نے میری حمد بیان کی...''(۱)

ان دلائل سے معلوم ہوا کہ نماز میں سورۂ فاتحہ پڑھنا واجب ہے اور اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

○ سورۂ فاتحہ ہر رکعت میں پڑھی جائے گی۔ چنانچہ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ اور دو سورتیں پڑھتے تھے اور دوسری دو رکعتوں میں صرف سورہ فاتحہ پڑھتے تھے۔(۲) اور ہمیں آپ ﷺ نے حکم دیا ہے کہ ''اسی طرح نماز پڑھو جیسے تم مجھے نماز پڑھتے دیکھو۔''(۳) لہٰذا ہر رکعت میں سورہ فاتحہ پڑھنی چاہیے کیونکہ آپ ﷺ اسی طرح کیا کرتے تھے۔

امام ابن حزم، حافظ ابن حجر، امام نووی، امام شوکانی اور امام قرطبی رحمہم اللہ نے یہی فرمایا ہے کہ سورہ فاتحہ نماز کی ہر رکعت میں پڑھنی فرض ہے۔(٤) جبکہ امام احمد، امام مالک، امام شافعی، حافظ ابن حجر، علامہ عبد الرحمن مبارکپوری، نواب صدیق حسن خان اور امام ابن قدامہ رحمہم اللہ نے سورہ فاتحہ کو نماز کا رکن قرار دیا ہے اور رکن وہ ہوتا ہے جس کے بغیر کوئی بھی چیز مکمل نہیں ہوتی، لہٰذا سورۂ فاتحہ کے بغیر نہ تو نماز مکمل ہوتی ہے اور نہ ہی کوئی رکعت۔(٥)

○ سورۂ فاتحہ پڑھنا امام کے پیچھے کھڑے مقتدی حضرات پر بھی لازم ہے۔ جیسا کہ پیچھے حدیث بیان کی گئی ہے کہ ''جس نے فاتحہ نہ پڑھی اس کی کوئی نماز نہیں۔'' اس کے عموم میں مقتدی حضرات بھی شامل ہیں۔ اس حدیث پر امام بخاری رحمہ اللہ نے یوں عنوان قائم کیا ہے کہ ﴿ بَابُ وُجُوبِ الْقِرَاءَةِ لِلْإِمَامِ وَ الْمَأْمُومِ فِي الصَّلَوَاتِ كُلِّهَا فِي الْحَضَرِ وَ السَّفَرِ وَ مَا يُجْهَرُ فِيهَا وَ مَا يُخَافَتُ ﴾ ''امام اور مقتدی کے لیے حضر و سفر ہر حال میں سری اور جہری سب نمازوں میں قراءت کے وجوب کا بیان۔''

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نماز فجر میں رسول اللہ ﷺ کے پیچھے تھے۔ آپ نے

---

(۱) [صحیح : صحیح أبو داود (٧٣٤) كتاب الصلاة : باب من ترك القراءة في صلاته بفاتحة الكتاب ' أبو داود (٨٢١) مسلم (٣٩٥) ترمذی (٢٤٧) أحمد (٢٨٥/٢) ابن خزيمة (٤٨٩)]

(۲) [أحمد (٢٩٥/٥) بخاری (٧٥٩) كتاب الأذان : باب القراءة في الظهر ' مسلم : كتاب الصلاة ' نسائی (١٢٨/٢)]

(۳) [بخاری (٦٠٠٨) كتاب الأذان : باب الأذان للمسافر إذا كانوا جماعة......]

(٤) [المحلى بالآثار (٢٦٥/٢) فتح الباری (٤٨٧/٢) شرح مسلم (٣٤٠/٢) نيل الأوطار (٣٣/٢) السيل الجرار (٢١٤/١) تفسير قرطبی (١١٩/١)]

(٥) [المغنی (١٤٦/٢) فتح الباری (٢٨٢/٢ ـ ٢٨٣) تحفة الأحوذی (٧١/١) الروضة الندية (٢٤٥/١)]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



قراءت کی تو قراءت آپ پر بوجھل ہوگئی۔ فراغت کے بعد آپ نے فرمایا ''شاید تم لوگ امام کے پیچھے کچھ پڑھتے ہو۔'' ہم نے کہا ''جی ہاں''۔ تو آپ نے فرمایا ''ایسا نہ کیا کرو سوائے سورہ فاتحہ کے کیونکہ جس نے اسے نہ پڑھا اس کی کوئی نماز نہیں۔'' (۱) اسی طرح جب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ روایت بیان کی کہ جس نے نماز میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھی اس کی نماز ناتمام ہے۔ تو راوی ابو سائب رحمہ اللہ نے کہا اے ابو ہریرہ! ''میں بعض اوقات امام کے پیچھے ہوتا ہوں۔'' تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے جواب میں کہا کہ ''اے فارسی! اسے اپنے نفس میں (یعنی بغیر آواز نکالے) پڑھ لیا کرو۔'' (۲)

ان دلائل سے معلوم ہوتا ہے کہ امام کے پیچھے بھی فاتحہ پڑھنا ضروری ہے۔ امام شوکانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حق یہی ہے کہ امام کے پیچھے بھی (فاتحہ کی) قراءت واجب ہے۔ (۳) علامہ عبدالرحمن مبارکپوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام کے پیچھے فاتحہ کی قراءت تمام نمازوں میں واجب ہے خواہ سری ہوں یا جہری۔ (٤) امام ابن حزم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام اور مقتدی دونوں پر فاتحہ پڑھنا فرض ہے۔ (٥) شیخ ابن باز رحمہ اللہ نے یہ فتویٰ دیا ہے کہ جہری نماز میں بھی مقتدی پر فاتحہ پڑھنا واجب ہے۔ (٦)

## آمین

جہری نمازوں میں فاتحہ کے بعد امام کو چاہیے کہ بلند آواز سے آمین کہے اور مقتدی بھی امام کے ساتھ ہی اونچی آواز سے آمین کہیں، لیکن یہ یاد رہے کہ امام سے پہلے یا کچھ دیر بعد آمین کہنا درست نہیں۔

چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ''جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو بلاشبہ جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے موافق ہوگئی اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔'' (۷) اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ امام اونچی آواز سے آمین کہے گا کیونکہ نبی ﷺ مقتدی کو امام کے ساتھ آمین کہنے کا حکم اسی صورت میں دے سکتے ہیں جبکہ مقتدی کو علم ہو کہ امام آمین کہہ رہا ہے (تب ہی مقتدی اس کی موافقت کر سکے گا)۔ کوئی بھی صاحبِ علم یہ تصور نہیں کر سکتا کہ نبی ﷺ مقتدی کو

---

(۱) [أبو داود (۸۲۳) کتاب الصلاة : باب من ترك القراءة في صلاته بأم الكتاب، ترمذی (۳۱۱) ابن الجارود (۱۱۸) حاکم (۲۳۸/۱)] امام ترمذی رحمہ اللہ نے اسے حسن کہا ہے۔ امام دارقطنی اور امام بغوی رحمہما اللہ نے بھی اس کی سند کو حسن کہا ہے۔ امام بیہقی، امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان رحمہم اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔ شیخ احمد شاکر رحمہ اللہ نے بھی اسے صحیح کہا ہے۔ [شرح الترمذی (۱۱۷/۲)]

(۲) [موطا (۸٤/۱) کتاب النداء للصلاة : باب القراءة خلف الإمام فيما لا يجهر فيه بالقراءة، مسلم (۳۹، ٤۰) أبو داود (۸۱۲) ترمذی (۲٤۷) نسائی ۱۳۵/۲) أحمد (۲۸۵/۲) دارقطنی (۳۱۲/۱)]

(۳) [نیل الأوطار (۳۹/۱)] (٤) [تحفة الأحوذی (۲٤۰/۲)]

(٥) [المحلی بالآثار (۲٦٥/۲)] (٦) [فتاوی إسلامية (۲۳۵/۱)]

(۷) [بخاری (٦٤۰۲) کتاب الدعوات : باب فضل التأمين، مسلم (٤۱۰) أبو داود (۹۳٦) ترمذی (۲۵۰)]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



امام کی آمین کے ساتھ آمین کہنے کا حکم دیں لیکن وہ اپنے امام کی آمین کو نہ سن رہا ہو۔ (۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''یہود تم سے کسی چیز پر اتنا حسد نہیں کرتے جتنا سلام اور آمین کہنے پر کرتے ہیں۔'' (۲)

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ کی قراءت کرتے تو اونچی آواز سے آمین کہتے۔ (۳) حضرت نعیم مجمر رضی اللہ عنہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھنے کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جب وہ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ پر پہنچے تو انہوں نے آمین کہی اور لوگوں نے بھی آمین کہی ...۔ (٤) حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ اور ان کے مقتدیوں نے اس قدر اونچی آواز سے آمین کہی کہ مسجد گونج اٹھی۔ (٥)

ان دلائل سے ثابت ہوا کہ جہری نمازوں میں امام اور مقتدی اونچی آواز سے آمین کہیں گے (جبکہ سری نمازوں میں دونوں ہی مخفی آمین کہیں گے)۔ امام ابن قدامہ، امام ابن قیم، امام شوکانی، علامہ عبدالرحمٰن مبارکپوری، امام ابن حزم، نواب صدیق حسن خان، علامہ عبدالحی لکھنوی اور امام ابن ہمام رحمہم اللہ سب اسی کے قائل ہیں۔ (٦)

## قراءت قرآن

سورۂ فاتحہ اور آمین کے بعد کوئی سورت یا چند آیات تلاوت کرنی چاہییں۔ چنانچہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ اور دو سورتیں پڑھتے اور دوسری دو رکعتوں میں (صرف) سورہ فاتحہ پڑھتے۔'' (۷) اور حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہمیں سورہ فاتحہ اور جو بھی (قرآن سے) میسر ہو پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ (۸)

○ واضح رہے کہ تیسری اور چوتھی رکعت میں فاتحہ کے ساتھ کوئی سورت بھی پڑھی جا سکتی ہے۔ جیسا کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سے ہر رکعت میں تیس آیتوں کے برابر قرائت کرتے اور دوسری دو رکعتوں میں پندرہ آیتوں کے برابر' یا انہوں نے کہا کہ اس سے نصف۔ اور عصر کی پہلی دو

---

(۱) [ابن خزيمة (٥٧٠) كتاب الأذان والإقامة : باب الجهر بآمين]

(۲) [صحيح : صحيح ابن ماجة (٦٩٧) كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها : باب الجهر بآمين ' الصحيحة (٦٩١)]

(۳) [صحيح : صحيح أبو داود (٨٢٤) كتاب الصلاة : باب التأمين وراء الإمام ' صحيح ترمذي (٢٠٥)]

(٤) [نسائي (٩٠٥) كتاب الإفتتاح باب قراءة : بسم الله الرحمن الرحيم]

(٥) [عبدالرزاق (٩٦/٢) الأوسط لابن المنذر (١٣٢/٣)]

(٦) [المغني (١٦٢/٢) أعلام الموقعين (٣٩٦/٢) نيل الأوطار (٤٨/٢) تحفة الأحوزي (٧٩/٢) المحلى (٢٩٥/٢) الروضة الندية (٢٧٢/١) التعليق الممجد (١٠١) السعاية (١٣٦٣١) فتح القدير (١٠٧/١)]

(۷) [بخاري (٧٧٦) كتاب الأذان : باب يقرأ في الأخريين بفاتحة الكتاب ' مسلم (١٥٥) أبو داود (٧٩٨)]

(۸) [صحيح : صحيح أبو داود (٧٣٢) كتاب الصلاة : باب من ترك القراءة في صلاته بفاتحة الكتاب ' أبو داود (٨١٨)]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



رکعتوں میں سے ہر رکعت میں پندرہ آیتوں کے برابر قراءت کرتے اور دوسری دو رکعتوں میں اس سے نصف کے بقدر قراءت کرتے۔(۱)

○ قراءت کرتے ہوئے تلاوتِ قرآن کے آداب کو ملحوظ رکھنا چاہیے جیسا کہ چند حسب ذیل ہیں:

1- قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھا جائے۔جیسا کہ قرآن میں ہے کہ ﴿ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ﴾ [المزمل : ٤] ''اور قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھو۔''

2- ہر آیت پر وقف کیا جائے۔جیسا کہ نبی کریم ﷺ جب قراءت کرتے تو ہر آیت پر ٹھہرتے جیسا کہ حدیث میں ہے کہ آپ ﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ ﴾ پڑھتے، پھر ٹھہر کر ﴿ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ ﴾ پڑھتے اور پھر ٹھہر کر ﴿ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ○ ﴾ پڑھتے۔(۲)

3- خوبصورت آواز سے قرآن پڑھا جائے، جیسا کہ فرمانِ نبوی ہے کہ ﴿ زَيِّنُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ ﴾ ''قرآن کو اپنی آوازوں کے ساتھ مزین کرو۔''(۳) اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ نے کوئی چیز اتنی توجہ سے نہیں سنی جتنی توجہ سے اس نے نبی کریم ﷺ کا بہترین آواز سے پڑھا ہوا قرآن سنا ہے۔(۴)

4- اگر کوئی اکیلا نماز پڑھ رہا ہو تو بہت بلند آواز سے قرآن نہ پڑھے بلکہ آہستہ آواز سے پڑھے، جیسا کہ ایک روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ مسجد میں اعتکاف کی حالت میں تھے کہ آپ نے لوگوں کی بلند آواز سے قراءت سنی تو فرمایا کہ تم میں سے ہر ایک اپنے رب سے سرگوشی کر رہا ہے، تمہیں نماز میں اونچی آواز کے ساتھ قراءت کر کے اپنے ساتھیوں کو ہرگز پریشان نہیں کرنا چاہیے۔(۵)

## مختلف نمازوں کی مسنون قراءت

ویسے تو نمازی جہاں سے چاہے قرآن پڑھ سکتا ہے لیکن رسول اللہ ﷺ مختلف نمازوں میں قرآن کا جو حصہ پڑھا کرتے تھے اس کا مختصر بیان حسب ذیل ہے:

### ❋ فجر کی قراءت:

1- آپ ﷺ فجر کی سنتوں میں انتہائی ہلکی قراءت فرماتے حتی کہ یوں محسوس ہوتا کہ آپ نے فاتحہ بھی نہیں پڑھی۔(۶)

2- سنتوں کی پہلی رکعت میں ﴿ قُلْ يَاأَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ ﴾ اور دوسری رکعت میں ﴿ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ ﴾

---

(۱) [أحمد (۲/۳) مسلم (٤٥٢) كتاب الصلاة : باب القراءة في الظهر والعصر' أبو داود (٨٠٤)]

(۲) [مسند احمد (۲۸۸/٦) شیخ شعیب ارناؤوط فرماتے ہیں کہ اس کے راوی ثقہ ہیں۔[الموسوعة الحديثية (٢٦٤٧٠)]

(۳) [صحيح : صحيح ابوداود، ابوداود (١٤٦٨) كتاب الصلاة : باب استحباب الترتيل في القراءة]

(٤) [مسلم (٥٠٢٣) كتاب فضائل القرآن : باب من لم يتغن بالقرآن، مسلم (٧٩٢)]

(٥) [صحيح : صحيح ابوداود، ابوداود (١٣٣٢) كتاب الصلاة : باب في رفع الصوت بالقراءة في صلاة الليل]

(٦) [بخاری (١١٧١) كتاب التهجد : باب ما يقرأ في ركعتي الفجر]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



پڑھتے۔(۱)

3- امامت کراتے ہوئے ساٹھ(60) سے سو(100) تک آیات تلاوت فرماتے۔(۲)

4- سورۂ ﴿ قٓ وَ الْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ ﴾ یا اس کی مانند کوئی سورت پڑھتے، پھر بعد والی نماز میں تخفیف فرماتے۔(۳)

5- آپ ﷺ نے فجر کی جماعت میں سورۂ تکویر ﴿ اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ﴾ بھی پڑھی ہے۔(٤)

6- حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ نبی ﷺ نے نماز فجر میں سورۃ الفلق ﴿ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ﴾ اور سورۃ الناس ﴿ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ﴾ پڑھی۔(٥)

7- فجر کی دونوں رکعتوں میں ایک ہی سورت، سورۂ زلزال ﴿ اِذَا زُلْزِلَتِ ﴾ تلاوت فرمائی۔(٦)

8- بروز جمعہ آپ ﷺ فجر کی پہلی رکعت میں ﴿ الٓمّٓ ○ تَنْزِیْلُ ﴾ اور دوسری رکعت میں ﴿ هَلْ اَتٰی عَلَی الْاِنْسَانِ ﴾ پڑھتے تھے۔(۷)

## ❁ ظہر و عصر کی قراءت:

1- ظہر وعصر دونوں نمازوں میں ﴿ وَ الَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی ﴾ پڑھتے۔(۸)

2- ظہر وعصر میں ﴿ وَ السَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ﴾ اور ﴿ وَ السَّمَآءِ وَ الطَّارِقِ ﴾ بھی پڑھا کرتے تھے۔(۹)

3- ایک اور روایت میں ہے کہ ظہر وعصر میں ﴿ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَی ﴾ اور اس جیسی کوئی سورت پڑھتے تھے اور فجر میں لمبی سورتیں پڑھتے۔(۱۰)

4- ظہر وعصر میں آپ ﷺ بغیر آواز نکالے قراءت کرتے تھے۔(۱۱)

5- ظہر کی پہلی رکعت کو کافی طویل کرتے تھے۔(۱۲) صحابہ کرام نے اس کا سبب یہ بیان کیا ہے کہ تاکہ نمازی پہلی رکعت میں ہی جماعت میں شریک ہو سکے۔(۱۳)

---

(۱) [مسلم (۷۲٦) کتاب صلاۃ المسافرین : باب استحباب رکعتی سنة الفجر]

(۲) [بخاری (۷٦٥) کتاب الأذان : باب الجهر فی المغرب ' مسلم (٤٦۳) أبو داود (۸۱۱)]

(۳) [مسلم (٤٥۸) کتاب الصلاۃ : باب القراءة فی الصبح]

(٤) [مسلم (٤٥٦) نسائی (۲/۱٥۷) دارمی (۱/۲۹۷) عبدالرزاق (۲۷۲۱) ابن أبی شیبة (۱/۳٥۳)]

(٥) [**صحیح** : صحیح ابو داود ، ابو داود (۱٤٦۲) کتاب الصلاۃ : باب فی المعوذتین]

(٦) [**حسن** : صحیح ابو داود ، ابو داود (۸۱٦) کتاب الصلاۃ : باب الرجل یعید سورة واحدة فی الرکعتین]

(۷) [بخاری (۸۹۱) کتاب الجمعة : باب ما یقرأ فی صلاۃ الفجر یوم الجمعة ، مسلم (۸۷۹)]

(۸) [أحمد (٥/۱۰۱) مسلم (٤٥۹)]

(۹) [**حسن صحیح** : صحیح ابو داود ، ابو داود (۸۰٥) کتاب الصلاۃ : باب قدر القراءة فی صلاۃ الظهر والعصر]

(۱۰) [مسلم (٤٦۰) کتاب الصلاۃ : باب القراءة فی الصبح]

(۱۱) [بخاری (۷۷۷) کتاب الاذان : باب من خافت القراءة فی الظهر والعصر]

(۱۲) [مسلم (٤٥٤) کتاب الصلاۃ : باب القراءة فی الظهر والعصر]

(۱۳) [**صحیح** : صحیح ابو داود ، ابو داود (۸۰۰) کتاب الصلاۃ : باب القراءة فی الظهر]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## مغرب کی قراءت:

1- حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو نماز مغرب میں سورۂ طور پڑھتے ہوئے سنا۔(۱)

2- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بیان کے مطابق آپ ﷺ نے مغرب کی دونوں رکعتوں میں سورۂ اعراف پڑھی۔(۲)

3- حضرت اُم فضل رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کو مغرب میں ﴿ وَ الْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا ﴾ پڑھتے ہوئے سنا۔(۳)

## عشاء کی قراءت:

1- نبی ﷺ نے معاذ رضی اللہ عنہ کو نماز عشاء میں ﴿ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى ﴾، ﴿ وَ الشَّمْسِ وَ ضُحٰهَا ﴾ اور ﴿ وَ اللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى ﴾ پڑھنے کی نصیحت فرمائی۔(۴)

2- براء رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کو مغرب میں ﴿ وَ التِّيْنِ وَ الزَّيْتُوْنِ ﴾ پڑھتے ہوئے سنا۔(۵)

3- نیز عشاء میں یہ سورتیں پڑھنا بھی نبی ﷺ سے ثابت ہے۔ ﴿ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ﴾ (۶) اور ﴿ وَ الشَّمْسِ وَضُحٰهَا ﴾ (۷)۔

## عیدین اور جمعہ کی قراءت:

1- دونوں عیدوں اور جمعہ کی نماز میں نبی کریم ﷺ یہ دونوں سورتیں پڑھا کرتے تھے۔ ﴿ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى ﴾ اور ﴿ هَلْ اَتٰكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ ﴾۔(۸)

2- ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی ﷺ نماز جمعہ میں سورۂ جمعہ اور سورۂ منافقون بھی پڑھا کرتے تھے۔(۹)

3- آپ ﷺ سے نماز عیدین میں ﴿ قٓ وَ الْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ ﴾ اور ﴿ اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ ﴾ پڑھنا بھی ثابت ہے۔(۱۰)

○ نمازوں میں سورۂ اخلاص ﴿ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ﴾ پڑھنے کی بھی بڑی فضیلت ہے۔ چنانچہ ایک روایت میں ہے کہ ایک صحابی کا معمول تھا کہ وہ جب بھی امامت کراتے سورۂ فاتحہ کے بعد کوئی سورت پڑھنے سے پہلے سورۂ اخلاص ضرور پڑھتے۔ مقتدیوں نے امام سے کہا کہ آپ پہلے سورۂ اخلاص پڑھتے ہیں، پھر کوئی دوسری سورت پڑھتے ہیں، کیا ایک سورت تلاوت کے لیے کافی نہیں؟ یا صرف سورۂ اخلاص پڑھا کریں اور اگر یہ کافی نہیں تو پھر اسے چھوڑ دیں اور

---

(۱) [بخاری (۷٦٥) كتاب الاذان : باب الجهر فى المغرب ، مسلم (٤٦٣) كتاب الصلاة]
(۲) [صحیح : صحیح نسائی ، نسائی (۹۹۱) كتاب الافتتاح : باب القراءة فى المغرب]
(۳) [بخاری (۷٦۳) كتاب الاذان : باب القراءة فى المغرب ، مسلم (٤٦٢)]
(٤) [بخاری (۷۰۰) مسلم (٤٦٥) أبو داود (۷۹۰) نسائی (۱۰۲/۲) دارمی (۲۳۹/۱)]
(٥) [بخاری (۷٦۸) كتاب الأذان : باب الجمع فى العشاء ' مسلم (۱۷٥ ' ۱۷٦) ترمذی (۳۱۰)]
(٦) [بخاری (۷٦۸)] (۷) [أحمد (۳٥٤/٥) ترمذی (۳۰۹) نسائی (۱۷۳/۲)]
(۸) [مسلم (۸۷۸) كتاب الجمعة : باب ما يقرأ فى صلاة الجمعة]
(۹) [مسلم (۸۷۷) كتاب الجمعة : باب ما يقرأ فى صلاة الجمعة]
(۱۰) [مسلم (۸۹۱) كتاب صلاة العيدين : باب ما يقرأ فى صلاة العيدين]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کوئی دوسری سورت پڑھا کریں۔لیکن امام نے کہا کہ میں سورۂ اخلاص کی تلاوت نہیں چھوڑ سکتا۔لوگوں نے یہ مسئلہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا تو آپ ﷺ نے امام سے کہا کہ تم مقتدیوں کی بات کیوں نہیں مان لیتے اور اس سورت کو ہر رکعت میں لازماً کیوں پڑھتے ہو؟اس نے جواب میں کہا کہ مجھے اس سورت کے ساتھ محبت ہے۔اس پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ تیری اس سورت کے ساتھ محبت ہی تجھے جنت میں داخل کرے گی۔(۱)

ایک دوسری روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ سورۂ اخلاص اجر وثواب میں ایک تہائی قرآن کے برابر ہے۔(۲)

○ درج بالا پہلی طویل حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز میں سورتوں کو ترتیب سے تلاوت کرنا ضروری نہیں ،اسی لئے تو وہ صحابی ہر سورت سے پہلے سورۂ اخلاص تلاوت کیا کرتے تھے۔علاوہ ازیں ایک دوسری روایت بھی اس کا ثبوت ہے جس میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک نماز میں پہلے سورۂ بقرہ پھر سورۂ نساء اور پھر سورۂ آل عمران تلاوت فرمائی (حالانکہ سورہ نساء سورۂ آل عمران کے بعد ہے)۔(۳)

○ جو فاتحہ اور قرآن پڑھنے سے عاجز ہو وہ کیا کرے؟اس حوالے سے حضرت رفاعہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو نماز سکھائی تو فرمایا،اگر تمہیں قرآن (کا کچھ حصہ) یاد ہے تو پڑھو ورنہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ اور لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ (حسب توفیق) کہہ کر رکوع کرلو۔(٤) اور حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ کے پاس آ کر کہا بلاشبہ مجھے قرآن سے کچھ بھی یاد نہیں لہٰذا آپ مجھے وہ چیز سکھا دیجیے جو مجھے کفایت کر جائے تو آپ نے فرمایا کہو سُبْحَانَ اللّٰهِ ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ۔(٥)

یاد رہے کہ اس واقعہ کو ہمیشہ کے لیے (ان الفاظ کے پڑھنے کا) جواز نہیں بنا لینا چاہیے کیونکہ جو شخص ان کلمات کو سیکھنے کی طاقت رکھتا ہے لامحالہ وہ فاتحہ سیکھنے کی بھی طاقت رکھتا ہوگا چنانچہ اس کی تاویل یہ ہوگی کہ (اس شخص نے کہا) میں اس وقت کچھ بھی قرآن سیکھنے کی طاقت نہیں رکھتا اور بیشک مجھ پر نماز کا وقت آ چکا ہے پس جب وہ اس نماز سے فارغ ہو گا تو اس پر (اگلی نماز کے لیے فاتحہ) سیکھنا لازم ہوگا جیسا کہ شارح المصابیح نے بھی یہی بیان کیا ہے۔(٦)

○ نماز میں قرآن سے دیکھ کر قراءت کرنا جائز تو ہے لیکن اس پر دوام اختیار کر لینا درست نہیں۔عائشہ رضی اللہ عنہا کی امامت ان کا غلام قرآن سے دیکھ کر کراتا تھا۔(۷) اور نبی ﷺ اپنی نواسی ''امامہ'' کو نماز میں اٹھا لیتے تھے۔(۸) جب

---

(۱) [بخاری (قبل الحدیث : ۷۷٤) کتاب الاذان : باب الجمع بین السورتین فی الرکعۃ]
(۲) [بخاری (۵۰۱۳) کتاب فضائل القرآن : باب فضل ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾]
(۳) [مسلم (۷۷۲) أحمد (۳۸۲/۵)]
(٤) [صحیح : صحیح ترمذی (۲٤۷) صحیح أبو داود (۸۰۳) أبو داود (۸۵۸) ترمذی (۳۰۲)]
(٥) [حسن : صحیح أبو داود (۷٤۲) کتاب الصلاۃ : باب ما یجزئ الأمی والأعجمی من القراءۃ أبو داود (۸۳۲)]
(٦) [تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو: نیل الأوطار (٤۹/۲)]
(۷) [بخاری تعلیقا (۹٦/۱) حافظ ابن حجر رحمہ اللہ رقمطراز ہیں کہ امام ابوداود رحمہ اللہ نے مصاحف میں اسے موصولا بھی بیان کیا ہے۔ فتح الباری (۱٤۷/۲)]
(۸) [بخاری (۵۱٦)]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



نماز میں بچہ اٹھایا جا سکتا ہے تو قرآن بالاولی اٹھایا جا سکتا ہے البتہ اسے زبانی یاد کر کے پڑھنا افضل ہے۔ نیز سعودی فتویٰ کمیٹی نے یہ فتویٰ دیا ہے کہ قرآن سے دیکھ کر قراءت فرائض اور نوافل دونوں میں جائز ہے۔(۱)

○ دورانِ قراءت رحمت کی آیت پر سوال کرنا اور عذاب کی آیت پر پناہ مانگنا مشروع ہے جیسا کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی تو جب ایسی آیت گزرتی جس میں رحمت الٰہی کا ذکر ہوتا تو آپ وہاں ٹھہر کر رحمت کا سوال کرتے اور جب عذاب کی آیت گزرتی تو وہاں ذرا ٹھہر کر اس سے پناہ مانگتے۔(۲) شیخ البانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ رات کی نماز (تہجد، قیام اللیل) کے متعلق ہے جیسا کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے... اگر فرائض میں اس طرح کرنا مشروع ہوتا تو آپ ایسا کرتے اور اگر آپ ایسا کرتے تو (ضرور) نقل کیا جاتا... پس جب منقول نہیں تو یہ دلیل ہے کہ آپ نے ایسا نہیں کیا۔(۳)

○ بعض آیات کا جواب دینا جیسا کہ آج کل معمول ہے کہ امام جب بعض مخصوص آیات تلاوت کرتا ہے تو مقتدی اس کے جواب میں بلند آواز سے کچھ کلمات کہتے ہیں۔ یہ عمل ثابت نہیں۔ البتہ اگر کوئی (امام یا مقتدی) خود کسی آیت کا جواب دینا چاہے تو یہ درست ہے، جیسا کہ درج بالا حدیث میں ہے۔ تاہم ﴿ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى ﴾ کے جواب میں ﴿ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى ﴾ کہنا صحابہ کے عمل سے ثابت ہے۔(۴) لیکن ﴿ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ ﴾ کے جواب میں ﴿ اَللّٰهُمَّ حَاسِبْنِي حِسَابًا يَسِيرًا ﴾ کہنا ثابت نہیں۔

○ دو رکعتوں میں ایک ہی سورت کی قراءت جائز ہے۔ چنانچہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ نبی ﷺ نے نماز فجر کی دونوں رکعتوں میں ایک ہی سورت ﴿ إِذَا زُلْزِلَتِ ﴾ تلاوت فرمائی۔(۵) حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ظاہر یہی ہے کہ آپ ﷺ نے جان بوجھ کر اس سنت کی دلیل فراہم کرنے کے لیے ایسا کیا۔(٦)

○ رکوع وسجدہ میں قراءتِ قرآن ممنوع ہے۔ چنانچہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "لوگو یاد رکھو! مجھے رکوع اور سجدے میں قرآن پڑھنے سے منع کیا گیا ہے۔"(۷)

## رفع الیدین

قراءت قرآن کے بعد رفع الیدین کرتے ہوئے رکوع میں جھکنا چاہیے۔ رفع الیدین کا معنی ہے دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھانا۔ یہ عمل نماز میں چار مقامات پر ثابت ہے۔

---

(۱) [فتاوی اللجنة الدائمة (٦/٣٩٦)]

(۲) [مسلم (۷۷۲) كتاب صلاة المسافرين وقصرها: باب استحباب تطويل القراءة في صلاة الليل]

(۳) [تمام المنة (ص/ ۱۸۵)]

(٤) [مصنف ابن أبي شيبة (۲/ ۸، ٥٠٩۔٥٠٥)]

(٥) [حسن: صحيح أبو داود (۷۳۰) كتاب الصلاة: باب الرجل يعيد سورة واحدة في الركعتين، أبو داود (۸۱٦)]

(٦) [كما في المرعاة (۳/ ۱۷۷)]

(۷) [مسلم (٤۷۹) كتاب الصلاة: باب النهي عن قراءة القرآن في الركوع والسجود، أبو داود (۸۷٦)]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



① تکبیر تحریمہ کے وقت۔ ② رکوع میں جاتے ہوئے۔
③ رکوع سے اٹھتے وقت۔ ④ تیسری رکعت کے لیے کھڑے ہوتے وقت۔

اس کے دلائل حسب ذیل ہیں:

(1) حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ اپنے دونوں ہاتھوں کو (کانوں تک) اٹھاتے جب آپ تکبیر کہتے' جب رکوع کرتے اور جب اپنے سر کو رکوع سے اٹھاتے۔(۱)

(2) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو کندھوں کے برابر اٹھاتے پھر تکبیر کہتے۔(۲)

(3) حضرت نافع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ جب نماز شروع کرتے تو تکبیر کہتے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے اور جب رکوع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے اور جب سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے اور جب دو رکعتوں (سے فراغت کے بعد تیسری کے لیے) کھڑے ہوتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے۔ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اسے نبی ﷺ سے مرفوع بیان کیا ہے۔(۳)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نقل فرماتے ہیں کہ امام بخاری رحمہ اللہ نے یہ بات ذکر کی ہے کہ رکوع میں جاتے وقت اور اس سے اٹھتے وقت رفع الیدین (کی حدیث) سترہ صحابہ سے مروی ہے۔(٤) اور امام بخاری رحمہ اللہ نے اس موضوع پر ایک مستقل رسالہ جزء رفع الیدین کے نام سے تحریر کیا ہے اور اس میں امام حسن اور امام حمید بن ہلال رحمہما اللہ سے حکایت بیان کی ہے کہ تمام صحابہ رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام حسن رحمہ اللہ نے کسی (ایک صحابی) کو بھی مستثنیٰ نہیں کیا۔(٥)

○ جمہور صحابہ و تابعین اور ائمہ عظام تو مذکورہ چاروں مقامات پر رفع الیدین کے قائل ہیں، البتہ احناف کا کہنا ہے کہ رفع الیدین تکبیر تحریمہ کے علاوہ کسی بھی مقام پر ثابت نہیں۔ مخالفین رفع الیدین کے چند دلائل اور ان کا تجزیہ حسب ذیل ہے:

❶ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس آئے اور فرمایا، کیا ہے مجھے کہ میں تمہیں رفع الیدین کرتے ہوئے دیکھتا ہوں گویا کہ (تمہارے ہاتھ) سرکش گھوڑوں کی دُمیں ہیں' نماز میں آرام کیا کرو۔(٦)

اس کا جواب یوں دیا گیا ہے:

---

(۱) [بخاری (۷۳۷) کتاب الأذان : باب رفع الیدین إذا کبر......' مسلم (۳۹۱) أبو داود (۷٤٥)]
(۲) [بخاری (۷۳٦) أیضا' مسلم (۳۹۰) أحمد (۱٤۷/۱) أبو داود (۷۲۱) ابن ماجة (۸٥۸)]
(۳) [بخاری (۷۳۹) کتاب الأذان : باب رفع الیدین إذا قام من الرکعتین ' أبو داود (۷٤۱) نسائی (۱۲۲/۲)]
(٤) [فتح الباری (۲٥۷/۲)]
(٥) [تحفة الأحوذی (۱۱۲/۲) تلخیص الحبیر (۲۲۰/۱)]
(٦) [مسلم (٤۳۰) کتاب الصلاة : باب الأمر بالسکون فی الصلاة......' أبو داود (۱۰۰۰)]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



① اس حدیث میں یہ کہیں موجود نہیں کہ یہ ممانعت رکوع والے رفع الیدین کے متعلق ہے۔

② اس حدیث کے ورود کا ایک خاص سبب ہے جیسا کہ صحیح مسلم کی ہی دوسری روایت میں ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم سلام پھیرتے تو اپنے ہاتھوں کے ساتھ دونوں جانب اشارہ بھی کرتے اس لیے نبی ﷺ نے فرمایا ''تم اپنے ہاتھوں کو بدکے ہوئے گھوڑوں کی دُموں کی مانند کیوں حرکت دیتے ہو' تم میں سے کسی ایک کو تو اتنا ہی کافی ہے کہ وہ اپنا ہاتھ اپنی ران پر رکھے پھر اپنے دائیں اور بائیں جانب (بیٹھے ہوئے) بھائی کو سلام کرے۔(۱)

③ اگر رفع الیدین نماز میں سکون کے منافی ہے تو مخالفین وتروں میں رفع الیدین کیوں کرتے ہیں۔

❷ علقمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا، میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی نماز پڑھ کے نہ دکھاؤں؟ پھر انہوں نے نماز پڑھی اور صرف ایک مرتبہ رفع الیدین کیا۔(۲) امام ابن حزم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ خبر صحیح ہے اور اگر یہ حدیث صحیح نہ ہوتی تو ہر (مرتبہ رکوع سے) اٹھتے اور جھکتے وقت رفع الیدین فرض ہوتا۔ لیکن چونکہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی خبر صحیح ہے اس لیے ہمیں یہی بات راجح معلوم ہوتی ہے کہ تکبیر تحریمہ کے علاوہ رفع الیدین صرف سنت و مستحب ہے۔(۳)

اس کا جواب یوں دیا گیا ہے:

① یہ حدیث دیگر متعدد صحیح و متواتر احادیث کے خلاف ہے لہٰذا قابل حجت نہیں۔

② صحابی کا عمل رسول اللہ ﷺ کے عمل کے مقابلے میں حجت نہیں۔

③ اگرچہ اس حدیث کو اہل علم نے صحیح کہا ہے لیکن اس سے رفع الیدین کی نفی لازم نہیں آتی بلکہ صرف تاکید میں کچھ کمی واقع ہو جاتی ہے ورنہ مشروعیت تو دیگر کئی صحیح احادیث سے ثابت ہے۔

④ یہ بھی واضح رہے کہ بعض اہل علم اس روایت کو ضعیف بھی کہتے ہیں۔ جیسا کہ امام ترمذی رحمہ اللہ نے امام ابن مبارک رحمہ اللہ کا قول نقل کیا ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی رفع الیدین چھوڑنے کی حدیث ثابت نہیں۔ مزید برآں اہل علم کا کہنا ہے کہ اس روایت میں سفیان ثوری راوی مدلس ہیں اور عن سے روایت کرتے ہیں اور یہ بات معروف ہے کہ مدلس راوی اگر عن سے روایت بیان کرے اور وہ اسے بیان کرنے میں منفرد ہو تو اس کی روایت ضعیف ہوتی ہے۔ لہٰذا اگر یہ روایت ہی ضعیف ہو تو پھر اس سے استدلال کسی طور پر درست نہیں۔

❸ علقمہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ، حضرت ابوبکر

---

(۱) [مسلم (۴۳۱) كتاب الصلاة : باب الأمر بالسكون في الصلاة.....' أبو داود (۹۹۸)]

(۲) [صحيح : صحيح أبو داود (٦٨٣) كتاب الصلاة : باب من لم يذكر الرفع عند الركوع ' أبو داود (۷۳۸) شیخ احمد شاکر نے اسے صحیح کہا ہے۔ [التعليق على الترمذي (۲/۱) ٤] شیخ شعیب ارناؤوط، شیخ عبدالقادر ارناؤوط اور زہیر شاویش وغیرہ نے بھی اسے صحیح کہا ہے۔ [التعليق على شرح السنة (۲٤/۳)]

(۳) [المحلى (٤/۳)]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز پڑھی تو ان سب نے تکبیر تحریمہ کے علاوہ رفع الیدین نہیں کیا۔(۱)

اس کا جواب یہ ہے کہ امام ابن جوزی رحمہ اللہ نے اس روایت کو موضوع قرار دیا ہے۔اور امام دارقطنی رحمہ اللہ اسی روایت کو نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ اس کی سند میں محمد بن جابر راوی ''عن حماد'' ضعیف ہے۔اور امام بیہقی رحمہ اللہ نے بھی اسے مرسل وموقوف کہا ہے۔

4 حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے کانوں تک اٹھاتے ﴿ ثُمَّ لَا يَعُوْدُ ﴾ ''پھر دوبارہ ایسا (یعنی رفع الیدین) نہیں کرتے تھے۔'' (۲)

امام شوکانی رحمہ اللہ رقمطراز ہیں کہ حفاظ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اس حدیث میں ﴿ ثُمَّ لَا يَعُوْدُ ﴾ کے الفاظ مدرج ہیں۔(۳)

5 ابتدائے اسلام میں بعض منافق لوگ نماز پڑھتے ہوئے بغلوں میں بت رکھ لیا کرتے تھے اس لیے رفع الیدین کا حکم دیا گیا جو کہ بعد میں منسوخ ہو گیا۔

اس کا جواب یہ ہے کہ بغلوں میں بت چھپانے والا دعویٰ بلا دلیل ہے جو کسی صحیح حدیث و اثر سے تو درکنار کسی ضعیف و من گھڑت روایت سے بھی ثابت نہیں۔دوسرے یہ کہ اگر منافقین کو بت لانے ہی تھے تو جیبوں میں کیوں نہ لاتے اور بغلوں میں کیونکر چھپا کر لاتے۔پھر اگر رفع الیدین کا مقصد محض بت گرانا ہی تھا تو تکبیر تحریمہ کے وقت رفع الیدین ہی اس کے لیے کافی تھی، بقیہ تین مقامات پر اس کی کیا ضرورت تھی۔پھر یہ سوال بھی پیدا ہوتا ہے کہ اگر رفع الیدین سے بت گر جایا کرتے تھے تو رسول اللہ ﷺ اُن منافقین کو آخر کیا سزا دیتے تھے، حالانکہ ایسی کسی بھی بات کا کتبِ حدیث اور کتبِ سیرت میں کہیں کوئی ذکر نہیں، لہٰذا یہ قصہ محض جہلاء کا گھڑا ہوا ہے جس کا حقیقت سے دور کا بھی کوئی واسطہ نہیں۔

معلوم ہوا کہ جن احادیث و روایات سے رفع الیدین کی مشروعیت کو رد کرنے کی کوشش کی جاتی ہے وہ یا تو ضعیف و من گھڑت ہیں یا مبہم و غیر واضح ہیں لہٰذا چونکہ دیگر صحیح احادیث سے چاروں جگہوں میں رفع الیدین ثابت ہے اس لیے انہی پر عمل کیا جائے گا۔

امام شوکانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ چاروں جگہوں میں رفع الیدین کرنا مشروع و ثابت ہے۔(٤) نواب صدیق حسن خان، علامہ عبدالرحمٰن مبارکپوری، مولانا عبدالحی لکھنوی اور سعودی مستقل فتویٰ کمیٹی کا بھی یہی فتویٰ ہے۔(٥)

---

(۱) [دارقطنی (۲۹٥/۱) بیهقی (۷۹/۲)]

(۲) [**ضعیف** : ضعیف أبو داود (۱٥۳، ۱٥٤، ۱٥٥، ۱٥٦)(۲۹٤/۱) بیهقی (۷٦/۲) یہ حدیث ترّیف راوی کی وجہ سے ضعیف ہے۔شیخ البانیؒ نے اس حدیث اور اس معنی کی دیگر تمام روایات کو ضعیف کہا ہے۔]

(۳) [نیل الأوطار (٦۹٥/۱)]

(٤) [السیل الجرار (۲۲٦/۱) نیل الأوطار (٦۹۹/۱)]

(٥) [الروضة الندیة (۲٦۲/۱) تحفة الأحوذی (۱۱۳/۲) التعلیق الممجد (ص/۸۹) فتاوی إسلامیة (۲۳۳/۱)]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



○ سجدوں میں رفع الیدین ثابت نہیں۔ چنانچہ ایک روایت میں ہے کہ ''آپ ﷺ جب سجدوں سے سر اٹھاتے تو ایسا (یعنی رفع الیدین) نہیں کرتے تھے۔'' (۱)

○ رفع الیدین کرتے ہوئے انگلیوں کی کیفیت کے متعلق حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع کرتے تو دونوں ہاتھوں کو لمبا کر کے اٹھاتے۔(۲) اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ ﷺ کی انگلیاں (رفع الیدین کے وقت) نہ زیادہ کھلی ہوتی تھیں اور نہ ہی بہت زیادہ ملی ہوتی تھیں۔(۳)

## رکوع

رکوع کے لیے جھکتے وقت رفع الیدین کے ساتھ تکبیر یعنی اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہنا چاہیے۔ اور یہ واضح رہے کہ نبی ﷺ نماز میں ہر مرتبہ اٹھتے اور جھکتے وقت تکبیر کہا کرتے تھے۔ جیسا کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو ہر (مرتبہ) اٹھتے وقت، جھکتے وقت، کھڑے ہوتے وقت اور بیٹھتے وقت، تکبیر کہتے ہوئے دیکھا۔(٤)

○ رکوع کی کیفیت کے متعلق چند احادیث ملاحظہ فرمایئے:

1- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ایسی نماز کفایت نہیں کرتی جس کے رکوع وسجدہ میں آدمی اپنی پیٹھ (بالکل) سیدھی نہ کرے۔(٥)

2- حالت رکوع میں کمر بالکل سیدھی ہو، سر نہ زیادہ نیچے ہو اور نہ زیادہ اونچا، دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں دونوں گھٹنوں پر ہوں۔(٦)

3- رسول اللہ ﷺ نے نماز میں غلطی کرنے والے شخص کو حکم دیا تھا کہ حالت رکوع میں ہتھیلیوں کو گھٹنوں پر رکھو اور انگلیوں کے درمیان فاصلہ کرو۔(٧)

4- رسول اللہ ﷺ حالت رکوع میں گھٹنوں کو مضبوطی سے پکڑ لیتے اور اپنی کہنیاں پہلوؤں سے دور رکھتے۔(٨)

5- رکوع میں رسول اللہ ﷺ اپنے ہاتھوں کی انگلیاں کھلی رکھتے تھے جیسا کہ حدیث میں ہے کہ جب آپ رکوع کرتے تو اپنی انگلیوں کے درمیان فاصلہ کرتے۔(٩)

○ رکوع کی چند دعائیں حسب ذیل ہیں:

---

(۱) [مسلم (۳۹۰) کتاب الصلاۃ: باب استحباب رفع الیدین حذو المنکبین.....]

(۲) [**صحیح**: صحیح ترمذی (۱۹۹) ترمذی (۲٤۰) أبو داود (۷۵۳) نسائی (۱۲٤/۲)]

(۳) [ابن خزیمة (٤۵۹)]

(٤) [**صحیح**: صحیح ترمذی (۲۰۸) کتاب الصلاۃ: باب ما جاء فی التکبیر عند الرکوع والسجود، ترمذی (۲۵۳)]

(٥) [**صحیح**: صحیح أبو داود (۷٦۱) کتاب الصلاۃ: باب صلاۃ من لا یقیم صلبه.....، أبو داود (۸۵۵)]

(٦) [مسلم (٤۹۸) بخاری (۸۲۸)] (۷) [صفة صلاة النبی للألبانی (ص/۱۳۰)]

(۸) [**صحیح**: صحیح ترمذی (۲۱٤) کتاب الصلاۃ، صحیح أبو داود (۷۲۳) ترمذی (۲٦۰)]

(۹) [**صحیح**: حاکم (۲٤٤/۱) دارقطنی (۳۳۹/۱) امام حاکم اور امام ذہبیؒ نے اسے صحیح کہا ہے۔]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



1- حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ رکوع میں یہ دعا پڑھتے تھے:

﴿سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ﴾ ''پاک ہے میرا رب عظمت والا۔''(۱)

واضح رہے کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی جس روایت میں ﴿سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ﴾ اور ﴿سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى﴾ رکوع وسجدہ میں تین تین مرتبہ کہنے کا ذکر ہے، وہ ضعیف ہے۔(۲) اس لیے عدد کی قید کے بغیر زیادہ سے زیادہ تسبیحات پڑھنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

2- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں رکوع کی یہ دعا مذکور ہے:

﴿سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ﴾

''بہت پاکیزہ ومقدس، رب فرشتوں اور روح (یعنی جبرئیل علیہ السلام) کا۔''(۳)

3- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ایک دوسری روایت میں رکوع کی یہ دعا مذکور ہے:

﴿سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَ بِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ﴾

''پاک ہے تو اے اللہ! ہمارے رب! اپنی تعریف کے ساتھ، اے اللہ! مجھے بخش دے۔''(٤)

4- حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت میں رکوع کی یہ مسنون دعا مذکور ہے:

﴿سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوتِ وَالْمَلَكُوتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ﴾

''پاک ہے (اللہ) بہت بڑی طاقت وبادشاہی والا اور بڑائی وعظمت والا۔''(٥)

5- رسول اللہ ﷺ سے رکوع میں یہ دعا بھی ثابت ہے:

﴿اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَ بِكَ آمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ خَشَعَ لَكَ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَمُخِّيْ وَعَظْمِيْ وَعَصَبِيْ﴾ ''اے اللہ! تیرے لئے ہی میں نے رکوع کیا، تجھ پر ہی میں ایمان لایا، تیرے لئے ہی میں مطیع ہوا اور میرے کان، میری آنکھیں، میرا دماغ، میری ہڈیاں اور میرے پٹھے تیرے لئے جھک گئے۔''(٦)

○ جس روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے رکوع میں ﴿فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ﴾ اور سجدے میں ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى﴾ پڑھنے کا حکم دیا، وہ ضعیف ہے۔(۷)

(۱) [مسلم (۷۷۲) کتاب صلاۃ المسافرین، ترمذی (۲٦۲) أبو داود (۸۷۱) ابن ماجة (۸۸۸)]

(۲) [**ضعیف**: ضعیف أبو داود (۱۸۷) ضعیف ابن ماجة (۱۸۷) أبو داود (۸۸٦) ترمذی (۲٦۱)]

(۳) [مسلم (٤۸۷) کتاب الصلاة: باب ما یقال فی الرکوع والسجود' أبو داود (۸۷۲) أحمد (۳٤/٦)]

(٤) [بخاری (۸۱۷) کتاب الأذان: باب التسبیح والدعاء فی السجود' مسلم (٤۸٤) أبو داود (٤۷۷)]

(٥) [**صحیح**: صحیح أبو داود (۷۷٦) کتاب الصلاة: باب ما یقول الرجل فی رکوعه وسجوده' أبو داود (۸۷۳)]

(٦) [**صحیح**: صحیح نسائی (۱۰۰٦) کتاب التطبیق: باب نوع آخر' نسائی (۱۰۵۰)]

(۷) [**ضعیف**: الارواء (۳۳٤) أبو داود (۸٦۹) کتاب الصلاة: باب ما یقول الرجل ...، ابن ماجة (۸۸۷)]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## قومہ (رکوع کے بعد قیام)

رکوع کی دعائیں پڑھنے کے بعد رفع الیدین کرتے ہوئے سیدھے کھڑے ہو جائیں۔ امام، مقتدی اور منفرد (سب) رکوع سے اٹھتے وقت یہ دعا پڑھیں:

﴿ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ﴾ ''اللہ نے اس کی سن لی جس نے اس کی تعریف کی۔''

اور سیدھے کھڑے ہونے کے بعد یہ دعا پڑھیں:

﴿ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ﴾ ''اے ہمارے پروردگار! تیرے لئے ہی ساری تعریف ہے۔''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے' پھر جب رکوع کرتے تو تکبیر کہتے' پھر رکوع سے اٹھتے وقت سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہتے' پھر سیدھے کھڑے ہو کر رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہتے۔(۱)

اور جس روایت میں ہے کہ جب امام سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے' تو تم رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہو۔(۲) اس سے یہ استنباط کرنا کہ مقتدی کو سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ نہیں کہنا چاہیے اور امام کو رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ نہیں کہنا چاہیے' درست نہیں کیونکہ صحیح احادیث سے ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دونوں کلمات کہتے تھے اور اسی طرح نماز پڑھنے کا حکم دیتے تھے۔ تاہم یہاں یہ بات یاد رہے کہ اس حدیث کا مقصد یہ بتانا نہیں کہ امام اور مقتدی اس موقع پر کیا کہیں بلکہ محض یہ بتانا ہے کہ مقتدی کی رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ امام کی سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کے بعد ہونی چاہیے۔(۳) یہی بات راجح و برحق ہے اگرچہ علماء نے اس میں اختلاف کیا ہے۔(٤)

رکوع سے اٹھتے وقت رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کی جگہ درج ذیل کلمات بھی کہے جا سکتے ہیں:

﴿ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيهِ ﴾

''اے ہمارے پروردگار! تیرے لئے ہی تعریف ہے، بہت زیادہ اور پاکیزہ تعریف، جس میں برکت کی گئی ہے۔''

جس صحابی نے رکوع سے کھڑے ہو کر یہ کلمات کہے تھے رسول اللہ ﷺ نے اس کے متعلق فرمایا تھا کہ میں نے تیس سے زیادہ فرشتے دیکھے ہیں جو اس کام میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش میں تھے کہ ان کلمات کو پہلے کون تحریر کرتا ہے۔(٥)

علاوہ ازیں رکوع سے سیدھے کھڑے ہو کر یہ دعا پڑھنا بھی ثابت ہے:

---

(۱) [بخاری (۷۸۹) کتاب الأذان : باب التکبیر إذا قام من السجود' مسلم (۲۸) أبو داود (۷۳۸)]

(۲) [بخاری (۷۳۲) کتاب الأذان : باب إیجاب التکبیر وافتتاح الصلاة' مسلم (٤۱۱)]

(۳) [صفة صلاة النبي للألباني (ص/۱۳۵) الحاوي للفتاوی (۵۲۹/۱)]

(٤) [الأم (۲۲۰/۱) شرح المهذب (۲۵۲/۳) المبسوط (۲۰/۱) نیل الأوطار (۸۸/۲)]

(٥) [بخاری (۷۹۹) کتاب الأذان : باب فضل اللهم ربنا لك الحمد' أبو داود (۷۷۰) نسائي (۱۰٦۱)]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



﴿رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْأُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمِلْأُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْئٍ بَعْدُ اَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ اَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ﴾

''اے ہمارے پروردگار! تیرے لئے ہی ہر قسم کی تعریف ہے اتنی کہ اس سے آسمان، زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے (سب) بھر جائے اور ہر وہ چیز بھر جائے جسے تو چاہے، اس کے بعد اے تعریف اور بزرگی والے! سب سے سچی بات جو بندے نے کہی اور ہم سب تیرے ہی بندے ہیں (یہ ہے کہ) اے اللہ! جو تو عطا کرتا ہے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جو تو روک لے اسے کوئی عطا کرنے والا نہیں۔''(۱)

- یہاں یہ واضح رہے کہ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ اور واؤ کے ساتھ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ اور اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ تینوں طرح ہی نبی ﷺ سے ثابت ہے۔(۲)

- رکوع کے بعد اطمینان کے ساتھ سیدھے کھڑے ہونے کا نام قومہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ اس مقام پر پورے اطمینان کے ساتھ دعائیں پڑھتے اور تقریباً اتنی دیر کھڑے رہتے جتنی دیر رکوع یا سجدہ میں لگاتے۔(۳) اور بعض اوقات تو قومہ اتنا لمبا کر دیتے کہ یوں گمان ہوتا کہ شاید آپ بھول گئے ہیں۔(٤) نبی کریم ﷺ کے اس عمل کے برعکس آج بالعموم نمازیوں کی یہ حالت ہے کہ قومہ کو کچھ لمبا کرنا تو دور سیدھا کھڑا ہونا بھی گوارہ نہیں کرتے اور فوراً سجدے میں گر جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہدایت دے اور ہماری اصلاح فرمائے۔ (آمین!)

## سجدہ

قومہ کے بعد سجدے کے لیے جھکتے وقت پہلے دونوں ہاتھ اور پھر گھٹنے زمین پر رکھنے چاہییں۔ جیسا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، تم میں سے جب کوئی سجدہ کرے تو اونٹ کی طرح نہ بیٹھے ﴿وَلْيَضَعْ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ﴾ ''اور اپنے ہاتھ گھٹنوں سے پہلے زمین پر رکھے۔''(٥)

اور نافع رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اپنے ہاتھ گھٹنوں سے پہلے رکھتے تھے اور فرماتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔(٦)

---

(۱) [مسلم (٤٨٧) كتاب الصلاة : باب ما يقول إذا رفع رأسه من الركوع ' نسائي (۱۰۸۳۲)]

(۲) [صفة صلاة النبي للالباني (ص/۱۳۵)]

(۳) [بخاري (۷۹۲) كتاب الاذان : باب حد اتمام الركوع والاعتدال فيه ، مسلم (٤٧١)]

(٤) [مسلم (٤٧٣) كتاب الصلاة : باب اعتدال اركان الصلاة وتخفيفها]

(٥) [صحيح : صحيح أبو داود (٧٤٦) كتاب الصلاة : باب كيف يضع ركبتيه قبل يديه ' أبو داود (٨٤٠) حافظ ابن حجرؒ نے اس حدیث کو حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث سے قوی قرار دیا ہے۔[بلوغ المرام (۳۳۱)]

(٦) [ابن خزيمة (٦٢٨) دارقطني (١/٣٤٤) بيهقي (٢/١٠٠) حاكم (١/٢٢٦) بخاري تعليقا (٢/٢٩٨)]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



تاہم کچھ اہل علم کے نزدیک پہلے گھٹنے زمین پر رکھنے چاہییں۔ان کی دلیل حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے جس میں وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا جب آپ سجدہ کرتے تو دونوں گھٹنے ہاتھوں سے پہلے زمین پر رکھتے اور جب سجدے کے لیے اٹھتے تو دونوں ہاتھ گھٹنوں سے پہلے اٹھاتے۔ لیکن یہ روایت ضعیف ہونے کی بنا پر قابل حجت نہیں۔(۱)

○ سجدے کی کیفیت کے متعلق چند احادیث ملاحظہ فرمائیے:

1- سجدے میں سات اعضاء یعنی پیشانی (اور ناک) دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں (کے سرے) زمین پر لگنے چاہییں۔ چنانچہ فرمانِ نبوی ہے کہ "جب آدمی سجدہ کرتا ہے تو اس کے سات اعضاء بھی سجدہ کرتے ہیں اس کا چہرہ، اس کے دونوں ہاتھ، اس کے دونوں گھٹنے اور اس کے دونوں قدم۔"(۲) ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا "مجھے سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ پیشانی پر، یہ کہتے ہوئے آپ نے اپنی ناک کی طرف اشارہ کیا۔"(۳)

شیخ البانی رحمہ اللہ سجدے کے لیے پیشانی اور ناک دونوں کو ضروری قرار دینے کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا ہے "اس شخص کی کوئی نماز نہیں جس کے ناک نے اس طرح زمین کو نہ چھوا جیسے پیشانی نے چھوا ہے۔" یہ حدیث بخاری کی شرط پر صحیح ہے۔(۴)

2- دوران سجدہ ہاتھ زمین پر جبکہ کہنیاں زمین سے اٹھی ہوئی چاہییں۔فرمانِ نبوی ہے کہ "جب تم سجدہ کرتے ہو تو اپنی دونوں ہتھیلیوں کو (زمین پر) رکھو اور اپنی دونوں کہنیوں کو (زمین سے) بلند رکھو۔"(۵)

3- سجدے میں قدموں کی ایڑیاں ملی ہونی چاہییں۔(۶)

4- سجدے میں پاؤں کی انگلیوں کے سرے قبلہ رخ اور قدم کھڑے ہونے چاہییں۔(۷)

5- سجدے میں دونوں ہاتھ پہلوؤں سے دور ہوں۔ سینہ، پیٹ اور رانیں زمین سے اونچی ہوں۔ پیٹ کو رانوں سے اور رانوں کو پنڈلیوں سے جدا رکھیں۔(۸)

6- سجدے میں دونوں ہاتھ کندھوں کے برابر رکھیں۔(۹)

---

(۱) [**ضعيف** : ضعيف أبو داود (۱۸۱) إرواء الغليل (۳۵۷) أبو داود (۸۳۸) ترمذی (۲۶۷)]
(۲) [مسلم (۴۹۱) كتاب الصلاة : باب أعضاء السجود والنهي عن كف الشعر...... أبو داود (۸۹۱)]
(۳) [بخاری (۸۱۲، ۸۱۵) كتاب الأذان : باب السجود على الأنف، مسلم (۲۳۰) أبو داود (۸۸۹)]
(٤) [تمام المنة (ص/۱۷۰)]
(۵) [مسلم (٤۹٤) كتاب الصلاة : باب الاعتدال في السجود...... أحمد (۲۸۳/٤) ابن خزيمة (٦۵٦)]
(٦) [حاكم (۲۲۸/۱) ابن خزيمة (٦۵٤)]
(۷) [بخاری (۸۲۸) كتاب الأذان : باب سنة الجلوس في التشهد، أبو داود (۷۳۲)]
(۸) [**صحيح** : صحيح أبو داود (٦۷۰) كتاب الصلاة : باب افتتاح الصلاة، أبو داود (۷۳۰، ۹٦۳)]
(۹) [**صحيح** : صحيح ابو داود، ابو داود (۷۳٤) كتاب الصلاة : باب افتتاح الصلاة]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



7- سجدے میں دونوں ہاتھ کانوں کے برابر بھی رکھے جا سکتے ہیں۔(۱)

8- سجدے کی حالت میں ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی چاہییں جیسا کہ حدیث میں ہے کہ ﴿إِذَا سَجَدَ ضَمَّ أَصَابِعَهُ﴾ ''جب آپ ﷺ سجدہ کرتے تو اپنی انگلیاں ملا لیتے۔''(۲)

9- سجدہ رکوع کے برابر ہی لمبا کرنا چاہیے کیونکہ بالعموم نبی ﷺ کا یہی عمل تھا۔(۳)

○ بوقت ضرورت کسی کپڑے پر بھی سجدہ کیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سخت گرمی میں نماز پڑھتے تھے۔ جب ہم میں سے کسی کے لیے زمین پر پیشانی رکھنا مشکل ہو جاتا ﴿بَسَطَ ثَوْبَهُ فَسَجَدَ عَلَيْهِ﴾ ''تو وہ اپنا کپڑا بچھاتا اور اس پر سجدہ کر لیتا۔''(٤)

○ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے کیچڑ پر بھی سجدہ کیا تھا۔ ماہ رمضان کی اکیسویں رات تھی تو بارش برسی اور مسجد کی چھت ٹپکنے لگی جس کی وجہ سے آپ کو کیچڑ پر ہی سجدہ کرنا پڑا اور آپ کی پیشانی اور ناک پر کیچڑ کا نشان پڑ گیا۔(٥)

○ واضح رہے کہ عورت کے لیے بھی سجدے کا یہی طریقہ ہے اس کے علاوہ کوئی خاص طریقہ عورت کے لیے کسی حدیث سے ثابت نہیں۔ اس لیے عورتوں کو دورانِ سجدہ اپنے بازو نہیں بچھانے چاہییں، پیٹ کو رانوں سے نہیں ملانا چاہیے اور دونوں قدم بھی زمین پر نہیں بچھانے چاہییں بلکہ انہیں سیدھا کھڑا رکھنا چاہیے۔ جیسا کہ اوپر مسنون طریقہ بیان ہوا ہے اسی طریقے سے سجدہ کرنا چاہیے، یقیناً سنت کی اتباع میں ہی سب کی کامیابی ہے۔

○ سجدے کی حالت میں بکثرت دعائیں کرنی چاہییں۔ کیونکہ فرمانِ نبوی ہے کہ ''بندہ اپنے رب کے بہت زیادہ قریب سجدے کی حالت میں ہوتا ہے لہٰذا تم (سجدے کی حالت میں) کثرت سے دعا کیا کرو۔''(٦) اور ایک دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ ''اور سجدے میں کوشش و جستجو سے دعا مانگا کرو کیونکہ یہ اس لائق ہے کہ تمہاری دعا قبول کر لی جائے۔''(٧)

○ سجدے کی چند دعائیں حسب ذیل ہیں:

1- ﴿سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى﴾ ''پاک ہے میرا رب جو سب سے بلند ہے۔''(٨)

---

(۱) [**صحیح**: صحیح ابو داود، ابو داود (۷۲٦) کتاب الصلاۃ: باب رفع الیدین فی الصلاۃ]

(۲) [**صحیح**: حاکم (۲٢٤/۱)]

(۳) [بخاری (۷۹۲) کتاب الاذان: باب حد اتمام الرکوع والاعتدال فیہ، مسلم (٤۷۱)]

(٤) [بخاری (۳۸٥) کتاب الصلاۃ: باب السجود علی الثوب فی شدۃ الحر' مسلم (٦۲۰) أبو داود (٦٦۰) ترمذی (٥۸٤) نسائی (۲/۲۱٦) ابن ماجۃ (۱۰۳۳)]

(٥) [بخاری (۸۱۳) کتاب الاذان: باب السجود علی الانف فی الطین]

(٦) [مسلم (٤۸۲) کتاب الصلاۃ: باب ما یقال فی الرکوع والسجود' أبو داود (۸۷٥) نسائی (۲/۲۲٦)]

(۷) [مسلم (٤۷۹)]

(۸) [مسلم (۷۷۲) کتاب صلاۃ المسافرین، ترمذی (۲٦۲) أبو داود (۸۷۱) ابن ماجۃ (۸۸۸)]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



-2 ﴿ سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ ﴾

''بہت پاکیزہ ومقدس، رب فرشتوں اور روح (یعنی جبرئیل علیہ السلام) کا۔'' (۱)

-3 ﴿ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَ بِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ﴾

''پاک ہے تو اے اللہ! ہمارے رب! اپنی تعریف کے ساتھ، اے اللہ! مجھے بخش دے۔'' (۲)

-4 ﴿ سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ ﴾

''پاک ہے (اللہ) بہت بڑی طاقت و بادشاہی والا اور بڑائی و عظمت والا۔'' (۳)

-5 ﴿ اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ. سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ تَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ ﴾ ''اے اللہ! میں نے تیرے لئے ہی سجدہ کیا، تجھ ہی پر ایمان لایا، تیرے لئے ہی مطیع ہوا، میرا چہرہ اس ذات کے لئے سجدہ ریز ہوا جس نے اسے پیدا کیا، اس کی صورت بنائی، اس کے کان اور آنکھیں بنائیں، اللہ تعالیٰ بابرکت ہے جو سب سے بہتر خالق ہے۔'' (٤)

-6 ﴿ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ كُلَّهُ دِقَّهُ وَجِلَّهُ وَاَوَّلَهُ وَآخِرَهُ وَعَلَانِيَتَهُ وَسِرَّهُ ﴾

''اے اللہ! میرے چھوٹے بڑے، پہلے پچھلے اور ظاہر و پوشیدہ تمام گناہ معاف فرما۔'' (٥)

-7 ﴿ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سُخْطِكَ وَ بِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ ﴾ ''اے اللہ! میں تیری رضا کے لئے تیری ناراضی سے پناہ مانگتا ہوں اور تیری معافی کے ذریعے تیری سزا سے اور میں پناہ مانگتا ہوں تیرے ذریعے سے تجھ سے، میں تیری مکمل تعریف نہیں کرسکتا تو اسی طرح ہے جیسے تو نے اپنی خود تعریف کی ہے۔'' (٦)

## دو سجدوں کے درمیان جلسہ (بیٹھنا)

سجدے کی دعائیں پڑھ کے سیدھے ہو کر پورے اطمینان سے بیٹھ جانا چاہیے۔ یاد رہے کہ پہلے سجدے کے بعد بیٹھنا اور پھر پورے اطمینان سے بیٹھنا فرض ہے (اسے جلسہ بین السجدتین کہا جاتا ہے)۔ علاوہ ازیں آپ ﷺ اس

(١) [مسلم (٤٨٧) كتاب الصلاة : باب ما يقال فى الركوع والسجود' أبو داود (٨٧٢) أحمد (٣٤/٦)]
(٢) [بخارى (٨١٧) كتاب الأذان : باب التسبيح والدعاء فى السجود' مسلم (٤٨٤) أبو داود (٨٧٧)]
(٣) [صحيح : صحيح أبو داود (٧٧٦) كتاب الصلاة : باب ما يقول الرجل فى ركوعه وسجوده' أبو داود (٨٧٣)]
(٤) [مسلم (٧٧١) كتاب صلاة المسافرين وقصرها' دارقطنى (٢٩٧/١) أبو عوانة (١٠٢/٢)]
(٥) [مسلم (٤٨٣) كتاب الصلاة : باب ما يقال فى الركوع والسجود' أبو داود (٨٧٨)]
(٦) [مسلم (٤٨٦) كتاب الصلاة : باب ما يقال فى الركوع والسجود' أبو داود (٨٧٩) ابن ماجة (٣٨٤١)]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



طرح بیٹھتے کہ آپ کی دونوں پاؤں کی انگلیاں قبلہ رخ ہوتی تھیں۔(۱) اور آپ کا دایاں پاؤں کھڑا ہوتا تھا۔(۲) البتہ بعض اوقات آپ اپنے قدموں اور ایڑیوں پر بھی بیٹھ جاتے تھے۔(۳) یہ جلسہ آپ کے رکوع اور سجدے کے برابر لمبا ہوتا تھا۔(٤) البتہ کبھی آپ اتنا طویل بھی بیٹھتے کہ لوگ سمجھتے آپ دوسرا سجدہ ہی بھول گئے ہیں۔(٥)

- اس جلسے کی مسنون دعائیں حسب ذیل ہیں:

1- حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ دو سجدوں کے درمیان یہ دعا پڑھتے تھے:

﴿ رَبِّ اغْفِرْلِيْ ، رَبِّ اغْفِرْلِيْ ﴾

''اے میرے پروردگار مجھے بخش دے، اے میرے پروردگار مجھے بخش دے۔''(٦)

2- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہ دعا مذکور ہے:

﴿ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاجْبُرْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ ﴾

''اے اللہ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، میرا نقصان پورا کر دے، مجھے ہدایت دے اور مجھے رزق عطا فرما۔''(۷)

- دو سجدوں کے درمیان بیٹھے ہوئے انگشت شہادت کو حرکت نہیں دینی چاہیے۔ کیونکہ اس مسئلے میں کوئی متند و قابل حجت روایت ہمارے علم میں نہیں الا کہ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی ایک روایت ہے لیکن وہ شاذ ہے جیسا کہ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسی کو ترجیح دی ہے۔(۸)

## دوسرا سجدہ

جلسے کی دعاؤں سے فارغ ہو کر دوسرا سجدہ کریں اور پورے اطمینان اور خشوع وخضوع کے ساتھ سجدے کی دعائیں پڑھیں جو کہ پیچھے ذکر کی جا چکی ہیں (دوسرے سجدے سے فراغت پر ہی ایک رکعت مکمل ہو جائے گی)۔

## جلسۂ استراحت

جلسۂ استراحت پہلی رکعت کے بعد دوسری رکعت کے لیے اور تیسری رکعت کے بعد چوتھی رکعت کے لیے اٹھنے سے پہلے (دوسرے سجدے کے بعد) کچھ دیر اطمینان سے بیٹھنے کو کہتے ہیں اور یہ مسنون ہے جیسا کہ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو نماز ادا فرماتے دیکھا ﴿ فَاِذَا كَانَ فِيْ وِتْرٍ مِّنْ صَلَاتِهٖ لَمْ

---

(۱) [صحیح: صحیح نسائی، نسائی (۱۱۵۹) کتاب التطبیق: باب الاستقبال باطراف اصابع القدم القبلة]
(۲) [بخاری (۸۲۸) کتاب الاذان: باب سنة الجلوس فی التشهد]
(۳) [مسلم (۵۳٦) کتاب المساجد: باب جواز الاقعاء علی العقبین]
(٤) [بخاری (۸۲۰) کتاب الاذان: باب المکث بین السجدتین]
(٥) [بخاری (۸۲۱) کتاب الاذان: باب المکث بین السجدتین]
(٦) [صحیح: صحیح أبو داود (۷۷۷) کتاب الصلاة: باب ما یقول الرجل فی رکوعه وسجوده' أبو داود (۸۷٤)]
(۷) [حسن: صحیح أبو داود (۷٥٦) کتاب الصلاة: باب الدعاء بین السجدتین' أبو داود (۸٥۰) ترمذی (۲۸٤)]
(۸) [مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: تمام المنة (ص/۲۱٤)]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



يَـنْـهَـضُ حَتّـى يَسْتَـوِيَ قَـاعِـدًا ﴾ ''جب آپ اپنی نماز کی طاق رکعت پڑھتے تو کچھ دیر بیٹھنے کے بعد کھڑے ہوتے۔'' (۱)

کچھ حضرات کا کہنا ہے کہ جلسۂ استراحت مسنون نہیں۔ ان کی دلیل وہ روایت ہے جس میں ہے کہ ''نبی ﷺ نماز میں اپنے دونوں قدموں کے پنجوں پر کھڑے ہوتے تھے'' لیکن وہ ضعیف ہے۔ (۲) اسی طرح ایک روایت میں ہے کہ ''آپ ﷺ (سجدے کے بعد) تیر کی مانند کھڑے ہو جاتے تھے'' لیکن وہ بھی ضعیف ہے۔ (۳)

لہٰذا یاد رہے کہ جلسۂ استراحت مسنون اور نبی ﷺ سے ثابت عمل ہے اس لئے اس کی پابندی کی کوشش کرنی چاہیے۔ اس جلسہ کے بعد جب نبی ﷺ دوسری (یا چوتھی) رکعت کے لیے کھڑے ہوتے تو دونوں ہاتھوں پر ٹیک لگا کر کھڑے ہوتے تھے۔ (٤)

○ یہاں یہ بات واضح رہے کہ رکوع و سجدہ اور قومہ و جلسہ وغیرہ کو مکمل اطمینان سے ادا کرنا نماز کا رکن ہے، جو ان افعال کو جلدی جلدی ادا کرے گا اور عدمِ اطمینان کا اظہار کرے گا اس کی نماز نہیں ہوگی۔ چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا اور رسول اللہ ﷺ مسجد کے ایک کونے میں تشریف فرما تھے۔ اس آدمی نے نماز پڑھی پھر آپ کے پاس آ کر سلام کہا۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے سلام کا جواب دیا اور فرمایا ﴿ اِرْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ ﴾ ''واپس جا اور (دوبارہ) نماز پڑھ کیونکہ بے شک تو نے نماز نہیں پڑھی۔'' وہ شخص واپس گیا اور اس نے دوبارہ نماز پڑھی۔ پھر آ کر سلام کہا تو آپ نے سلام کا جواب دینے کے بعد دوبارہ فرمایا ''واپس جا اور (دوبارہ) نماز پڑھ کیونکہ بے شک تو نے نماز نہیں پڑھی۔'' پھر اس شخص نے بالآخر دوسری مرتبہ یا اس سے اگلی مرتبہ کہا اے اللہ کے رسول! مجھے سکھا دیجیے۔ تو آپ نے فرمایا ''جب تم نماز کا ارادہ کرو تو پہلے اچھی طرح وضوء کرو پھر قبلہ رخ ہو کر تکبیر کہو۔ پھر قرآن کا وہ حصہ جو تمہیں یاد ہے اس میں سے جتنا آسانی سے پڑھ سکتے ہو پڑھ لو۔ پھر رکوع کرو اور پوری طرح اطمینان سے رکوع کرو۔ پھر سیدھے کھڑے ہو جاؤ اور پورے اطمینان سے کھڑے ہو جاؤ پھر سجدہ کرو اور پورے اطمینان کے ساتھ سجدہ کرو۔ پھر سجدے سے اپنا سر اٹھا کر پورے اطمینان کے ساتھ بیٹھ جاؤ۔ پھر دوسرا سجدہ کرو اور پورے اطمینان سے سجدہ کرو۔ پھر سجدے سے سر اٹھا کر پورے اطمینان سے بیٹھ جاؤ۔ پھر اپنی بقیہ ساری نماز اسی طرح

---

(۱) [بخاری (۸۲۳) كتاب الأذان : باب من استوى قاعدا في وتر من صلاته ثم نهض' أبو داود (۸۲۳)]

(۲) [**ضعيف** : ضعيف ترمذی (٤٧) كتاب الصلاة : باب كيف النهوض من السجود' ترمذی (۲۸۸)] امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ (اس حدیث کی سند میں) خالد بن الیاس راوی کہ جسے خالد بن ایاس بھی کہا جاتا ہے اہلحدیث کے نزدیک ضعیف ہے۔ عبد الرحمٰن مبارکپوریؒ کہتے ہیں کہ خالد بن ایاس متروک ہے۔ [تحفة الأحوذی (۱۸۱/۲)] حافظ ابن حجرؒ بھی اسے متروک الحدیث قرار دیتے ہیں۔ [تقریب التهذیب (۲۱۱/۱)] امام ذہبیؒ رقمطراز ہیں کہ امام بخاریؒ اس راوی کو کچھ حیثیت نہیں دیتے اور امام احمدؒ اور امام نسائیؒ اسے متروک کہتے ہیں۔ [میزان الإعتدال (٤٠٧/٢)]

(۳) [مجمع الزوائد (۱۳۸/۲) اس کی سند میں خطیب بن جحدر راوی کذاب ہے۔]

(٤) [بخاری (۸۲۳) كتاب الاذان : باب كيف يعتمد على الارض اذا قام من الركعة]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ادا کرو۔'' (۱)

## دوسری رکعت

جلسۂ استراحت کے بعد دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہو جانا چاہیے اور (دعائے استفتاح کے بجائے) سورۂ فاتحہ کی قراءت شروع کر دینی چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ کا یہی معمول تھا۔ (۲)

## پہلا تشہد

دوسری رکعت مکمل کرنے کے بعد سیدھے ہو کر بائیں پاؤں پر اس طرح بیٹھ جانا چاہیے کہ دایاں پاؤں کھڑا ہو۔ چنانچہ حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب آپ ﷺ دو رکعت نماز پڑھ کر (تشہد کے لیے) بیٹھتے تو بایاں پاؤں زمین پر بچھا لیتے اور دایاں پاؤں کھڑا رکھتے۔ (۳) یہ پہلا تشہد ہے اور اسے قعدۂ اولیٰ بھی کہتے ہیں۔

تشہد میں بیٹھ کر دایاں ہاتھ دائیں گھٹنے پر اور بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے پر رکھنا چاہیے۔ (٤) البتہ ایک دوسری روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ دونوں ہاتھ دونوں رانوں پر بھی رکھے جا سکتے ہیں جیسا کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز میں بیٹھ کر دعا پڑھتے (یعنی تشہد اور درود وغیرہ پڑھتے) تو دایاں ہاتھ اپنی دائیں ران پر اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر رکھتے۔ (٥)

○ پہلا تشہد واجب ہے کیونکہ ایک سے زیادہ روایتوں میں اس کے پڑھنے کا حکم موجود ہے۔ (٦) شیخ البانی رحمہ اللہ نے اس تشہد کو واجب ہی قرار دیا ہے۔ (٧)

جن علما کے نزدیک درمیانہ تشہد واجب نہیں ان کی دلیل وہ روایت ہے جس میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ ظہر کی دو رکعتوں کے متصل بعد کھڑے ہو گئے (یعنی پہلا تشہد نہ پڑھا) اور ان کے درمیان نہ بیٹھے جب آپ نے اپنی نماز مکمل کی تو دو سجدے کرنے کے بعد سلام پھیر دیا۔ (٨)

ہمارے علم کے مطابق اس مسئلے میں قابل ترجیح رائے یہ ہے کہ درمیانہ تشہد آخری تشہد کی طرح ہی واجب ہے البتہ فرق صرف اتنا ہے کہ درمیانہ تشہد اگر (بھول کر) رہ جائے تو سجدہ سہو اس سے کفایت کر جاتا ہے جبکہ آخری تشہد

---

(۱) [بخاری (٦٢٥١) کتاب الاستئذان : باب من رد فقال علیك السلام ' مسلم (٣٩٧) أبو داود (٨٥٦)]

(۲) [مسلم (٥٩٩) کتاب المساجد : باب ما یقال بین تکبیرة الاحرام و القراءة]

(۳) [بخاری (٨٢٨) کتاب الأذان : باب سنة الجلوس فی التشهد ' أبو داود (٧٣٠' ٧٣١) ترمذی (٣٠٤)]

(٤) [مسلم (٥٧٩) کتاب المساجد : باب صفة الجلوس فی التشهد]

(٥) [أیضا]

(٦) [**صحیح** : صحیح نسائی (١١١٤) کتاب التطبیق : باب کیف التشهد الأول ' نسائی (١١٦٤)] اور دیکھئے : [صحیح أبو داود (٧٦٦) کتاب الصلاة ، أبو داود (٨٦٠)]

(٧) [تمام المنة (ص/١٧٠)]

(٨) [بخاری (١٢٢٥ ' ١٢٢٤) کتاب الجمعة : باب ما جاء فی السهو إذا قام من رکعتی الفریضة ' مسلم (٥٧٠)]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



میں ایسا نہیں ہوتا۔ امام ابن قدامہ اور امام شوکانی رحمہما اللہ کی بھی یہی رائے ہے۔(۱)

○ تشہد کے لیے بیٹھ کر یہ کلمات پڑھنے چاہییں:

﴿ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ ۔ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ﴾ ''(میری) قولی، فعلی اور مالی عبادتیں صرف اللہ ہی کے لیے ہیں، اے نبی! آپ پر سلام اور اللہ کی رحمت و برکت ہو، ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر بھی سلام ہو، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبودِ برحق نہیں اور یقیناً محمد (ﷺ) اس کے بندے اور رسول ہیں۔''(۲)

○ تشہد کے مذکورہ کلمات پڑھنے کے فوراً بعد تیسری رکعت کے لیے اٹھا جا سکتا ہے جیسا کہ یہ بھی نبی ﷺ کے عمل سے ثابت ہے۔(۳) لیکن اگر درود بھی پڑھ لیا جائے تو بہتر ہے۔ چنانچہ حضرت سعد بن ہشام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا اے ام المومنین! (عائشہ رضی اللہ عنہا) آپ مجھے رسول اللہ ﷺ کے وتر کے متعلق بتائیں تو انہوں نے کہا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے لیے مسواک اور طہارت کے لیے پانی تیار کر دیتے۔ رات کے وقت جب اللہ تعالیٰ چاہتا آپ کو اٹھا دیتا۔ آپ مسواک کرتے اور وضوء کرتے پھر آپ نو رکعتیں ادا کرتے، آپ آٹھویں رکعت کے سوا کسی رکعت میں نہیں بیٹھتے تھے، پھر آپ اس میں اپنے رب سے دعا کرتے اور اس کے نبی پر درود بھیجتے، پھر کھڑے ہو جاتے اور سلام نہیں پھیرتے تھے پھر نویں رکعت ادا کر کے بیٹھتے اور اللہ کی حمد اور اس کے نبی پر درود بھیجتے اور دعا کرتے پھر سلام پھیر دیتے۔(٤)

شیخ البانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں واضح ثبوت موجود ہے کہ آپ ﷺ نے پہلے تشہد میں بھی اپنی ذات پر اسی طرح درود پڑھا جس طرح دوسرے تشہد میں پڑھا... اور یہ نہیں کہا جا سکتا کہ یہ تو قیام اللیل کے متعلق ہے کیونکہ ہم کہیں گے اصل بات یہ ہے کہ جو چیز کسی ایک نماز میں مشروع کی گئی ہے وہ اس کے علاوہ (دیگر نمازوں) میں بھی بغیر فرض ونفل کی تفریق کے مشروع ہے اور جس نے کسی فرق کا دعویٰ کیا اس پر دلیل پیش کرنا (لازم) ہے۔(٥)

اس سے معلوم ہوا کہ پہلے تشہد میں بھی درود پڑھنا ثابت ہے۔

○ تشہد میں بیٹھے ہوئے دائیں ہاتھ سے ترپن کی گرہ لگانی چاہیے اور انگشت شہادت کو مسلسل حرکت دینی چاہیے۔ چنانچہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب تشہد کے لیے بیٹھتے تو اپنا بایاں ہاتھ اپنے بائیں گھٹنے پر

---

(۱) [المغنی (۲۱۷/۲) نیل الأوطار (۱۰۳/۱)]

(۲) [بخاری (۸۳۱) کتاب الأذان : باب التشهد فی الآخرة' مسلم (۴۰۲) أبو داود (۹۶۸) ترمذی (۲۸۹)]

(۳) [مسند احمد (۴۵۹/۱) صحیح ابن خزیمة (۷۰۸)]

(٤) [**صحیح** : صحیح نسائی (۱٦۲۳) کتاب قیام اللیل : باب کیف الوتر بتسع' نسائی (۱۷۲۱)]

(٥) [تمام المنة (ص/۲۲٤ـ۲۲۵)]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اور دایاں ہاتھ دائیں گھٹنے پر رکھتے اور ترپن کی گرہ لگاتے اور اپنی انگشت شہادت سے اشارہ کرتے۔اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ ﷺ اپنی تمام انگلیاں بند کر لیتے اور انگوٹھے کے ساتھ ملی ہوئی انگلی سے (یعنی شہادت والی انگلی سے) اشارہ کرتے۔(۱)

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے دو انگلیاں بند کیں اور ایک حلقہ بنا لیا اور انگشت شہادت سے اشارہ کیا۔(۲) ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ دوران تشہد اپنی انگشت شہادت کو حرکت دیتے اور فرماتے "یہ انگلی شیطان کو لوہے سے زیادہ تکلیف پہنچاتی ہے۔" (۳)

جس روایت میں ہے کہ ﴿ وَلَا يُحَرِّكُهَا ﴾ "آپ ﷺ دوران تشہد انگلی کو حرکت نہیں دیتے تھے۔" وہ شاذ ہے جیسا کہ شیخ البانی رحمہ اللہ نے یہی موقف اختیار کیا ہے۔(٤) علاوہ ازیں اگر یہ روایت صحیح ثابت ہو بھی جائے تب بھی اس سے مذکورہ مسئلہ ثابت نہیں ہوتا کیونکہ یہ حدیث نافی ہے اور حدیث وائل مثبت' اور علماء کے نزدیک یہ بات معروف ہے کہ مثبت کو نافی پر ترجیح حاصل ہوتی ہے۔(٥) اسی طرح یہ بھی یاد رہے کہ صرف أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کے الفاظ پر انگلی اٹھانا کسی بھی روایت سے ثابت نہیں۔

○ تشہد میں اپنی نظر انگشت شہادت اور اس کے اشارے کی طرف رکھنی چاہیے۔(٦) حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ کی نظر آپ کے اشارے سے تجاوز نہیں کرتی تھی۔(۷) امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سنت یہی ہے کہ انسان کی نظر اس کے اشارے سے تجاوز نہ کرے۔(۸)

○ تشہد اور درود پڑھنے کے بعد (اگر نماز چار رکعت والی ہو تو) اَللّٰهُ أَكْبَرُ کہتے ہوئے تیسری رکعت کے لئے کھڑے ہو جانا چاہیے اور بقیہ دو رکعتیں اسی طرح ادا کرنی چاہیے جیسا کہ پیچھے تفصیل بیان کی گئی ہے۔

## دوسرا تشہد

چار رکعتیں مکمل کر کے دوسرے تشہد (آخری قعدے) کے لیے سیدھے ہو کر بیٹھ جانا چاہیے۔اس تشہد میں بیٹھنے کا طریقہ حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ کی روایت میں یوں بیان ہوا ہے کہ جب آپ ﷺ آخری رکعت میں (تشہد کے لیے) بیٹھتے تو بایاں پاؤں (دائیں پنڈلی کے نیچے سے باہر) نکالتے جبکہ دایاں پاؤں کھڑا رکھتے اور (بائیں جانب

---

(۱) [أحمد (٦٥/٢) مسلم (٩١٣) كتاب المساجد ومواضع الصلاة : باب صفة الجلوس في الصلاة]

(۲) [**صحيح** : صحيح أبو داود (٦٦٦) كتاب الصلاة : باب الإشارة في التشهد' أبو داود (٧٢٦)]

(۳) [صفة الصلاة للألباني (ص/١٥٩)]

(٤) [ضعيف أبو داود (٢٠٨) تمام المنة (ص/٢١٧) المشكاة (٩١٢) ضعيف نسائي (٦٧)]

(٥) [صفة الصلاة للألباني (ص/١٣٩) تمام المنة (ص/٢١٧)]

(٦) [تحفة الأحوذي (١٩٦/٢)]

(۷) [**صحيح** : صحيح أبو داود (٨٧٤) كتاب الصلاة : باب الإشارة في التشهد' أبو داود (٩٩٠)]

(۸) [المجموع (٤٣٥/٣)]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کے) کولھے پر بیٹھ جاتے۔(۱)

اس حدیث میں آخری تشہد میں بیٹھنے کی جو کیفیت بیان ہوئی ہے اسے تَـوَرُّك کہتے ہیں۔امام ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ احادیث میں تورّک کا ذکر صرف اسی تشہد میں کیا گیا ہے جس میں سلام ہوتا ہے۔جیسا کہ سنن ابوداود کی ایک روایت میں ہے کہ ''حتی کہ جب آپ ﷺ وہ سجدہ کرتے کہ جس میں سلام ہے (تو تورّک کرتے)۔''(۲) لہٰذا معلوم ہوا کہ تورّک صرف آخری تشہد میں ہی کرنا چاہیے۔

علاوہ ازیں تورّک کے مختلف طریقے احادیث میں منقول ہیں۔ایک طریقہ تو وہ ہے جو درج بالا حدیث میں ہے۔دوسرا طریقہ ایک روایت میں یوں بیان ہوا ہے کہ ''جب آپ ﷺ چوتھی رکعت میں ہوتے تو اپنے بائیں چوتڑ کے ساتھ زمین پر بیٹھ جاتے اور اپنے دونوں قدموں کو ایک جانب سے نکال لیتے۔''(۳) اور تیسرا طریقہ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ یوں بیان فرماتے ہیں کہ ''رسول اللہ ﷺ جب نماز میں بیٹھتے تو بائیں پاؤں کو ران اور پنڈلی کے درمیان میں کر لیتے اور داہنا پاؤں بچھا لیتے۔''(٤) ان احادیث سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ نبی ﷺ تورّک کے لیے کبھی ایک طریقہ استعمال کرتے اور کبھی دوسرا۔(**واللہ اعلم**)

- دوسرا تشہد بھی واجب ہے۔چنانچہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم تشہد فرض کیے جانے سے پہلے یہ کہا کرتے تھے '' السلام علی اللہ ' السلام علی جبرئیل و میکائیل '' تو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اس سے منع فرما کر حکم دیا کہ یہ کہا کرو ''التحیات للہ ......الخ۔''(٥) اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جب تم ہر دو رکعتوں میں بیٹھو تو کہو '' التحیات للہ......الخ۔''(٦) ان تمام دلائل سے معلوم ہوتا ہے کہ آخری تشہد واجب ہے۔(۷)
- پہلے تشہد کی طرح دوسرے تشہد میں بھی اپنی انگشتِ شہادت کو مسلسل حرکت دینی چاہیے اور تشہد کے وہی کلمات پڑھنے چاہییں جو پہلے تشہد میں پڑھے تھے۔

## درود

تشہد کے بعد درود پڑھنا چاہیے، درود کے مسنون الفاظ یہ ہیں:

﴿ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ

---

(۱) [بخاری (۸۲۸) کتاب الأذان : باب سنة الجلوس فی التشهد ' أبو داود (۷۳۰ ' ۷۳۱) ترمذی (۳۰٤)]

(۲) [**صحیح** : صحیح أبو داود (٦٧٠) کتاب الصلاة : باب افتتاح الصلاة ' أبو داود (۷۳۰)]

(۳) [**صحیح** : صحیح أبو داود (٦٧١) کتاب الصلاة : باب افتتاح الصلاة ' أبو داود (۷۳۱)]

(٤) [مسلم (٥٧٩) کتاب الصلاة : باب صفة الجلوس فی الصلاة و کیفیة وضع الیدین علی الفخذین]

(٥) [**صحیح** : تمام المنة (ص/۱۷۱) إرواء الغلیل (۳۱۹) دارقطنی (۳٥٠/۱) بیهقی (۱۳۸/۲)]

(٦) [**صحیح** : صحیح نسائی (۱۱۱٤) کتاب التطبیق : باب کیف التشهد الأول ' نسائی (۱۱٦٤)]

(۷) [تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو: نیل الأوطار (۱۱٥/۲) السیل الجرار (۲۱۹/۱) الروضة الندیة (۲٤٨/۱)]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ﴾ ''اے اللہ! محمد ﷺ اور آل محمد پر رحمت بھیج جیسے تو نے ابراہیم علیہ السلام اور آل ابراہیم پر رحمت بھیجی، بے شک تو تعریف کیا گیا، بزرگی والا ہے۔ اے اللہ! محمد ﷺ اور آل محمد پر برکت بھیج جیسے تو نے ابراہیم علیہ السلام اور آل ابراہیم پر برکت بھیجی، بے شک تو تعریف کیا گیا، بزرگی والا ہے۔'' (۱)

یہ درود بھی ثابت ہے:

﴿ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اَزْوَاجِهٖ وَ ذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ﴾

''اے اللہ! محمد ﷺ، ان کی بیویوں اور ان کی اولاد پر رحمت فرما جیسا کہ تو نے آل ابراہیم پر رحمت فرمائی اور محمد ﷺ، ان کی بیویوں اور ان کی اولاد پر برکت فرما جیسا کہ تو نے آل ابراہیم پر برکت فرمائی۔ بے شک تو تعریف والا اور بزرگی والا ہے۔'' (۲)

○ کیا تشہد کے بعد درود پڑھنا فرض ہے؟ اس حوالے سے درج ذیل حدیث ملاحظہ فرمایئے:

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ نے ہمیں آپ پر درود بھیجنے کا حکم ارشاد فرمایا ہے (یعنی '' صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا '') لہٰذا ہم کس طرح آپ پر درود بھیجیں؟ کچھ توقف کے بعد آپ نے فرمایا' اس طرح کہا کرو '' اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ ... اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ '' اور آخر میں آپ نے فرمایا ''اور سلام اُسی طرح ہے جیسا کہ تمہیں علم ہے۔'' مسند احمد کی روایت میں ہے کہ سائل نے کہا ''جب ہم اپنی نمازوں میں آپ پر درود بھیجیں تو کس طرح بھیجیں۔'' (۳)

امام صنعانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث دوران نماز آپ ﷺ پر درود پڑھنے کے وجوب کی دلیل ہے۔ (۴)

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کی روایت سے بھی اس موقف کی تائید ہوتی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو اپنی نماز میں اس طرح دعا کرتے سنا' کہ نہ تو اس نے اللہ کی حمد بیان کی اور نہ ہی نبی کریم ﷺ پر درود بھیجا تو آپ نے فرمایا ''اس شخص نے جلدی کی'' پھر آپ نے اسے اپنے پاس بلایا اور سمجھایا کہ ''تم میں سے کوئی جب دعا مانگنے لگے تو پہلے اسے اپنے رب کی حمد وثناء کرنی چاہیے پھر نبی کریم ﷺ پر درود بھیجنا چاہیے پھر اس کے بعد جو چاہے دعا مانگے۔'' (۵)

---

(۱) [بخاري (۳۳۷۰) كتاب أحاديث الأنبياء]

(۲) [بخاري (۶۳۶۰) كتاب الدعوات : باب هل يصلى على غير النبي ' مسلم (۴۰۷) أبو داود (۹۷۹)]

(۳) [مسلم (۴۰۵) كتاب الصلاة : باب الصلاة على النبي بعد التشهد ' أبو داود (۹۸۰) أحمد (۲۷۳/۵)]

(۴) [سبل السلام (۴۴۸/۱)]

(۵) [صحيح : صحيح أبو داود (۱۳۱۴) كتاب الصلاة : باب الدعاء ' أبو داود (۱۴۸۱) ترمذي (۳۴۷۷)]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



شیخ البانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ وجوب کا قول ہی برحق ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں نبی ﷺ پر ان الفاظ میں درود پڑھنے کا حکم دیا ہے ﴿ يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ﴾ پھر صحابہ نے آپ ﷺ سے اُس درود کے متعلق دریافت کیا جسے پڑھنے کا انہیں حکم دیا گیا تھا تو آپ نے انہیں معروف درود ابراہیمی کے الفاظ سکھا دیئے... صحابہ نے آیت سے سمجھا کہ آپ پر درود پڑھنے کا حکم تشہد کے بعد ہے پھر رسول اللہ ﷺ نے بھی انہیں اسی پر قائم رکھا اور وہ ہمیشہ اسی پر عمل کرتے رہے حالانکہ ان کے درمیان وحی نازل ہو رہی تھی اور ہم نے یہ چیز ان کے تواتر عمل سے حاصل کی ہے۔ صحابہ کا سوال اور آپ ﷺ کا ان کے لیے وضاحت کرنا پھر صحابہ کا اُس (عمل) پر دوام جس کا انہیں حکم دیا گیا تھا قرآن میں وارد حکم کی تفسیر ہے اور یہ (دلیل) وجوب (کے اثبات کے) قوی دلائل میں سے ہے۔(۱)

## درود کے بعد دعائیں

آخری تشہد میں درود پڑھنے کے بعد دنیا و آخرت کی بھلائی کی کوئی بھی دعا پڑھی جا سکتی ہے جیسا کہ فرمانِ نبوی ہے کہ ﴿ ثُمَّ لِيَتَخَيَّرْ مِنَ الدُّعَاءِ مَا أَعْجَبَهُ إِلَيْهِ فَيَدْعُو ﴾ ’’(درود کے بعد) پھر اسے دعا کا انتخاب کرنا چاہیے کہ جو اسے سب سے زیادہ اچھی لگے وہ مانگے۔‘‘(۲) البتہ وہ دعا ضرور پڑھنی چاہیے جس میں چار چیزوں سے پناہ مانگنے کا ذکر ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اس دعا کے پڑھنے کا حکم دیا ہے، آپ نے فرمایا ’’جب تم میں سے کوئی تشہد پڑھے تو چار اشیاء سے اللہ کی پناہ مانگے۔‘‘(۳) یہ دعا حسب ذیل ہے:

﴿ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ ﴾ ’’اے اللہ! میں عذابِ جہنم، عذابِ قبر، زندگی اور موت کے فتنے اور مسیح دجال کے فتنے کے شر سے تیری پناہ پکڑتا ہوں۔‘‘

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی روایت میں اس دعا کے یہ الفاظ مذکور ہیں:

﴿ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ وَأَعُوذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ ﴾ ’’اے اللہ! میں عذابِ قبر سے تیری پناہ میں آتا ہوں اور مسیح دجال کے فتنے سے تیری پناہ میں آتا ہوں اور زندگی اور موت کے فتنے سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔ اے اللہ! یقیناً میں گناہ اور قرض سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔‘‘(۴)

⇦ ان دعاؤں کے علاوہ درج ذیل دعائیں بھی پڑھی جا سکتی ہیں:

(1) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے درخواست کی کہ آپ انہیں ایسی دعا سکھائیں جسے وہ نماز میں پڑھیں تو

---

(۱) [التعلیقات الرضیة علی الروضة الندیة (۲۷۲/۱) صفة صلاة النبی للألبانی (ص/۱۸۱-۱۸۲)]
(۲) [بخاری (۸۳۱) کتاب الأذان : باب التشهد فی الآخرة' ترمذی (۲۸۹) نسائی (۲/۳۳۷)]
(۳) [مسلم (۵۸۸) کتاب المساجد و مواضع الصلاة : باب ما یستعاذ منه فی الصلاة' أبو داود (۹۸۳)]
(۴) [بخاری (۸۳۲) کتاب الأذان : باب الدعاء قبل السلام' مسلم (۵۸۹) أبو داود (۸۸۰) ترمذی (۳۴۹۵)]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



آپ نے انہیں یہ دعا سکھائی:

﴿ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴾

''اے اللہ! بے شک میں نے اپنے نفس پر بہت زیادہ ظلم کیا اور تیرے سوا گناہوں کو کوئی بھی معاف نہیں کر سکتا، پس تو اپنی خاص بخشش سے مجھے معاف فرما اور مجھ پر رحم کر، یقیناً تو بہت بخشنے والا اور نہایت مہربان ہے۔''(۱)

(2) حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ نبی ﷺ تشہد اور سلام کے درمیان یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

﴿ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَسْرَفْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهِ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ ﴾

''اے اللہ! مجھے معاف فرما، جو میں نے پہلے کیا اور جو میں نے بعد میں کیا، جو میں نے چھپا کر کیا اور جو میں نے اعلانیہ کیا، جو میں نے زیادتی کی اور جسے تو مجھ سے بھی زیادہ جانتا ہے، تو ہی (نیکیوں میں) آگے کرنے والا ہے اور تو ہی (ان سے) پیچھے کرنے والا ہے، تیرے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں۔''(۲)

## سلام

مذکورہ دعاؤں کے بعد نبی کریم ﷺ نماز کا اختتام سلام کے ساتھ کرتے تھے۔ جیسا کہ ایک روایت میں ہے کہ ﴿ وَكَانَ يَخْتِمُ الصَّلَاةَ بِالتَّسْلِيْمِ ﴾ ''آپ ﷺ سلام کے ساتھ نماز ختم کرتے تھے۔''(۳) اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ ﴿ وَتَحْلِيْلُهَا التَّسْلِيْمُ ﴾ ''نماز کو صرف سلام کے ساتھ ہی ختم کیا جا سکتا ہے۔''(٤)

○ سلام کے الفاظ کے متعلق حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ (نماز کے اختتام میں) اپنے دائیں اور بائیں جانب سلام پھیرتے تو دونوں طرف ایک ایک مرتبہ یہ کلمات کہتے:

﴿ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ ﴾۔(٥)

اور حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب دائیں طرف سلام پھیرتے تو کہتے ﴿ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ ﴾ اور بائیں طرف یہ کہتے ﴿ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ ﴾ (یعنی صرف دائیں طرف وَبَرَكَاتُهُ کے الفاظ کا اضافہ کرتے)۔(٦)

---

(۱) [بخاری (٨٣٤، ٦٣٢٦) كتاب الأذان : باب الدعاء قبل السلام، مسلم (٢٧٠٥) ترمذی (٣٥٣١)]

(۲) [مسلم (٧٧١) كتاب صلاة المسافرين وقصرها : باب الدعاء في صلاة الليل وقيامه، أبو داود (٧٦٠)]

(۳) [مسلم (٤٩٨) كتاب الصلاة : باب ما يجمع صفة الصلاة وما يفتتح به...... ابن ماجة (٢٩٦/١)]

(٤) [**حسن** : صحيح أبو داود (٥٧٧) كتاب الصلاة ، أبو داود (٦١٨) ترمذی (٣) ابن ماجة (٢٧٥)]

(٥) [**صحيح** : أبو داود (٩٩٦) كتاب الصلاة : باب في السلام، مسلم (١١٧) ترمذی (٢٩٥)]

(٦) [**صحيح** : صحيح أبو داود (٨٧٩) تمام المنة (ص/١٧١) إرواء الغليل (٣٠/٢) أبو داود (٩٩٧)]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



○ صرف ایک طرف سلام کہتے ہوئے ہلکا سا دائیں جانب چہرہ پھیرنا بھی ثابت ہے۔ جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ایک طویل روایت میں بیان کرتی ہیں کہ ﴿ ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيمَةً يُسْمِعُنَا ﴾ ''پھر آپ ﷺ ایک مرتبہ سلام کہتے ہوئے ہمیں (آواز) سناتے۔''(١) ایک اور روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نماز میں سیدھا چہرے کے رخ ایک مرتبہ سلام کہتے پھر قدرے دائیں جانب مائل ہوتے۔(٢) امام ابن منذر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علماء کا اس مسئلے میں اجماع ہے کہ جس نے صرف ایک سلام پر ہی اکتفاء کر لیا اس کی نماز درست ہے۔(٣)

○ واضح رہے کہ تین سلام کہنے کے متعلق کوئی چیز ثابت نہیں۔(٤)

## سلام کے بعد مسنون اذکار

① حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ مجھے اَللّٰهُ اَكْبَرُ کے ساتھ علم ہوتا تھا کہ رسول اللہ ﷺ کی نماز ختم ہو گئی ہے۔(٥) یعنی رسول اللہ ﷺ جب فرض نماز پڑھانے کے بعد سلام پھیرتے تو ایک بار بلند آواز سے اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہتے تھے۔

○ یاد رہے کہ نماز کے فوراً بعد اونچی آواز سے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا ورد کرنا کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔

② حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز ختم کرتے تو تین بار اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ کہتے اور پھر یہ دعا پڑھتے:

﴿ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ﴾

''اے اللہ! تو ہی سلامتی والا ہے اور تیری طرف سے ہی سلامتی ہے، تو بہت بابرکت ہے، اے جلال و اکرام والے۔''(٦) یاد رہے کہ اس دعا میں ان الفاظ وَاِلَيْكَ يَرْجِعُ السَّلَامُ حَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَاَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ کا اضافہ کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔

③ حضرت براء رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ نبی ﷺ نماز کے بعد یہ کلمات کہا کرتے تھے:

﴿ رَبِّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ ﴾

''اے پروردگار! مجھے اپنے عذاب سے بچا لینا جس دن تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا۔''(٧)

---

(١) [مسلم (٧٤٦) كتاب صلاة المسافرين وقصرها : باب جامع صلاة الليل...... أبو داود (١٣٤٢)]
(٢) [صحيح : صحيح ترمذى (٢٤٢) كتاب الصلاة ، صحيح ابن ماجة (٧٥٠) ترمذى (٢٩٦) ابن ماجة (٩١٩)]
(٣) [نيل الأوطار (١٣٦/٢)]
(٤) [السيل الجرار (٢٢١/١)]
(٥) [بخارى (٨٤١ ، ٨٤٢) كتاب الأذان : باب الذكر بعد الصلاة]
(٦) [مسلم (٥٩١) كتاب المساجد ومواضع الصلاة : باب استحباب الذكر بعد الصلاة ، أبو داود (٦٨/٣)]
(٧) [مسلم (٧٠٩) كتاب صلاة المسافرين وقصرها : باب استحباب يمين الإمام]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



④ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ نے یہ وصیت کی کہ ہر نماز کے بعد یہ کلمات ہرگز نہ چھوڑنا:

﴿ اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ ﴾

''اے اللہ! مجھے اپنے ذکر، اپنے شکر اور اپنی اچھی عبادت کی توفیق عطا فرما۔'' (۱)

⑤ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس نے ہر نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھی اسے جنت میں داخلے سے سوائے موت کے کسی چیز نے نہیں روکے رکھا (یعنی وہ مرتے ہی جنت میں جائے گا)۔'' (۲) آیت الکرسی کے الفاظ حسب ذیل ہیں:

﴿ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ۭ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۭ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَاۗءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَـــُٔـوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ﴾

[البقرۃ: ۲۵۵] ''اللہ تعالیٰ ہی معبودِ برحق ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، جو زندہ اور سب کا تھامنے والا ہے، جسے نہ اُونگھ آئے نہ نیند، اس کی ملکیت میں زمین اور آسمانوں کی تمام چیزیں ہیں۔ کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر اس کے سامنے شفاعت کر سکے، وہ جانتا ہے جو ان کے سامنے ہے اور جو ان کے پیچھے ہے اور وہ اس کے علم میں سے کسی چیز کا احاطہ نہیں کر سکتے مگر جتنا وہ چاہے، اس کی کرسی کی وسعت نے زمین و آسمان کو گھیر رکھا ہے اور اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت سے نہ تھکتا اور نہ اُکتاتا ہے، وہ تو بہت بلند اور بہت بڑا ہے۔''

○ جس روایت میں مذکور ہے کہ ''جس نے فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھی وہ اگلی نماز تک اللہ کے ذمہ میں ہوگا'' وہ ضعیف ہے۔ (۳)

⑥ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے ہر نماز کے بعد معوذات (یعنی سورۃ الفلق، سورۃ الناس اور سورۃ الاخلاص) پڑھنے کا حکم دیا۔ (٤) معلوم ہوا کہ فرض نماز کے بعد یہ تینوں سورتیں (جو قرآن کریم کی آخری سورتیں ہیں) ضرور پڑھنی چاہییں۔ ان کے الفاظ حسب ذیل ہیں:

﴿ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ① اَللّٰهُ الصَّمَدُ ② لَمْ يَلِدْ ڏ وَلَمْ يُوْلَدْ ③ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ④ ﴾

[سورۃ الاخلاص] ''آپ کہہ دیجئے کہ وہ اللہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے۔ اور نہ ہی کوئی اس کا ہمسر ہے۔''

---

(۱) [**صحیح**: صحیح أبو داود (۱۳٤۷) کتاب الصلاۃ: باب فی الاستغفار' أبو داود (۱۵۲۲)]
(۲) [**صحیح**: الصحیحة (۹۷۲)' (۲/۲۹۷) نسائی (۳۰/٦)' (۹۹۲۸) طبرانی کبیر (۱۳٤/۸)]
(۳) [**ضعیف**: الضعیفة (۵۱۳۵) تمام المنة (ص/۲۲۷)]
(٤) [**صحیح**: صحیح أبو داود (۱۳٤۸) کتاب الصلاۃ: باب فی الاستغفار' ترمذی (۲۹۰۳)]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ﴿1﴾ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ﴿2﴾ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ﴿3﴾ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ﴿4﴾ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ﴿5﴾﴾ [سورۃ الفلق] ''آپ کہہ دیجئے کہ میں صبح کے رب کی پناہ میں آتا ہوں۔ ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی ہے۔ اور اندھیری رات کی تاریکی کے شر سے جب اس کا اندھیرا پھیل جائے۔ اور گرہ (لگا کر ان) میں پھونکنے والیوں کے شر سے بھی۔ اور حسد کرنے والے کی برائی سے بھی جب وہ حسد کرے۔''

﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ﴿1﴾ مَلِكِ النَّاسِ ﴿2﴾ اِلٰهِ النَّاسِ ﴿3﴾ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ﴿4﴾ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ﴿5﴾ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ﴿6﴾﴾ [سورۃ الناس] ''آپ کہہ دیجئے کہ میں لوگوں کے پروردگار کی پناہ میں آتا ہوں' لوگوں کے مالک کی (اور) لوگوں کے معبود کی (پناہ میں)' وسوسہ ڈالنے والے پیچھے ہٹ جانے والے کے شر سے' جو لوگوں کے سینوں میں وسوسہ ڈالتا ہے' (خواہ) وہ جنوں میں سے ہو یا انسانوں میں سے۔''

⑦ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہر فرض نماز کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے:

﴿لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ﴾

''نہیں ہے کوئی معبودِ برحق مگر اللہ، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے بادشاہی ہے اور اسی کے لئے ساری تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ! جو تو عطا کرے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جو تو روک لے اسے کوئی عطا کرنے والا نہیں اور کسی بھی صاحبِ حیثیت کو اس کی حیثیت تیرے ہاں کچھ فائدہ نہیں دے سکتی۔'' (۱)

⑧ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز سے سلام پھیرنے کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے:

﴿لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ﴾

''اللہ کے علاوہ کوئی معبودِ برحق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے بادشاہی ہے اور اسی کے لیے تمام تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ نہیں ہے (برائی سے) بچنے کی طاقت اور نہ نیکی کرنے کی طاقت مگر اللہ کی توفیق سے ہی، اللہ کے علاوہ کوئی معبودِ برحق نہیں اور ہم صرف اسی کی عبادت کرتے ہیں، اس کی طرف سے نعمت ہے، اسی کے لیے فضل ہے اور اسی کے لیے بہترین تعریف ہے۔ اللہ کے علاوہ کوئی معبودِ برحق نہیں، (ہم) اسی کے لیے

(۱) [بخاری (۸٤٤) کتاب الأذان : باب الذکر بعد الصلاۃ' مسلم (۵۹۳) أبو داود (۱۵۰۵) نسائی (۷۰/۳)]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



خالص کرنے والے ہیں دین کو خواہ کافر اسے ناپسند ہی کریں۔''(۱)

⑨ حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز کے بعد ان اشیاء سے پناہ مانگا کرتے تھے:

﴿ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰی اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ﴾

''اے اللہ! بلا شبہ میں بخل سے تیری پناہ میں آتا ہوں اور میں بزدلی سے تیری پناہ میں آتا ہوں اور میں اس بات سے تیری پناہ میں آتا ہوں کہ عمر کے رذیل ترین حصے (یعنی بڑھاپے) کی طرف لوٹایا جاؤں اور میں دنیا کے فتنے سے تیری پناہ میں آتا ہوں اور میں عذابِ قبر سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔''(۲)

⑩ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب صبح کی نماز سے سلام پھیرتے تو یہ دعا پڑھتے:

﴿ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّ رِزْقًا طَيِّبًا وَّعَمَلًا مُّتَقَبَّلًا ﴾

''اے اللہ! میں تجھ سے نفع دینے والا علم، پاکیزہ رزق اور مقبول ہونے والا عمل مانگتا ہوں۔''(۳)

○ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس نے نماز فجر باجماعت ادا کی' پھر طلوع آفتاب تک اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کے لیے بیٹھا رہا' پھر سورج نکلنے کے بعد دو رکعتیں پڑھیں' اس کے لیے ایک مکمل حج اور عمرے کے برابر ثواب ہے۔(٤)

⑪ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ جو شخص (ہر نماز کے بعد) تینتیس(33) مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ ، تینتیس(33) مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ، تینتیس(33) مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اور سو(100) کا عدد پورا کرنے کے لیے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ پڑھے گا اس کے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے خواہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔(٥) ایک روایت میں 100 کا عدد پورا کرنے کے لیے چونتیس(34) مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہنے کا ذکر ہے۔(٦) اسی طرح ایک اور روایت میں 10 مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ ' 10 مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور 10 مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہنے کا بھی ذکر موجود ہے۔(٧)

○ جس روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہونے کے بعد اپنی پیشانی پر دایاں ہاتھ پھیرتے اور کہتے اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ، اَللّٰهُمَّ اَذْهِبْ عَنِّی الْهَمَّ وَ الْحُزْنَ۔ وہ ضعیف و من گھڑت

---

(١) [مسلم (٥٩٤) كتاب المساجد ومواضع الصلاة : باب استحباب الذكر بعد الصلاة ' أبو داود (١٥٠٣٦)] ‏[أبو داود (٧٤١)]

(٢) [بخاری (٢٨٢٢) كتاب الجهاد والسير: باب ما يتعوذ من الجبن ' نسائی (٢٥٦/٨) ترمذی (٣٥٦٧)]

(٣) [صحيح : صحيح ابن ماجة (٧٥٣) كتاب إقامة الصلاة : باب ما يقال بعد التسليم ' ابن ماجة (٩٢٥)]

(٤) [حسن : صحيح ترمذی (٤٨٠) كتاب الجمعة ، المشكاة (٩٧١) ترمذی (٥٨٦)]

(٥) [مسلم (٥٩٧) أيضا ' أحمد (٣٧١/٢)] (٦) [مسلم (٥٩٦)]

(٧) [صحيح : صحيح ابن ماجة (٧٥٤) المشكاة (٢٤٠٦) أبو داود (٥٠٦٥) ترمذی (٣٤١٠)]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ہے۔(۱)

○ نماز کے بعد اذکار کے لیے انگلیوں کو استعمال کرنا چاہیے۔ چنانچہ فرمانِ نبوی ہے کہ ﴿ اعْقِدْنَ بِالْأَنَامِلِ فَإِنَّهُنَّ مَسْئُولَاتٌ مُسْتَنْطَقَاتٌ ﴾ ''انگلیوں کے ساتھ (تسبیح وتحمید کی) گنتی کرو بلاشبہ ان سے سوال کیا جائے گا اور انہیں (روز قیامت) بلوایا جائے گا۔'' (۲) ایک دوسری روایت میں ہے کہ ﴿ يَعْقِدُ التَّسْبِيحَ بِيَمِينِهِ ﴾ ''آپ ﷺ اپنے دائیں ہاتھ کے ساتھ سُبْحَانَ اللّٰهِ کی گنتی کرتے تھے۔'' (۳) شیخ ابن باز رحمہ اللہ نے یہ فتویٰ دیا ہے کہ تسبی کو چھوڑ دینا ہی بہتر ہے اور بعض اہل علم نے اسے ناپسند کیا ہے اور افضل یہی ہے کہ انگلیوں کے ساتھ تسبیح پڑھی جائے جیسا کہ نبی ﷺ کیا کرتے تھے۔(٤)

## نماز کے بعد اجتماعی دعا

فرض نمازوں کے بعد امام اور مقتدیوں کی اجتماعی دعا نبی ﷺ اور صحابہ سے قطعی طور پر ثابت نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بعض ائمہ نے اسے بدعت بھی قرار دیا ہے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے مطابق فرض نمازوں کے بعد امام اور مقتدیوں کا مل کر دعا کرنا نبی کریم ﷺ کا عمل نہیں، البتہ اس موقع پر آپ ﷺ (مختلف مسنون) اذکار کیا کرتے تھے (جن کی تفصیل ابھی پیچھے گزری ہے) اور یہی اذکار آپ سے منقول ہیں۔ اگر اس مقام پر آپ نے اجتماعی دعا کی ہوتی تو صحابہ اسے ضرور بیان کرتے، پھر تابعین اور دیگر اہل علم (اسے ضرور نقل کرتے) جیسا کہ انہوں نے اس سے کم درجہ کی اشیاء بھی آپ ﷺ سے نقل کی ہیں۔(٥) امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے (دوسرے مقام پر) اس عمل کو واضح طور پر بدعت بھی کہا ہے۔(٦)

امام ابن قیم رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ (فرض نمازوں کے بعد) اجتماعی دعا آپ ﷺ کا قطعاً طریقہ نہیں تھا اور نہ ہی آپ سے کسی صحیح یا حسن سند کے ساتھ منقول ہے۔(۷) امام ابن بطال رحمہ اللہ نے امام مالک رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے کہ یہ عمل بدعت ہے۔(۸) امام شاطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ (نماز کے بعد) دائمی طور پر اجتماعی دعا رسول اللہ ﷺ کا فعل نہیں۔(۹) سعودی مستقل فتویٰ کمیٹی نے یہ فتویٰ دیا ہے کہ ہمیں کسی ایسی دلیل کا علم نہیں جو اس عمل کی مشروعیت پر دلالت کرتی ہو۔(۱۰)

---

(۱) [موضوع : السلسلة الضعيفة (۱۷۱/۳)، (۱۰۵۸) ابن السنی فی عمل الیوم واللیلة (۱۱۲) الاذکار للنووی (۱۸۸) طبرانی اوسط (۲٤۹۹)]

(۲) [حسن : صحیح أبو داود (۱۳۲۹) ترمذی (۳۵۸۳) کتاب الدعوات، أبو داود (۱۵۰۱)]

(۳) [صحیح : صحیح أبو داود (۱۳۳۰) کتاب الصلاة : باب التسبیح بالحصی، أبو داود (۱۵۰۲)]

(٤) [الفتاوی (۷٦/۱)]

(٥) [الفتاوی الکبری (۱۵۸/۱)]

(٦) [مجموع الفتاوی (۵۱۹/۲۲)]

(۷) [زاد المعاد (۲۵۷/۱)]

(۸) [فتح الباری (۳۲٦/۲)]

(۹) [الاعتصام (۳۵۲/۱)]

(۱۰) [الفتاوی الإسلامیة (۲۹۰/۱)]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



معلوم ہوا کہ نماز کے بعد اجتماعی دعا سنت نہیں بلکہ بدعت ہے، اس لیے اس سے بہر صورت بچنا چاہیے۔ البتہ جو اذکار سنت سے ثابت ہیں وہ ہر ایک کو نماز کے بعد ضرور پڑھنے چاہئیں۔ حقیقت یہ ہے کہ انسان ان مسنون اذکار اور دعاؤں کو یاد کرنا اور انہیں پڑھنے کے لیے نماز کے بعد کچھ وقت بیٹھنا اپنے اوپر گراں سمجھتا ہے، اسی لیے اس کے متبادل کے طور پر یہ بدعت ایجاد کی گئی ہے کہ امام صاحب سلام پھیرنے کے فوراً بعد مختصر سے وقت میں چند دعائیں پڑھ دیتے ہیں اور لوگ آمین آمین کہہ کر فارغ ہو جاتے ہیں خواہ کسی دعا کی سمجھ آئے یا نہ۔ یہ عمل فی الواقع دعا نہیں بلکہ ایک رسم ہے جو لوگوں کا معمول بن چکی ہے۔ اس کے متعلق صرف اتنی بات ہی یاد رکھنی چاہیے کہ اگر اس عمل میں کوئی خیر ہوتی تو نبی ﷺ اپنی زندگی میں اسے ضرور اختیار کرتے، یا کم از کم کوئی صحابی ہی ایسا کرتا کہ ہر نماز کے بعد اجتماعی دعا کرانے کو اپنا معمول بنا لیتا۔ لیکن ایسا ہرگز ثابت نہیں۔ تو جو عمل نہ عہد نبوت میں کیا گیا اور نہ عہدِ صحابہ میں وہ دین کا حصہ کیونکر ہو سکتا ہے۔ اس لیے ہمیں چاہیے کہ صحیح احادیث سے ثابت مسنون اذکار یاد کریں اور ہر نماز کے بعد انہیں پڑھنے کی کوشش کریں کیونکہ اتباعِ سنت ہی نجات کا ذریعہ ہے۔ تاہم یہاں یہ یاد رہے کہ اگر کوئی اکیلا شخص ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا چاہے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

## مرد اور عورت کی نماز میں کوئی فرق نہیں

نماز کی کیفیت وطریقہ ادائیگی میں مرد وعورت کی نماز میں کوئی فرق کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں بلکہ نبی ﷺ نے عام حکم دیا ہے کہ ''جس طرح مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھو اس طرح تم نماز پڑھو۔'' اور جو حضرات مردوں اور عورتوں کی نماز میں فرق بیان کرتے ہیں' وہ ضعیف آثار وروایات پر مبنی ہے لہٰذا قابل اعتبار نہیں۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے حضرت ام درداء رضی اللہ عنہا سے صحیح سند کے ساتھ نقل کیا ہے کہ ''وہ نماز میں مردوں کی طرح بیٹھتی تھیں اور وہ فقیہہ خاتون تھیں۔'' (۱) ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عورت نماز میں مرد کی طرح ہی بیٹھے گی۔ (۲) امام ابن حزم رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ مرد اور عورت کی نماز میں کوئی فرق نہیں۔ (۳) حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ تکبیر کے لیے ہاتھ اٹھانے میں مرد اور عورت کے درمیان کوئی فرق نہیں۔ (٤) امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عورت بھی مرد کی طرح سینے پر ہاتھ رکھے گی۔ (٥) شیخ البانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مردوں اور عورتوں کی نماز کی (تمام کیفیات میں) کوئی فرق نہیں۔ (٦)

حضرت یزید بن ابی حبیب رضی اللہ عنہ سے جو حدیث مروی ہے کہ ''عورت سمٹ کر سجدہ کرے اور وہ اس مسئلے میں مرد کی طرح نہیں ہے۔'' امام ابو داود رحمہ اللہ نے اسے مراسیل میں روایت کیا ہے اور شیخ البانی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ وہ

(۱) [التاریخ الصغیر للبخاری (۹۰)]
(۲) [ابن أبی شیبة (۱/۲۷۰) بسند صحیح]
(۳) [المحلی (۳/۳۷)]
(٤) [فتح الباری (۲/۲۲۲)]
(٥) [شرح مسلم (۱/۱۹۵)]
(٦) [صفة صلاة النبی (ص/۱۸۹)]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مرسل ہے جو کہ دلیل نہیں بن سکتی۔(۱) اسی طرح جس روایت میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ "وہ اپنی عورتوں کو نماز میں چارزانو بیٹھنے کا حکم دیتے تھے" اس کی سند بھی صحیح نہیں کیونکہ اس میں عبداللہ بن عمر العمری راوی ضعیف ہے۔(۲)

تاہم اتنا فرق بہر حال ضرور ہے کہ عورت کے لیے نماز میں سر پر اوڑھنی لینا ضروری ہے اس کے بغیر اس کی نماز نہیں ہوگی جبکہ مرد کے لیے یہ ضروری نہیں لیکن یہ یاد رہے کہ یہ نماز کی کیفیت وطریقے میں فرق نہیں ہے بلکہ نماز کی شرائط میں کچھ فرق ہے۔

## چند مختلف مسائل

- نماز میں شیطانی وساوس اور خیالات آئیں تو یاد رکھنا چاہیے کہ یہ ایک خنزب نامی شیطان کی طرف سے ہوتا ہے اور نبی ﷺ نے اس کا حل یہ بتایا ہے کہ أَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ پڑھ کر بائیں جانب (ہلکا سا) تھوک لیا جائے۔ یہ نسخہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ کو بتایا تھا۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ جب میں نے اس پر عمل کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے ذریعے شیطان کو مجھ سے دور بھگا دیا۔(۳)
- اگر کوئی عذر ہو تو چارزانو بیٹھ کر (چوکڑی مار کر) بھی نماز پڑھی جا سکتی ہے۔ جیسا کہ جب نبی ﷺ گھوڑے سے گر گئے اور پاؤں پر چوٹ آگئی تو آپ اسی طرح نماز پڑھنے لگے۔(٤) اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو چارزانو بیٹھ کر نماز ادا فرماتے ہوئے دیکھا۔(٥)
- ننگے سر نماز درست ہے کہ نہیں اس کے متعلق یہ یاد رکھنا چاہیے کہ نماز میں مرد کے لیے ستر ڈھانپنے کے علاوہ صرف کندھوں پر کوئی کپڑا ہونا ضروری ہے۔ چنانچہ حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں ایک ایسے کپڑے میں لپٹے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا کہ جس کے دونوں کنارے آپ نے اپنے کندھوں پر ڈال رکھے تھے۔(٦) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دوران نماز آپ کے سر پر کوئی کپڑا نہیں تھا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن انہوں نے ایک کپڑا بدن پر لپیٹ کر نماز پڑھی جبکہ دوسرا کپڑا بھی قریب پڑا تھا۔ نماز سے فراغت کے بعد کسی نے پوچھا کہ آپ ایک ہی کپڑے میں (کیوں) نماز پڑھ رہے ہیں حالانکہ آپ کے پاس دوسرا کپڑا موجود ہے تو انہوں نے جواب میں کہا۔ جی ہاں! میں چاہتا ہوں کہ تمہارے جیسے جاہل

---

(۱) [مراسیل لأبی داود (ص/۱۱۸) الضعیفة (۲٦٥٤)]

(۲) [صفة صلاة النبی للألبانی (ص/۱۸۹)]

(۳) [مسلم (٥٧٣٨) کتاب السلام : باب التعوذ من شیطان الوسوسة فی الصلاة]

(٤) [سبل السلام (٤٢٧/١)]

(٥) [**صحیح** : کما فی التعلیق علی سبل السلام (٤٢٦/١) نسائی (٢٢٤/٣) ابن خزیمة (٩٧٨/٢)]

(٦) [بخاری (٣٥٤، ٣٥٥) کتاب الصلاة : باب الصلاة فی الثوب الواحد ملتحفا به، مسلم (٥١٧)]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مجھے دیکھ لیں۔ میں نے نبی کو اس طرح نماز پڑھتے دیکھا ہے۔(۱) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وسعت کے زمانہ میں بھی سر ڈھانپنا نماز کے لیے ضروری نہیں سمجھا۔(۲)

تاہم بالغ عورت کی نماز ننگے سر نہیں ہوتی جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ﴿لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلَاةَ حَائِضٍ إِلَّا بِخِمَارٍ﴾ ''اللہ تعالیٰ بالغہ عورت کی نماز بغیر اوڑھنی (یعنی دوپٹے وغیرہ) کے قبول نہیں فرماتے۔''(۳)

○ دورانِ نماز باتیں کرنے سے نماز باطل ہو جاتی ہے چنانچہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم عہد رسالت میں دوران نماز ایک دوسرے سے بات چیت کر لیتے تھے اور اپنی ضرورت و حاجت ایک دوسرے سے بیان کر دیتے تھے حتی کہ آیت ''حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ'' نازل ہوئی تو ہمیں خاموش رہنے کا حکم دیا گیا اور دوران نماز گفتگو سے منع کر دیا گیا۔(٤)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کو دوران نماز سلام کہا تو آپ نے جواب نہ دیا (حالانکہ پہلے جواب دیا کرتے تھے) اور (پھر بعد میں) فرمایا ''بلاشبہ نماز میں مشغولیت ہے۔''(٥) ایک روایت میں یہ لفظ ہیں ''جب تم نماز میں ہوتے ہو تو فرمانبردار رہو اور کلام نہ کرو۔''(٦) سنن ابو داود کی ایک روایت میں ہے کہ ''بیشک اللہ تعالیٰ نے نیا حکم یہ دیا ہے کہ دوران نماز کلام مت کرو۔''(٧)

یہ تمام دلائل دوران نماز گفتگو کی حرمت کا واضح ثبوت ہیں اور اصول میں یہ بات مسلم ہے کہ ((النَّهْيُ يَقْتَضِي فَسَادَ الْمَنْهِيِّ عَنْهُ)) ''ممانعت منہی عنہ (جس کام سے روکا گیا ہے) کے فاسد ہونے کا تقاضا کرتی ہے۔'' بالخصوص عبادات میں یہ قاعدہ متفق علیہ ہے۔(۸) حافظ ابن حجر اور امام شوکانی رحمہما اللہ فرماتے ہیں کہ اہل علم کا اس بات پر اجماع ہے کہ جس نے دوران نماز جان بوجھ کر کلام کیا اور وہ اصلاحِ نماز کا ارادہ نہیں رکھتا تو بلاشبہ اس کی نماز فاسد ہے۔(۹)

البتہ جو شخص نماز میں بھول کر گفتگو کر بیٹھے تو جمہور اہل علم کا کہنا ہے کہ اس کی نماز باطل نہیں ہوتی۔(۱۰) جیسا کہ

---

(١) [بخاري (٣٧٠) كتاب الصلاة : باب الصلاة بغير رداء]

(٢) [بخاري (٣٦٥) كتاب الصلاة : باب الصلاة في القميص والسراويل.....، مسلم (٥١٥) أبو داود (٦٢٥)]

(٣) [**صحيح** : صحيح أبو داود (٥٩٦) كتاب الصلاة : باب المرأة تصلي بغير خمار، أبو داود (٦٤١)]

(٤) [بخاري (١٢٠٠) كتاب الجمعة : باب ما ينهى عنه من الكلام في الصلاة، مسلم (٥٣٩)]

(٥) [بخاري (١١٩٩) أيضا، مسلم (٥٣٨) مسند شافعي (٣٥١) أحمد (٣٧٧/١) أبو داود (٩٢٤)]

(٦) [مسند أبي يعلى (٣٨٤/٨)]

(٧) [**حسن** : صحيح أبو داود (٨١٧) كتاب الصلاة : باب رد السلام في الصلاة، أبو داود (٩٢٤)]

(٨) [إرشاد الفحول (٣٧٠/٢) الإحكام للآمدي (٢٦٩/٣)]

(٩) [فتح الباري (٩٠/٣) نيل الأوطار (١٥٨/٢)]

(١٠) [نيل الأوطار (١٥٨/٢) شرح مسلم للنووي (٢٧/٣) الأم (٢٣٦/١) المغني (٤٤٤/٢)]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث ذوالیدین میں ہے کہ نبی ﷺ نے بھول کر دو رکعتیں پڑھا دیں پھر ذوالیدین کے یاد کروانے پر آپ نے صحابہ سے استفسار کیا کہ ''کیا ذوالیدین ٹھیک کہہ رہا ہے؟'' اس کے بعد آپ نے بقیہ دو رکعتیں ادا کرلیں اور آخر میں سہو کے سجدے کر لیے۔(۱) ثابت ہوا کہ بھول کر کلام کر لینے سے نماز باطل نہیں ہوتی کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو نبی ﷺ چار رکعت دوبارہ پڑھتے۔علاوہ ازیں ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ ''اللہ تعالیٰ نے میری امت سے خطایا بھول کر کیے ہوئے گناہوں کو معاف کر دیا ہے۔''(۲)

- غیر متعلقہ کام میں مشغول ہونے سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔مراد یہ ہے کہ انسان کوئی ایسا کام شروع کر دے جو نماز کا حصہ نہیں اور اس وقت انسان کو نمازی نہ کہا جا سکے مثلاً لیٹ کر سو جانا' بھاگنا شروع کر دینا' کپڑے سینے لگ جانا' کسی چیز کی طرف طویل مدت دیکھتے رہنا' بوجھ اٹھا لینا' یا کھانا پینا وغیرہ یقیناً ایسے شخص کو کوئی بھی نمازی شمار نہیں کرتا۔ایسا عملِ کثیر جو نماز کو باطل کر دیتا ہے اس میں علماء و مجتہدین نے بہت اختلاف کیا ہے۔(۳) امام شوکانی رحمہ اللہ رقمطراز ہیں کہ حق بات یہ ہے کہ بے شک نماز منعقد ہونے کے بعد... فاسد نہیں ہوتی الا کہ کوئی ایسا فاسد کر دینے والا عمل کر لیا جائے جس کے مفسد ہونے کی شریعت نے خبر دے دی ہو مثلاً وضوء کا ٹوٹ جانا' جان بوجھ کر لوگوں سے کلام کرنا' یا ثابت ارکانِ نماز میں سے عمداً کسی رکن کو چھوڑ دینا وغیرہ۔(۴)
- دورانِ نماز آسمان کی طرف نظریں اٹھانا جائز نہیں۔چنانچہ فرمانِ نبوی ہے کہ ''لوگوں کو دورانِ نماز اپنی نظریں آسمان کی طرف اٹھانے سے باز آ جانا چاہیے ورنہ ان کی نظریں اُچک لی جائیں گی۔''(۵)
- نماز میں اِدھر اُدھر جھانکنا ممنوع ہے۔چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے دورانِ نماز اِدھر اُدھر دیکھنے کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا ''یہ تو شیطان کا جھپٹنا ہے جس کے ذریعے شیطان انسان کو جھپٹ لیتا ہے۔''(۶)
- دونوں پہلوؤں (کولہوں) پر ہاتھ رکھ کر نماز پڑھنے سے نبی ﷺ نے منع فرمایا ہے۔(۷)
- جب کوئی وضو کر کے مسجد کی طرف نکلے یا مسجد میں ہو تو اپنے ہاتھوں کو تشبیک نہ دے،اس سے نبی ﷺ نے منع فرمایا ہے۔(۸) اور تشبیک یہ ہے کہ ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں مضبوطی سے داخل کر لینا۔

---

(۱) [بخاری (۱۲۱٤) کتاب الأذان : باب هل يأخذ الإمام إذا شك بقول الناس' مسلم (۵۷۳)]
(۲) [صحیح : صحیح ابن ماجة (۱٦٦۲) کتاب الطلاق : باب طلاق المكره و الناسی ' ابن ماجة (۲۰٤۳)]
(۳) [تفصیل کے لیے دیکھیے: الفقه الإسلامی وأدلته (۱۰۳۱/۲ـ۱۰۳٤)]
(٤) [السیل الجرار (۲۳۵/۱)]
(۵) [أحمد (۳۳۳/۲) مسلم (٤۲۹) کتاب الصلاة : باب النهی عن رفع البصر إلى السماء فی الصلاة]
(٦) [بخاری (۷۵۱) کتاب الأذان : باب الإلتفات فی الصلاة ' أحمد (۷۰/٦) أبو داود (۹۱۰)]
(۷) [بخاری (۱۲۲۰) کتاب الجمعة : باب الخصر فی الصلاة ' مسلم (۵٤۵) أبو داود (۹٤۷)]
(۸) [حسن : المجمع (۲۵/۲) أحمد (٤۳/۳)] مزید دیکھئے : صحیح أبو داود (۵۲٦) کتاب الصلاة : باب ما جآء فی الهدى فی المشی إلى الصلاة ' أبو داود (۵٦۲) أحمد (۲٤۱/٤) ترمذی (۳۸٦)]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



○ نماز میں آنکھیں بند کرنے کے متعلق امام ابن قیم رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ یہ نبی ﷺ کی سنت نہیں بلکہ آپ اپنی آنکھیں کھلی رکھتے تھے جیسا کہ تشہد کے بیان میں یہ بات ذکر کی گئی ہے کہ آپ ﷺ دعا کرتے ہوئے اپنی انگلی کے اشارے کی طرف دیکھتے تھے۔(۱)

○ دورانِ نماز اگر کوئی ایسا واجب کام کرنا پڑ جائے جو ناگزیر ہو تو اس سے نماز باطل نہیں ہوگی مثلاً ایک انسان نماز میں ہو اور دوسرا پانی میں ڈوب رہا ہو تو پہلا شخص نماز چھوڑ کر ڈوبتے ہوئے انسان کی جان بچا لے تو ایسا کرنے سے اس کی نماز باطل نہیں ہوگی۔ کیونکہ نماز بعد میں بھی ادا کی جا سکتی ہے لیکن ایک مسلمان کی جان اس کے مرنے کے بعد حاصل نہیں ہو سکتی۔ امام شوکانی رحمہ اللہ نے بھی یہی نقل فرمایا ہے۔(۲)

○ اگر نماز میں جمائی آئے تو اسے حتی الامکان روکنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ چنانچہ فرمانِ نبوی ہے کہ ''جمائی کا آنا شیطان کی طرف سے ہے' پس جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو حتی الوسع اسے روکنے کی کوشش کرے۔'' اور جامع ترمذی کی روایت میں ان الفاظ کا اضافہ ہے ''نماز میں (جمائی روکے)۔''(۳)

○ اگر کوئی جوتیاں پہن کر نماز پڑھ رہا ہو اور نماز کے دوران اسے علم ہو کہ اس کی جوتیوں میں گندگی ہے تو اسے اپنی جوتیاں فوراً اتار دینی چاہییں۔ جیسا کہ نبی ﷺ نے بھی ایسا ہی کیا تھا۔(۴)

○ نماز میں کسی کو ہاتھ لگا کر بھی مطلع کیا جا سکتا ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ رہے ہوتے اور آپ کے سامنے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا لیٹی ہوتیں۔ جب آپ سجدے کا ارادہ فرماتے تو اپنا ہاتھ ان کی ٹانگ پر رکھتے تا کہ وہ سجدے کی جگہ چھوڑ دیں۔(۵)

○ نماز میں بوقت ضرورت چند قدم چلنا بھی ثابت ہے جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ رہے ہوتے اور دروازہ بند ہوتا۔ پس میں آ کر دروازہ کھٹکھٹاتی تو آپ چل کر دروازہ کھولتے پھر جائے نماز کی طرف لوٹ جاتے۔(۶)

○ کسی وقت بچے کو اٹھا کر نماز پڑھنا بھی جائز ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ اپنی نواسی امامہ رضی اللہ عنہا کو اٹھا کر نماز پڑھ لیتے تھے۔ جب رکوع وسجدہ کرتے تو اسے اتار دیتے اور جب قیام کرتے تو اسے دوبارہ اٹھا لیتے۔(۷)

---

(۱) [زاد المعاد (۲٤۸/۱)]
(۲) [السیل الجرار (۲٤۳/۱)]
(۳) [مسلم (۲۹۹٤) کتاب الزهد والرقائق : باب تشمیت العاطس وكراهة التثاؤب' ترمذی (۳۷۰)]
(٤) [حاکم (۱۳۹۳۱) مجمع الزوائد (٥٦/۲)]
(٥) [بخاری (۳۸۲) کتاب الصلاة : باب الصلاة على الفراش' مسلم (٥۱۲) أبو داود (۷۱۳)]
(٦) [حسن : صحیح أبو داود (۸۱٥) کتاب الصلاة : باب العمل فی الصلاة' أبو داود (۹۲۲)]
(۷) [بخاری (٥۱٦) کتاب الصلاة : باب إذا حمل جارية صغيرة على عنقه في الصلاة' مسلم (٥٤۳)]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



○ ایک موقع پر آپ ﷺ نے منبر پر چڑھ کر نماز پڑھائی، جب سجدے کا ارادہ کیا تو نیچے اتر آئے اور سجدہ کر کے پھر واپس لوٹ گئے۔(۱)

○ نماز میں اگر کوئی خوفِ الٰہی سے رو پڑے اور اس کی آواز نکلنے لگے تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز پڑھتے دیکھا، آپ کے سینے سے گریہ وزاری کی ایسی آوازیں آ رہی تھیں جیسے جوش کھاتی ہوئی ہنڈیا سے آوازیں آتی ہیں۔(۲)

○ نماز میں اشارے کے ساتھ سلام کا جواب دیا جا سکتا ہے۔ جیسا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ دورانِ نماز جب لوگ رسول اللہ ﷺ کو سلام کرتے تو آپ انہیں کیسے جواب دیتے تو انہوں نے کہا ''اس طرح کرتے' اور اپنا ہاتھ پھیلا دیا۔'' (۳)

○ دورانِ نماز اگر تھوکنے کی ضرورت پیش آ جائے تو تھوکا بھی جا سکتا ہے۔ چنانچہ حضرت ابونضرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے اپنے کپڑے میں تھوکا پھر اس کے کچھ حصے کو کچھ دوسرے حصے کے ساتھ کھرچا۔(٤) ایک دوسری روایت میں حضرت عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی، میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے تھوکا اور اپنی جوتی کے ساتھ اسے مَل دیا۔(٥)

○ اگر سانپ یا بچھو نظر آ جائے تو اسے نماز میں ہی مار دینا چاہیے جیسا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''نماز میں دو سیاہ جانوروں یعنی سانپ اور بچھو کو مار دیا کرو۔'' (٦)

○ تصویر والی گھڑی کے ساتھ نماز پڑھنے کے متعلق شیخ ابن باز رحمہ اللہ نے یہ فتویٰ دیا ہے کہ جب تصویر گھڑی کے اندر چھپی ہوئی ہو جو دکھائی نہ دے تو اس میں کوئی حرج نہیں ... لیکن جب تصویر گھڑی کے باہر ہو یا کھولنے سے نظر آ جاتی ہو تو نماز جائز نہیں۔ آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا کہ ﴿لَا تَدَعْ صُوْرَةً إِلَّا طَمَسْتَهَا﴾ ''جو تصویر دیکھو اسے مٹا دینا۔'' (٧)

---

(۱) [بخاری (۳۷۷) كتاب الصلاة : باب الصلاة في السطوح والمنبر والخشب، مسلم (٥٤٤)]

(۲) [صحيح : صحيح أبو داود (۷۹۹) كتاب الصلاة : باب البكاء في الصلاة، أبو داود (۹۰٤)]

(۳) [صحيح : صحيح أبو داود (۸۲۰) كتاب الصلاة : باب رد السلام في الصلاة، أبو داود (۹۲۷)]

(٤) [صحيح : صحيح أبو داود (۳۷٤) كتاب الطهارة : باب البصاق يصيب الثوب، أبو داود (۳۸۹)]

(٥) [مسلم (٥٥٤) كتاب المساجد ومواضع الصلاة : باب النهي عن البصاق في المسجد......]

(٦) [صحيح : صحيح أبو داود (۸۱٤) كتاب الصلاة : باب العمل في الصلاة، أبو داود (۹۲۱)]

(۷) [فتاوی ابن باز مترجم (۷۸/۱)]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# باب السنن و قیام اللیل و الوتر سنتوں، قیام اللیل اور وتر کا بیان

## سُنتیں اور نوافل

### سنن ونوافل کا مفہوم اور حکم

سنت یا نفل ایسی اطاعت وفرمانبرداری کا نام ہے جو فرائض وواجبات کے علاوہ مشروع ہو۔(۱) اس کے لیے مندوب، مستحب، احسان اور فضیلت کے الفاظ بھی مستعمل ہیں۔(۲) اس کا حکم یہ ہے کہ ''جس کے کرنے والے کی تو تعریف کی جاتی ہے (یعنی اسے اجر وثواب دیا جاتا ہے) لیکن اسے چھوڑنے والے کی مذمت نہیں کی جاتی (یعنی اسے گناہ نہیں ہوتا)۔''(۳)

واضح رہے کہ اگرچہ سنن ونوافل کے چھوڑنے میں گناہ نہیں لیکن انہیں کلی طور پر چھوڑ دینا بھی جائز نہیں کیونکہ روزِ قیامت فرائض کی کمی نوافل سے ہی پوری کی جائیگی جیسا کہ حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے ﴿انْظُرُوا هَلْ تَجِدُوْنَ لِعَبْدِيْ مِنْ تَطَوُّعٍ فَتُكْمِلُوْنَ بِهِ فَرِيْضَتَهُ﴾ ''دیکھو! اگر تمہیں میرے بندے کی نفلی عبادت ملے تو اس کے ساتھ اس کے (ناقص) فرائض کو مکمل کر دو''۔(۴) اور یہ بات اصول میں ثابت ہے کہ جو چیز فرائض کی تکمیل کے لیے لازم ہو اس کا بھی وہی حکم ہوتا ہے جیسا کہ یہ قاعدہ ہے کہ (( مَا لَا يَتِمُّ الْوَاجِبُ إِلَّا بِهِ فَهُوَ وَاجِبٌ ))''جو چیز کسی واجب کی تکمیل کے لیے ناگزیر ہو وہ بھی واجب ہے۔''

○ سنن ونوافل کی کثرت روزِ قیامت محمد ﷺ کی رفاقت کا ذریعہ ہے۔ چنانچہ حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن نبی ﷺ نے مجھ سے کہا ''مانگ لو'' میں نے عرض کیا ''میں جنت میں آپ کی رفاقت کا طلبگار ہوں''۔ آپ نے فرمایا ''کچھ اس کے علاوہ مزید بھی (مانگ لو)''۔ میں نے عرض کیا بس یہی مطلوب ہے۔ آپ نے فرمایا ''تو پھر اپنے مطلب کے حصول کے لیے کثرتِ سجود سے میری مدد کرو''۔(۵) امام صنعانی رحمہ اللہ رقمطراز ہیں کہ سجدوں کی کثرت تب ہی ممکن ہے جب نماز کی کثرت ہو اور کثرت یا قلت صرف نفل نماز میں ہی ممکن ہے جبکہ فرائض میں کمی بیشی قطعاً ممنوع ہے۔(۶)

---

(۱) [التعريفات (ص/٤٢) الفقه الإسلامي وأدلته (١٠٥٥/٢) مغني المحتاج (٢١٩/١)]
(۲) [إرشاد الفحول (٢٠/١) البحر المحيط للزركشي (٢٨٤/١) الإحكام للآمدي (١١١/١) الوجيز (ص/٣٩)]
(۳) [إرشاد الفحول (٢٠/١) المستصفى للغزالي (٧٥/١) الموافقات للشاطبي (١٠٩/١)]
(۴) [**صحيح** : صحيح أبو داود (٧٧٠، ٧٧١) أبو داود (٨٦٦) أحمد (١٠٣/٤) ابن ماجة (١٤٢٦)]
(۵) [مسلم (٤٨٩) كتاب الصلاة : باب فضل السجود والحث عليه، أبو داود (١٣٢٠) نسائي (١١٣٨)]
(۶) [سبل السلام (٥١٢/٢)]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## مؤکدہ سنتیں

حضرت اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿مَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ وَّ لَيْلَةٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ ؛ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ﴾ ”جس نے دن اور رات میں (فرائض کے علاوہ) بارہ رکعات پڑھیں اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنا دیا جاتا ہے؛ چار رکعتیں ظہر سے پہلے، دو رکعتیں ظہر کے بعد، دو رکعتیں مغرب کے بعد، دو رکعتیں عشاء کے بعد اور دو رکعتیں فجر سے پہلے۔“(۱)

واضح رہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر سے پہلے دو رکعتیں پڑھیں ۔(۲) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ظہر سے پہلے دو رکعتیں بھی پڑھی جا سکتی ہیں ۔ اسی طرح عشاء کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے چار رکعتیں پڑھنا بھی ثابت ہے ۔(۳) ان رکعتوں کو سنن رواتب یا سنن مؤکدہ کہا جاتا ہے اور یہ واجب نہیں ۔ جمہور اہل علم اسی کے قائل ہیں ۔(٤) امام ابن قیم رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم شب و روز میں چالیس رکعتوں کی پابندی کیا کرتے تھے؛ سترہ فرائض' بارہ وہ رکعتیں جنہیں حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا ہے اور قیام اللیل کی دس رکعتیں ۔(٥)

○ ظہر سے پہلے اور بعد میں چار چار رکعتیں بھی پڑھی جا سکتی ہیں ۔ چنانچہ حضرت اُم حبیبہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جو شخص ظہر سے پہلے چار اور اس کے بعد چار رکعتیں باقاعدگی سے ادا کرتا رہا اللہ تعالیٰ نے اسے آتش جہنم پر حرام کر دیا“ ۔(٦) اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر سے پہلے چار رکعتیں اور بعد میں دو رکعتیں اور عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھتے تھے اور ہر دو رکعتوں کے درمیان سلام پھیر کر فاصلہ کرتے ۔(۷)

معلوم ہوا کہ ظہر اور عصر کے ساتھ پڑھی جانیوالی چار چار رکعتوں کو دو دو کر کے پڑھنا چاہیے لیکن آئندہ حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ظہر سے پہلے والی چار رکعتوں کو ایک سلام کے ساتھ ہی پڑھنا افضل ہے ۔ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے کہ ظہر سے پہلے (پڑھی جانیوالی) ایسی چار رکعتوں کے لیے جن میں سلام نہ ہو آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں ۔(۸) علاوہ ازیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ظہر سے پہلے چار رکعتیں اور فجر سے پہلے دو رکعتیں نہیں چھوڑتے تھے ۔(۹)

---

(۱) [مسلم (۷۲۸) كتاب صلاة المسافرين وقصرها : باب فضل السنن الراتبة...... أبو داود (۱۲۵۰)]

(۲) [بخاری (۹۳۷) كتاب الجمعة : باب الصلاة بعد الجمعة و قبلها ' مسلم (۷۲۹) أبو داود (۱۲۵۲)]

(۳) [بخاری (٦۹۷) كتاب الأذان : باب يقوم عن يمين الإمام ...... أبو داود (۱۳۵۷) نسائی (۲/۸۷)]

(٤) [فتح الباری (۳/۳٦۷)] (٥) [زاد المعاد (۱/۳۲۷)]

(٦) [**صحيح** : صحيح أبو داود (۱۱۳۰) كتاب الصلاة : باب الأربع قبل الظهر وبعدها ' أبو داود (۱۲٦۹)]

(۷) [**صحيح** : صحيح ترمذی (٤۸۹) كتاب الصلاة : باب ماجاء في الأربع قبل العصر ' ترمذی (٤۲۹)]

(۸) [**حسن** : صحيح أبو داود (۱۱۳۱) أبو داود (۱۲۷۰)] (۹) [بخاری (۱۱۸۲)]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



○ درج بالا توضیح کے بعد فرض نماز اور مؤکدہ سنتوں کی جو رکعات سامنے آتی ہیں، ان کا خلاصہ حسب ذیل ہے:

| نماز | فرض رکعات | مؤکدہ سنتیں | کل رکعات |
|---|---|---|---|
| فجر | 2 | نماز سے پہلے 2 | 4 |
| ظہر | 4 | پہلے 4 اور بعد میں 2 | 10 |
| عصر | 4 | ... | 4 |
| مغرب | 3 | بعد میں 2 | 5 |
| عشاء | 4 | بعد میں 2 | 6 |

⇦ البتہ نماز عشاء کے بعد وتر ایک سے نو تک پڑھے جا سکتے ہیں۔ اس کی تفصیل آئندہ نمازِ وتر کے بیان میں آئے گی۔

## غیر مؤکدہ سنتیں

درج بالا مؤکدہ سنتوں کے علاوہ بھی کچھ سنتیں احادیث سے ثابت ہیں جن کی کچھ تفصیل حسب ذیل ہے:

○ **عصر سے پہلے چار رکعتیں**: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائیں جس نے عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھیں۔" (۱) ان چار رکعات کو دو دو کر کے پڑھنا بھی درست ہے جیسا کہ گزشتہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں یہی بات بیان کی گئی ہے۔

○ **مغرب سے پہلے دو رکعتیں**: فرمانِ نبوی ہے کہ "ہر دو اذانوں (یعنی اذان اور اقامت) کے درمیان نماز ہے۔" تیسری مرتبہ یہی بات کہتے ہوئے آپ نے فرمایا "جو شخص چاہے یہ نوافل پڑھ لے۔" (۲) ایک اور فرمانِ نبوی یوں ہے کہ "مغرب سے پہلے نماز پڑھو مغرب سے پہلے نماز پڑھو۔" پھر تیسری مرتبہ آپ نے فرمایا، یہ حکم صرف اس کے لیے ہے جو پڑھنا چاہے۔ آپ نے یہ بات اس اندیشے کے پیش نظر فرمائی کہ کہیں لوگ اسے سنت (لازمہ) نہ بنا لیں۔" (۳)

صحیح ابن حبان کی ایک روایت میں ہے کہ "نبی ﷺ نے مغرب سے پہلے دو رکعتیں ادا فرمائیں۔" (٤) اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم غروبِ آفتاب کے بعد دو رکعتیں ادا کرتے اور نبی ﷺ ہمیں دیکھ رہے ہوتے لیکن نہ تو آپ ہمیں اس کا حکم دیتے اور نہ ہی اس سے منع فرماتے۔ (٥)

(۱) [حسن: صحیح أبو داود (۱۱۳۲) کتاب الصلاۃ: باب الصلاۃ قبل العصر' أبو داود (۱۲۷۱)]
(۲) [بخاری (٦٢٧) کتاب الأذان: باب بین کل أذانین صلاۃ لمن شآء' مسلم (۸۳۸) ترمذی (۱۸٥)]
(۳) [بخاری (۱۱۸۳' ۷۳٦۸) کتاب الجمعۃ: باب الصلاۃ قبل المغرب' أبو داود (۱۲۸۱)]
(٤) [الإحسان لابن حبان (۱٥۸٦)]
(٥) [مسلم (۸۳٦) کتاب صلاۃ المسافرین وقصرها: باب استحباب رکعتین قبل صلاۃ المغرب]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## فجر کی سنتیں اور چند مسائل

○ فجر کی سنتوں کی اہمیت کا اندازہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے اس بیان سے ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نوافل میں سب سے زیادہ اہتمام فجر کی سنتوں کا رکھتے تھے۔(۱) ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''نماز فجر کی دو سنتیں دنیا اور اس کی ہر چیز سے بہتر ہیں۔''(۲)

○ اگر کوئی فجر کی جماعت سے پہلے سنتیں نہ پڑھ سکے تو فرائض کے بعد یہ سنتیں پڑھی جا سکتی ہیں جیسا کہ حدیث میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت قیس رضی اللہ عنہ کو جماعت کے بعد یہ دو سنتیں پڑھنے کی اجازت دی۔(۳)

○ اگر کوئی فجر کی سنتیں طلوعِ آفتاب تک نہ پڑھ سکے تو طلوعِ آفتاب کے بعد بھی یہ سنتیں پڑھی جا سکتی ہیں۔(٤) جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس نے فجر کی دو سنتیں نہ پڑھیں وہ سورج طلوع ہونے کے بعد یہ دو رکعتیں پڑھ لے۔''(٥)

○ فجر کی سنتیں زیادہ طویل نہیں پڑھنی چاہییں۔ چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر سے پہلے دو سنتیں اس قدر خفیف پڑھتے کہ میں کہتی کیا آپ نے صرف سورہ فاتحہ ہی پڑھی ہے؟۔(٦)

○ فجر کی سنتوں کے بعد لیٹنا مستحب ہے۔ جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر کی دو رکعتیں پڑھ لیتے تو اپنے دائیں پہلو پر لیٹ جاتے۔(٧) اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جب تم میں سے کوئی فجر کی دو رکعتیں (یعنی سنتیں) پڑھ لے تو اپنے دائیں پہلو پر لیٹے۔''(٨) آج اکثر و بیشتر مقامات پر اس سنت کو چھوڑ دیا گیا ہے جسے دوبارہ زندہ کرنے کی ضرورت ہے۔

## عصر کے بعد دو رکعتوں کی ادائیگی کا حکم

جس روایت میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھتے تھے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کے بعد دو رکعتیں کبھی نہیں چھوڑیں۔(٩) لیکن حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے گھر میں بعد از نماز عصر صرف ایک مرتبہ دو رکعتیں

---

(١) [بخاري (١٩٦) مسلم (٧٢٤) أبو داود (١٢٥٤) نسائي (٢٥٢/٣)]
(٢) [مسلم (٧٢٥) كتاب صلاة المسافرين : باب استحباب ركعتي سنة الفجر والحث عليهما ' ترمذي (٤١٤)]
(٣) [**صحيح** : صحيح ترمذي (٣٤٦) كتاب الصلاة ، ترمذي (٤٢٢) أبو داود (١٢٦٧)]
(٤) [نيل الأوطار (٢٢٩/٢)]
(٥) [**صحيح** : صحيح ترمذي (٣٤٧) كتاب الصلاة ، الصحيحة (٢٣٦١) ترمذي (٤٢٣)]
(٦) [مسلم (٧٢٥) كتاب صلاة المسافرين و قصرها : باب استحباب ركعتي الفجر...... ' بخاري (١٩٧)]
(٧) [بخاري (٦٢٦) كتاب الأذان : باب من انتظر الإقامة ' مسلم (٧٣٦) أبو داود (١٣٣٠) ترمذي (٤٤٠)]
(٨) [**صحيح** : صحيح ترمذي (٣٤٤) كتاب الصلاة ، ابن حبان (٢٤٦٨) أبو داود (١٢٦١)]
(٩) [بخاري (٥٩١ ' ٥٩٢) كتاب مواقيت الصلاة : باب ما يصلي بعد العصر من الفوائت]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



پڑھیں۔اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو یہ دو رکعتیں پڑھتے (کبھی) نہیں دیکھا' نہ اس سے پہلے نہ بعد میں۔(۱) ان احادیث کے درمیان تطبیق اس طرح دی گئی ہے کہ نافی کو راوی کے عدم علم پر محمول کیا جائے گا کہ اسے اس کی اطلاع نہیں ہوگی اور مثبت کو نافی پر ترجیح دی جائے گی (جیسا کہ اصول میں یہ بات ثابت ہے)۔(۲)

یہاں نبی ﷺ سے بعد از عصر دو رکعتیں پڑھنا تو ثابت ہو گیا لیکن ایک صحیح روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے خود عصر کے بعد کوئی بھی نماز پڑھنا ممنوع قرار دیا ہے۔(۳) امام ابن حزم رحمہ اللہ نے تو فرمایا ہے کہ ممانعت کی احادیث منسوخ ہو چکی ہیں۔(٤)

ہمارے علم کے مطابق اس مسئلہ میں راجح بات یہ ہے کہ ممانعت کی احادیث منسوخ نہیں ہوئیں بلکہ وہ محکم ہیں اور نبی ﷺ نے عصر کے بعد دو رکعت نماز اس لیے ادا کی تھی کہ وفد عبدالقیس کے ساتھ مصروفیت کی وجہ سے آپ ظہر کی دو سنتیں نہیں پڑھ سکے تھے لہٰذا آپ نے وہ دو سنتیں عصر کے بعد ادا کر لیں جیسا کہ آپ نے فرمایا ''قبیلہ عبدالقیس کے لوگوں نے مجھے ظہر کے بعد کی دو رکعتوں سے مشغول کر دیا پس یہ وہی دو رکعتیں ہیں۔''(٥)

اور آپ کا یہ معمول تھا کہ جب بھی کوئی عمل کرتے بعد میں اس پر مداومت اختیار فرماتے جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ جب بھی کوئی نماز ادا فرماتے تو اس پر مداومت اختیار فرماتے۔(٦) لہٰذا آپ بعد میں بھی نماز عصر کے بعد یہ رکعتیں پڑھتے رہے۔بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یہ عمل صرف آپ ﷺ کے ساتھ ہی خاص تھا اسی لیے جب آپ سے دریافت کیا گیا کہ اگر یہ دو رکعتیں فوت ہو جائیں تو کیا ہم بھی ان کی قضائی دیں۔؟ تو آپ نے فرمایا ''نہیں۔''(٧) اسی طرح ایک اور روایت میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ خود عصر کے بعد نماز پڑھتے تھے لیکن (دوسروں کو) اس سے منع فرماتے تھے اور آپ خود (روزہ میں) وصال فرماتے لیکن دوسروں کو منع کرتے۔(۸) ان روایات سے بظاہر یہی معلوم ہوتا ہے کہ کسی اور کے لیے ان اوقات میں نوافل ادا کرنا جائز نہیں۔(۹)

---

(۱) [**صحیح** : صحیح نسائی (٥٦٦) کتاب المواقیت : باب الرخصة فی الصلاۃ قبل غروب الشمس' نسائی (٥٨٢)]
(۲) [تحفة الأحوذی (٥٦٩/١)]
(۳) [بخاری (٥٨٦) کتاب مواقیت الصلاۃ : باب لا تتحرك الصلاۃ قبل غروب الشمس' مسلم (٨٢٧)]
(٤) [تحفة الأحوذی (٥٦٨/١)]
(٥) [بخاری (١٢٣٣) کتاب السھو : باب إذا کلم وھو یصلی فأشار بیدہ]
(٦) [مسلم (٨٣٥) کتاب صلاۃ المسافرین و قصرھا : باب معرفة الرکعتین اللتین کان یصلیھما النبی بعد]
(٧) [**ضعیف** : التعلیقات الرضیة علی الروضة الندیة (٢٤٢/١) أحمد (٣١٥/٦)]
(٨) [**ضعیف** : ضعیف أبو داود (٢٧٨) ضعیف الجامع (٤٥٦٤) إرواء الغلیل (٤٤١) أبو داود (١٢٨٠)]
(٩) [تحفة الأحوذی (٥٦٨/١) سبل السلام (٢٤٦/١) نیل الأوطار (٣١٩/١)]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ہمارے علم کے مطابق اس مسئلے میں قابل ترجیح رائے یہ ہے کہ عصر کے بعد جب تک سورج بلند اور روشن ہو (یعنی ابھی زرد نہ ہوا ہو) کوئی بھی نماز ادا کرنا جائز ہے خواہ فوت شدہ فرض نماز ہو' یا سنت ہو' یا نفل ہو' یا نماز جنازہ ہو۔(۱) جیسا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کے بعد نماز پڑھنے سے منع کیا ہے الا کہ اس صورت میں (جائز ہے کہ) سورج ابھی بلند ہو۔(۲) اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے عصر کے بعد سورج زرد ہونے تک نفل پڑھنے کی اجازت ثابت ہے۔(۳) علاوہ ازیں صحابہ وتابعین کی ایک جماعت سے عصر کے بعد نماز پڑھنا ثابت ہے۔(٤)

## مغرب کے بعد دو رکعتیں اور دیگر سنتیں گھر میں پڑھنا افضل ہے

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں مسجد میں نماز مغرب پڑھائی پھر فرمایا ''ان دونوں رکعتوں (یعنی سنتوں) کو اپنے گھروں میں ادا کرو۔''(٥)

بالعموم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی معمول تھا کہ نوافل اور سنتوں کو گھر میں ہی ادا فرماتے اور صحابہ کو بھی اس کی تلقین فرماتے جیسا کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اے لوگو! اپنے گھروں میں نماز پڑھو۔ بلاشبہ فرض نماز کے علاوہ آدمی کی بہترین نماز وہی ہے جو اس نے گھر میں ادا کی۔''(٦)

## ہر وضوء کے بعد کچھ نفل پڑھنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز فجر کے وقت حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اے بلال! مجھے اپنا اسلام میں کیا ہوا کوئی سب سے زیادہ پر امید عمل بتاؤ بیشک میں نے جنت میں اپنے سامنے تمہارے جوتوں کی حرکت سنی ہے تو بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ میں نے ایسا کوئی عمل نہیں کیا جو میرے نزدیک اس سے زیادہ پر امید ہو کہ میں نے رات اور دن کے اوقات میں جب بھی وضوء کیا اس کے ساتھ لازماً اس قدر نماز پڑھی جتنی کہ میرے لیے پہلے سے لکھ دی گئی تھی۔(۷)

## نوافل بیٹھ کر پڑھنا جائز ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم بوجھل ہو گیا تو آپ اکثر بیٹھ کر نماز پڑھا کرتے تھے۔(۸) صحیح بخاری کی ایک روایت میں وضاحت موجود ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم قیام اللیل (یعنی نفل نماز) میں بیٹھا

---

(۱) [عون المعبود (۲/۱۰۹)]

(۲) [**صحیح**: صحیح أبو داود (۱۱۳۵) کتاب الصلاة، أبو داود (۱۲۷٤)]

(۳) [مجمع الزوائد (۲/۲۲۳)]

(٤) [المحلی لابن حزم (۲/٤۲_٤۷) ابن أبی شیبة (۲/۳٥۱) شرح معانی الآثار (۱/۲۱۰)]

(٥) [**حسن**: صحیح ابن ماجة (۹٥٦) کتاب إقامة الصلاة، ابن ماجة (۱۱٦٥)]

(٦) [بخاری (۷۳۱) کتاب الأذان: باب صلاة اللیل' مسلم (۷۸۱) أبو داود (۱٤٤۷) نسائی (۳/۱۹۸)]

(۷) [بخاری (۱۱٤۹) کتاب الجمعة: باب فضل الطهور باللیل والنهار وفضل الصلاة بعد الوضوء' مسلم (۲٤٥۸)]

(۸) [مسلم (۷۳۲) کتاب صلاة المسافرین وقصرها: باب جواز النافلة قائما وقاعدا...... ' أحمد (٦/۲٥۷)]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کرتے تھے۔(۱) اگرچہ نوافل بیٹھ کر ادا کرنا جائز ہے لیکن بغیر کسی عذر کے بیٹھ کر پڑھنے سے اجر میں لامحالہ نقص واقع ہو جاتا ہے جیسا کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اگر کوئی کھڑا ہو کر نماز پڑھے تو یہ افضل ہے اور جو بیٹھ کر پڑھے گا اسے کھڑے ہو کر پڑھنے والے سے نصف اجر ملے گا اور جو لیٹ کر پڑھے گا اسے بیٹھ کر پڑھنے والے سے نصف اجر ملے گا۔''(۲)

## اقامت کے بعد نفل پڑھنا جائز نہیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جب نماز کے لیے اقامت کہہ دی جائے تو فرض نماز کے علاوہ کوئی نماز قبول نہیں ہوتی۔''(۳) امام نووی رحمہ اللہ نے احناف کے متعلق نقل کیا ہے کہ (ان کے نزدیک) اقامت کے بعد (مسجد میں) فجر کی سنتیں پڑھی جا سکتی ہیں لیکن فجر کی دوسری رکعت بھی فوت ہونے کا اندیشہ ہو تو سنتیں چھوڑ کر جماعت میں شامل ہو جانا چاہیے۔(۴)

## تحیۃ المسجد اور چند مسائل

تحیۃ المسجد سے مراد وہ دو رکعتیں ہیں جو کسی بھی وقت مسجد میں بیٹھنے سے پہلے ادا کرنا مستحب ہے۔ چنانچہ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''تم میں سے کوئی جب بھی مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت ادا کرے۔''(۵) حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے اونٹ کی قیمت وصول کرنے کے لیے جب مسجد میں آئے تو آپ نے انہیں حکم دیا کہ وہ دو رکعت نماز ادا کریں۔(۶) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دورانِ خطبہ حضرت سلیک غطفانی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا جبکہ وہ دو رکعت پڑھے بغیر بیٹھ گئے کہ وہ دو رکعت نماز ادا کریں۔(۷)

- اگر کوئی بھول کر یہ رکعتیں پڑھے بغیر بیٹھ جائے؟ تو جب یاد آئے وہ دوبارہ کھڑا ہو کر یہ رکعتیں ادا کرے اور پھر بیٹھے جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دورانِ خطبہ ایک شخص کو حکم دیا ''کھڑے ہو جاؤ اور دو رکعت نماز ادا کرو۔'' اسی طرح جب حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہو کر بیٹھ گئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا ''کیا تم نے دو رکعتیں ادا کی ہیں؟'' انہوں نے کہا ''نہیں'' تو آپ نے فرمایا ''کھڑے ہو جاؤ اور یہ دو رکعتیں ادا کرو۔''(۸)

---

(۱) [بخاری (۱۱۱۸)]
(۲) [أحمد (۴۳۵/۴) بخاری (۱۱۱۵) کتاب الجمعة : باب صلاة القاعد' أبو داود (۹۵۱) ترمذی (۳۶۹)]
(۳) [مسلم (۷۱۰) کتاب صلاة المسافرین وقصرها ، أبو داود (۱۲۶۶) ترمذی (۴۱۹) أبو عوانة (۳۳/۲)]
(۴) [شرح مسلم (۲۴۱/۳)]
(۵) [بخاری (۴۴۴' ۱۱۶۳) کتاب الصلاة : باب إذا دخل أحدکم المسجد فلیرکع رکعتین ' أبو داود (۴۶۷)]
(۶) [مسلم (۷۱۵) کتاب صلاة المسافرین وقصرها : باب استحباب تحیة المسجد...... ' بخاری (۲۰۹۷)]
(۷) [بخاری (۴۴۳) کتاب الصلاة : باب الصلاة إذا قدم من سفر' مسلم (۸۷۵)]
(۸) [فتح الباری (۶۴۱/۱) ابن حبان ' باب إن تحیة المسجد لا تفوت بالجلوس]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



○ اگر جماعت کھڑی ہو اور کوئی مسجد میں آئے؟ تو اسے باجماعت نماز ادا کر لینی چاہیے تحیۃ المسجد پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ اسے یہی کفایت کر جائے گا۔(۱) جیسا کہ ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ ﴿ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ ﴾ ''جب نماز کے لیے اقامت کہہ دی جائے تو صرف فرض نماز ہی قبول ہوتی ہے۔'' (۲)

○ ممنوعہ اوقات میں تحیۃ المسجد کے متعلق ہمارے علم کے مطابق قابل ترجیح رائے یہی ہے کہ ان اوقات میں نماز سے گریز کرنا ہی بہتر ہے البتہ اگر کوئی پڑھے تو جواز بہرحال موجود ہے۔(۳) امام ابن تیمیہ، امام ابن قیم اور شیخ ابن باز رحمہم اللہ کے نزدیک تحیۃ المسجد تمام اوقات میں پڑھنا جائز ہے۔(٤)

## قیام اللیل، تہجد، تراویح

قیام اللیل سے مراد رات کی نماز ہے، اسی کو تہجد کہتے ہیں اور رمضان میں اسی کو تراویح کا نام دیا جاتا ہے۔

### قیام اللیل کی ترغیب

(1) ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ﴿ إِنَّ نَاشِئَةَ اللَّيْلِ هِيَ أَشَدُّ وَطْأً وَأَقْوَمُ قِيلًا ﴾ [المزمل: ٦] ''بلاشبہ رات کا اٹھنا دل جمعی کے لیے انتہائی مناسب ہے اور بات کو بہت درست کر دینے والا ہے۔''

(2) فرمانِ نبوی ہے کہ ''فرض نمازوں کے بعد سب سے افضل نماز رات کی نماز ہے۔'' (٥)

(3) ایک دوسرا فرمان یوں ہے کہ ''رات کو اُس وقت نماز پڑھو جب لوگ سو رہے ہوں۔'' (٦)

(4) حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''تہجد پڑھا کرو کیونکہ یہ تم سے پہلے نیک لوگوں کا طریقہ ہے' تمہارے لیے اللہ کے قرب کا سبب ہے' برائیوں سے دور ہونے کا ذریعہ ہے اور گناہوں سے باز رکھنے والا عمل ہے۔'' (٧)

(5) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اتنی دیر قیام فرماتے کہ آپ کے قدم سوج گئے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ اے اللہ کے رسول! آپ اتنی دیر کیوں قیام فرماتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تو آپ کے گزشتہ و آئندہ تمام گناہ معاف فرما دیئے ہیں تو آپ نے فرمایا ﴿ أَفَلَا أُحِبُّ أَنْ أَكُونَ عَبْدًا شَكُورًا ﴾ ''کیا میں پھر شکر گزار بندہ بننے کی خواہش و رغبت نہ کروں؟۔'' (٨)

---

(۱) [تفصیل کے لیے دیکھیے: سبل السلام (۳٦۷/۱)]
(۲) [مسلم (۷۱۰) أبو داود (۱۲٦٦)]
(۳) [تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو: نیل الأوطار (۲۹۲/۲) تحفة الأحوذی (۲٦٦/۲) شرح مسلم (۲٤٤/۳)]
(٤) [فتاوی ابن باز مترجم (٦۲/۱)]
(٥) [مسلم (۱۱٦۳) کتاب الصیام: باب فضل صوم المحرم' ابن ماجة (۱۷٤۲) أبو داود (۲٤۲۹)]
(٦) [**صحیح**: صحیح ابن ماجة (۲٦۳۰) ترمذی (۲٤۸٥) کتاب صفة القیامة...... ابن ماجة (۳۲٥۱)]
(۷) [**حسن**: إرواء الغلیل (۱۹۹/۲) '(٤٥۲) بیهقی (٥۰۲/۲) ابن خزیمة (۱۱۳٥) ترمذی (۳٥٤۹)]
(۸) [بخاری (٤۸۳۷) کتاب تفسیر القرآن: باب لیغفرلك الله ما تقدم...... مسلم (۲۸۲۰)]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



(6) رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ فلاں شخص کی طرح نہ ہو جانا ﴿ كَانَ يَقُوْمُ مِنَ اللَّيْلِ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ ﴾ ''وہ قیام اللیل کیا کرتا تھا (یعنی تہجد پڑھتا تھا) پھر اس نے قیام اللیل چھوڑ دیا۔'' (۱) امام صنعانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قیام اللیل پر مداومت مستحب ہے۔ (۲)

(7) قیام اللیل کے لیے اٹھنا اور پھر اللہ تعالیٰ سے اس وقت دعائیں اور مناجات کرنا اس لیے بھی بہت بہتر ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ رات کے پچھلے پہر آسمانِ دنیا پر تشریف لاتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ ''میں بادشاہ ہوں جو مجھے پکارے گا میں اس کی دعا کو قبول کروں گا' جو مجھ سے مانگے گا میں اسے عطا کروں گا' جو مجھ سے بخشش طلب کرے گا میں اسے بخش دوں گا'' اور اللہ تعالیٰ فجر روشن ہونے تک اسی طرح رہتے ہیں۔ (۳)

## قیام اللیل کی رکعات

قیام اللیل کی زیادہ سے زیادہ تیرہ رکعتیں ہیں۔ چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات کو تیرہ رکعت نماز ادا فرماتے، ان میں پانچ وتر ہوتے اور ان پانچ وتروں میں تشہد کے لیے صرف آخری رکعت میں بیٹھتے۔ (٤)

آپ ﷺ سے گیارہ رکعت قیام اللیل بھی ثابت ہے بلکہ اکثر اوقات آپ کا یہی معمول تھا۔ چنانچہ ایک دوسری روایت میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عشاء کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد فجر تک گیارہ رکعت نماز پڑھتے تھے۔ آپ ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرتے تھے اور ایک رکعت وتر ادا کرتے تھے۔ (٥) ایک اور روایت میں ہے کہ رات کو آپ ﷺ دس رکعتیں پڑھتے تھے اور ان کے بعد ایک وتر پڑھتے اور اس کے بعد فجر کی دو رکعتیں ادا فرماتے، یہ سب ملا کر کل تیرہ رکعتیں ہوتیں۔ (٦)

## قیام اللیل کے مزید چند مسائل

- رات کی نماز دو دو رکعتیں ہے جیسا کہ صحیح مسلم کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ تہجد پڑھتے ہوئے ہر دو رکعتوں میں سلام پھیرتے تھے۔ (۷) اور ایک فرمانِ نبوی یوں ہے کہ ﴿ صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى ﴾ ''رات کی نماز دو دو رکعت کی صورت میں پڑھنی چاہیے۔'' (۸)

---

(۱) [بخاری (۱۱۵۲) مسلم (۱۱۵۹) نسائی (۱۷۶۳) ابن خزیمة (۱۱۲۹)]

(۲) [سبل السلام (۲/۵٤۰)]

(۳) [بخاری (۱۱٤٥) مسلم (۷٥۸) أبو داود (۱۳۱٥) ابن ماجة (۱۳۶۶) ابن حبان (۹۲۰)]

(٤) [مسلم (۷۳۷) کتاب صلاة المسافرین وقصرها : باب صلاة اللیل...... أحمد (۶/۲۳۰)]

(٥) [مسلم (۷۳۶) کتاب صلاة المسافرین وقصرها : باب صلاة اللیل وعدد رکعات النبی' بخاری (۶۲۶)]

(٦) [مسلم (۷۳۸) أیضا' بخاری (۱۱٤۰)]

(۷) [مسلم (۷۳۶)]

(۸) [بخاری (۹۹۰) کتاب الجمعة : باب ما جاء فی الوتر' مسلم (۷٤۹) أبو داود (۱۳۲۶) ترمذی (٤۳۷)]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



○ قیام اللیل میں طویل سجدہ کرنا مستحب ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ سے پچاس آیتوں کی تلاوت کے برابر سجدہ کرنا منقول ہے۔(۱)

○ تہجد کی رکعات میں طویل قیام کرنا مستحب ہے جیسا کہ یہ بات ثابت ہے کہ نبی ﷺ ان رکعتوں میں طویل قیام فرماتے اور انہیں خوب اچھی طرح ادا کرتے۔(۲)

○ قیام اللیل میں سری اور جہری دونوں طرح قراءت درست ہے۔ چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ بعض اوقات آپ ﷺ سری قراءت فرماتے اور بعض اوقات جہری قراءت فرماتے۔(۳)

○ تہجد کا وقت عشاء کے بعد سے فجر تک ہے۔(۴) البتہ افضل رات کا آخری وقت ہے جیسا کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''بلاشبہ رات کے آخری حصے کی نماز میں (فرشتوں کو) حاضر کیا جاتا ہے اور وہی افضل ہے۔''(۵)

○ قیام اللیل کی ثابت رکعات سے تجاوز درست نہیں جیسا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں مذکور ہے کہ تین آدمیوں نے آپ ﷺ کی عبادت سے تجاوز کرنے کی کوشش کی تو آپ نے انہیں فرمایا ﴿فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي﴾ ''جو میری سنت سے بے رغبتی اختیار کرے گا وہ مجھ سے نہیں۔''(٦)

## باجماعت نماز تراویح کی شرعی حیثیت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ بالجزم حکم تو نہیں دیتے تھے البتہ قیام رمضان کی ترغیب دلایا کرتے تھے اور فرماتے تھے ''جس نے حالت ایمان میں اور اجر و ثواب کی غرض سے قیام رمضان میں شرکت کی اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔''(۷) امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں قیام رمضان سے مراد نماز تراویح ہے اور اس کے استحباب پر علماء کا اتفاق ہے۔(۸)

نماز تراویح مسجد میں باجماعت ادا کرنا افضل ہے کیونکہ سنت نبوی سے یہی عمل ثابت ہے۔ بعد ازاں آپ ﷺ نے فرض ہو جانے کے اندیشے سے اسے ترک کر دیا تھا لیکن آپ کی وفات کے بعد جب یہ اندیشہ نہ رہا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو ایک امام کے پیچھے جمع کر دیا۔ اس کے چند دلائل حسب ذیل ہیں:

---

(۱) [بخاری (۱۱۲۳) کتاب التهجد : باب طول السجود فی قیام اللیل]

(۲) [بخاری (۱۱۳۵، ۱۱٤۷) کتاب التهجد : باب طول القیام فی صلاة اللیل]

(۳) [**صحیح** : صحیح أبو دود (۱۲۷٤) کتاب الصلاة : باب فی وقت الوتر، أبو داود (۱٤۳۷)]

(٤) [مسلم (۷۳٦) بخاری (٦۲٦)]

(٥) [مسلم (۷٥٥) کتاب صلاة المسافرین و قصرها : باب من خاف أن لا یقوم من آخر اللیل فلیوتر أوله]

(٦) [بخاری (٥۰٦۳) کتاب النکاح : باب الترغیب فی النکاح، مسلم (۲٤۸۷) أحمد (٦۱۸۸)]

(۷) [بخاری (۲۰۰۹) کتاب صلاة التراویح : باب فضل من قام رمضان، مسلم (۷٥۹) أبو داود (۱۳۷۱)]

(۸) [شرح مسلم (۲۹۸/۳)]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



(1) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک رات مسجد میں نماز پڑھائی۔ صحابہ نے بھی آپ کے ساتھ یہ نماز ادا کی۔ دوسری رات آپ نے یہ نماز پڑھائی تو نمازیوں کی تعداد بہت زیادہ بڑھ گئی۔ تیسری یا چوتھی رات تو یہ تعداد ایک بڑے اجتماع کی صورت اختیار کر گئی لیکن نبی ﷺ اس رات نماز پڑھانے کے لیے تشریف نہ لائے۔ صبح کے وقت آپ نے فرمایا جتنی بڑی تعداد میں تم لوگ جمع ہو گئے تھے۔ میں نے اسے دیکھا لیکن یہ خدشہ میرے باہر آنے کے لیے رکاوٹ بنا رہا کہ کہیں یہ نماز تم پر فرض نہ کر دی جائے' یہ رمضان کا واقعہ ہے۔ صحیح مسلم کی روایت میں ہے کہ آپ نے تین راتیں نماز پڑھائی لیکن چوتھی رات آپ تشریف نہ لائے... (اس روایت کے آخر میں ہے کہ آپ نے فرمایا) لیکن مجھے یہ اندیشہ تھا کہ کہیں یہ نماز تم پر فرض نہ کر دی جائے تو تم اس سے عاجز آ جاؤ' پھر رسول اللہ کی وفات ہوگئی لیکن یہ معاملہ اسی طرح رہا۔ صحیح بخاری کی ہی ایک اور روایت میں یہ بھی ذکر موجود ہے کہ چوتھی رات آپ تشریف نہ لائے۔(۱)

(2) حضرت عبدالرحمٰن بن عبدالقاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں رمضان کی ایک رات حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد میں گیا' سب لوگ متفرق اور منتشر تھے۔ کوئی اکیلا نماز پڑھ رہا تھا اور کوئی کسی کے پیچھے کھڑا تھا۔ یہ دیکھ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، میرا خیال ہے کہ اگر میں تمام لوگوں کو ایک قاری کے پیچھے جمع کر دوں تو زیادہ مناسب ہوگا۔ چنانچہ انہوں نے اسی عزم و ارادے کے ساتھ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو ان کا امام مقرر کر دیا۔ (حضرت عبدالرحمٰن رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ) پھر ایک رات جب میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ نکلا تو دیکھا کہ لوگ اپنے امام کے پیچھے نماز (تراویح) پڑھ رہے ہیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، یہ نیا طریقہ بہتر اور مناسب ہے۔ اور رات کا وہ حصہ جس میں یہ لوگ سو جاتے ہیں اُس حصے سے بہتر ہے جس میں یہ نماز پڑھ رہے ہیں۔ آپ کی مراد رات کے آخری حصے کی فضیلت سے تھی کیونکہ لوگ یہ نماز رات کے شروع میں ہی پڑھ لیتے تھے۔(۲)

مذکورہ دونوں احادیث سے معلوم ہوا کہ قیام رمضان باجماعت مشروع ہے اور رسول اللہ ﷺ نے محض اس اندیشے کی وجہ سے چوتھی رات جماعت سے گریز کیا تھا کہ یہ نماز مسلمانوں پر فرض نہ کر دی جائے۔ بعد ازاں جب رسول اللہ ﷺ دنیا سے تشریف لے گئے' وحی کا سلسلہ منقطع ہوگیا تو جس چیز سے رسول اللہ ﷺ خائف تھے اس سے امن ہوگیا کیونکہ کسی بھی کام کی علت اپنے وجود یا عدم میں معلول کے ساتھ ہوتی ہے لہٰذا جب عارض زائل ہوگیا تو باجماعت (نماز تراویح) کی سنت باقی رہ گئی۔ پھر جب عمر رضی اللہ عنہ کا عہد خلافت آیا تو انہوں نے اُسی سنت کو زندہ کرتے ہوئے کہ جسے رسول اللہ ﷺ نے اپنایا تھا اس نماز کو باجماعت ادا کرنے کا حکم دے دیا۔

## نمازِ تراویح کی تعدادِ رکعات

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رمضان اور غیر رمضان میں نبی ﷺ (رات کی نماز) گیارہ رکعتوں سے

---

(۱) [بخاری (۱۱۲۹، ۲۰۱۲) کتاب الجمعۃ : باب تحریض النبی علی صلاۃ اللیل، مسلم (۷٦۱)]

(۲) [بخاری (۲۰۱۰) کتاب صلاۃ التراویح : باب فضل من قام رمضان، مؤطا (۱۱٤/۱)]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔(۱) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تہجد' قیام اللیل' قیام رمضان اور نماز تراویح ایک ہی نماز کے مختلف نام ہیں اور اس نماز کی رکعات گیارہ ہیں۔مزید برآں ایک روایت میں ہے کہ حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابی بن کعب اور حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہما کو حکم دیا کہ لوگوں کو گیارہ رکعات قیام رمضان (نماز تراویح) پڑھائیں۔(۲)

یاد رہے کہ ان میں تین وتر ہیں اور اگر پانچ وتر پڑھ لئے جائیں تو یہ رکعات تیرہ ہو جائیں گی جیسا کہ پیچھے اس سے متعلقہ احادیث ذکر کی جا چکی ہیں۔تاہم بعض اہل علم کا کہنا ہے کہ نماز تراویح کی رکعات بیس ہیں۔لیکن یہ یاد رہے کہ اس ضمن میں پیش کی جانے والی تمام روایات ضعیف ہیں۔(۳)

○ نماز تراویح چونکہ قیام اللیل ہی کا دوسرا نام ہے اس لیے اس کے مزید احکام و مسائل دیکھنے کے لیے اسی باب میں پیچھے " قیام اللیل " کے بیان کا مطالعہ کیجیے۔

### قیام رمضان میں قرآن سے دیکھ کر قراءت

شیخ ابن باز رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ قیام رمضان میں قرآن سے دیکھ کر قراءت کرنے میں کوئی حرج نہیں جیسا کہ صحیح بخاری میں ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا غلام ذکوان مصحف سے دیکھ کر پڑھتا (یعنی امامت کراتا) تھا۔(٤)

### تین راتوں سے کم میں قرآن ختم کرنا

ایسا کرنا درست نہیں جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا کہ ''ایسا شخص سمجھدار نہیں جس نے تین راتوں سے کم میں مکمل قرآن پڑھا۔''(٥)

## وِتر

### وتر کا حکم

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ﴿ لَيْسَ الْوِتْرُ بِحَتْمٍ كَهَيْئَةِ الْمَكْتُوبَةِ وَ لٰكِنْ سُنَّةٌ سَنَّهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﴾ ''وتر فرضوں کی طرح لازمی نہیں بلکہ ایک سنت ہے جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر فرمایا ہے۔''(٦)

معلوم ہوا کہ وتر فرض نہیں، البتہ اس کی تاکید ضرور ہے جیسا کہ احادیث سے ثابت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز وتر ہمیشہ

---

(۱) [بخاری (۱۱٤٧) كتاب الجمعة : باب قيام النبى بالليل فر رمضان وغيره ' مسلم (٧٣٨)]

(۲) [مؤطا (٢٥٦) كتاب الصلاة فى رمضان : باب ما جاء فى قيام رمضان]

(۳) [تحفة الأحوذى (٦١٢/٣-٦١٦)]

(٤) [فتاوى إسلامية (٣٣٧/١)]

(٥) [**صحيح** : صحيح أبو داود (١٢٣٩) كتاب الصلاة : باب فى كم يقرأ القرآن ' أبو داود (١٣٩٠)]

(٦) [**صحيح** : صحيح الترغيب (٥٩٠) ترمذى (٤٥٣ ' ٤٥٤) كتاب الصلاة : باب ما جاء أن الوتر ليس بحتم' نسائى (٢٢٨/٣) أبو داود (١٤١٦) ابن ماجة (١١٦٩) ابن خزيمة (١٠٦٧)]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ادا فرماتے تھے اور اسے کبھی نہیں چھوڑتے تھے۔ لہٰذا وتر سنت مؤکدہ ہے۔ امام شوکانی، علامہ عبدالرحمٰن مبارکپوری، امام ابن قدامہ، امام ابن حزم، امام صنعانی اور نواب صدیق حسن خان رحمہم اللہ نے وتر کو سنت مؤکدہ ہی کہا ہے۔(۱) نیز یہاں یہ بھی یاد رہے کہ جس روایت میں ہے کہ ''وتر حق ہے اور جس نے وتر نہ پڑھا وہ ہم میں سے نہیں'' وہ ضعیف ہے۔(۲)

## وتر کا وقت

وتر کا وقت عشاء کے بعد سے طلوعِ فجر تک ہے۔ فرمانِ نبوی ہے کہ ''وتر (کا وقت) نمازِ عشاء کے بعد سے طلوعِ فجر تک ہے۔''(۳) ایک دوسری روایت میں ہے کہ ''صبح سے پہلے وتر پڑھو۔''(٤) البتہ جسے یہ اندیشہ ہو کہ وہ رات کے آخری اوقات میں بیدار نہیں ہو سکے گا اسے چاہیے کہ وہ وتر پڑھ کر سوئے لیکن اگر یہ اندیشہ نہ ہو تو رات کے آخری حصے میں ہی وتر پڑھنا افضل ہے جیسا کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''تم میں سے جسے یہ خدشہ ہو کہ وہ رات کے آخری حصے میں نہیں اٹھ سکے گا تو وہ وتر پڑھ لے' پھر سو جائے۔''(٥)

## وتر کی قضاء

فرمانِ نبوی ہے کہ ''جو شخص وتر کے وقت سویا رہ جائے یا اسے وتر پڑھنا بھول جائے تو جب اسے یاد آئے یا جب وہ بیدار ہو اسی وقت پڑھ لے۔''(٦) ایک دوسری روایت میں ہے کہ ''جو شخص وتر کے وقت سویا رہ جائے جب صبح ہو تو وہ وتر پڑھ لے۔''(۷) علاوہ ازیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ جب نیند یا کوئی تکلیف آپ کے لیے قیام اللیل سے رکاوٹ بن جاتی تو آپ دن میں بارہ رکعتیں ادا فرما لیتے تھے۔(۸)

## وتروں کی تعداد

وتروں کی زیادہ سے زیادہ تعداد نو ہے۔ البتہ سات، پانچ، تین اور ایک وتر پڑھنا بھی ثابت ہے۔ لیکن یہ یاد رہے کہ صرف نو رکعت وتر پڑھتے ہوئے دو تشہد ہوں گے جن میں سے پہلا آٹھ رکعتوں کے بعد ہوگا اور دوسرا آخری رکعت کے بعد اور باقی وتروں میں صرف آخری رکعت میں ہی تشہد کے لیے بیٹھا جائے گا۔

---

(۱) [نيل الأوطار (۲۳۸/۲) تحفة الأحوذي (٥٥٤/۲) المغني (٥٩٥/۲) المحلى بالآثار (۹۲/۲) سبل السلام (٥۲۹/۲) الروضة الندية (۳۰۰/۱)]

(۲) [ضعيف : إرواء الغليل (٤۱۷) أبو داود (۱٤۱۹) كتاب الصلاة : باب فيمن لم يوتر' أحمد (۳٥۷/٥)]

(۳) [صحيح : صحيح ابن ماجة (٥۹۸) الصحيحة (۱۰۸) أبو داود (۱٤۱۸) ترمذی (٤٥۲) ابن ماجة (۱۱٦۸)]

(٤) [مسلم (۷٥٤) كتاب صلاة المسافرين وقصرها : باب صلاة الليل مثنى مثنى' ترمذی (٤٦۷)]

(٥) [أحمد (۳۱٥/۳) مسلم (۷٥٥) كتاب صلاة المسافرين وقصرها : باب من خاف أن لا يقوم]

(٦) [صحيح : صحيح ترمذي (۳۸٦) كتاب الصلاة ، ترمذي (٤٦٥) أبو داود (۱٤۳۱) ابن ماجة (۱۱۸۸)]

(۷) [صحيح : صحيح ترمذي (۳۷۸) أيضا ' ترمذي (٤٦۹)]

(۸) [دارمي (۱٤۳۹) كتاب الصلاة : باب صفة صلاة رسول الله]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



فرمانِ نبوی ہے کہ ﴿ الْوِتْرُ رَكْعَةٌ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ ﴾ ''وتر رات کے آخر میں ایک رکعت ہے۔''(۱)
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ''نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک وتر پڑھتے تھے۔''(۲) اور ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جب تمہیں صبح ہونے کا خدشہ ہو تو ایک وتر پڑھ لو۔''(۳)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (رات کو وتر کی) نو رکعتیں ادا کیں۔ ان میں صرف آٹھویں رکعت میں بیٹھے... پھر نویں رکعت پڑھ کر سلام پھیرا۔(٤) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سات یا پانچ وتر پڑھتے تو ان کے درمیان سلام یا کلام کے ساتھ فاصلہ نہیں کرتے تھے۔(٥) حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''وتر ہر مسلمان پر حق ہے۔ جسے پانچ وتر پڑھنا پسند ہو وہ ایسا کرلے جسے تین وتر پڑھنا پسند ہو وہ اس طرح کرلے اور جسے ایک وتر پڑھنا پسند ہو تو وہ بھی ایسا کرلے۔''(٦)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک روایت میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''تین وتر نہ پڑھو... اور مغرب کی مشابہت نہ کرو۔''(۷) معلوم ہوا کہ وتر میں مغرب کی مشابہت نہیں ہونی چاہیے۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کے بیان کے مطابق مغرب کی مشابہت سے بچنے کا طریقہ یہ ہے کہ تین وتروں میں (مغرب کی طرح) دو تشہد نہ پڑھے جائیں بلکہ صرف تیسری رکعت میں ہی تشہد کے لیے بیٹھا جائے۔(۸)

## تین وتروں میں قراءت

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وتر (کی پہلی رکعت میں) سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى (اور دوسری میں) قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ (اور تیسری میں) قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ پڑھتے تھے۔(۹)

## قنوت وتر

○ قنوت وتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صرف رکوع سے پہلے ثابت ہے جیسا کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ﴿ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُوتِرُ فَيَقْنُتُ قَبْلَ الرُّكُوعِ ﴾ ''بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر پڑھتے تو رکوع سے پہلے قنوت کرتے۔''(۱۰) اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کی جس روایت میں ﴿ قَبْلَ الرُّكُوعِ وَ بَعْدَهُ ﴾ ''رکوع سے

---

(۱) [مسلم (۷۵۲، ۷۵۳) كتاب صلاة المسافرين وقصرها : باب صلاة الليل مثنى مثنى، أحمد (۳۱۱۳۱)]
(۲) [مسلم (۷۳٦) أيضا، بخاري (٦۲٦) أبو داود (۱۳۳٥)]
(۳) [بخاري (۱۱۳۷) مسلم (۷٤۹) مؤطا (۱/۱۲۳) أبو داود (۱۳۲٦) ترمذي (٤۳۷)]
(٤) [مسلم (۷٤٦) كتاب صلاة المسافرين وقصرها : باب جامع صلاة الليل، أبو داود (۱۳٤۲)]
(٥) [**صحيح** : صحيح ابن ماجة (۹۸۰) كتاب إقامة الصلاة، ابن ماجة (۱۱۹۲) أحمد (۳/۲۳۹)]
(٦) [**صحيح** : صحيح أبو داود (۱۲٦۰) كتاب الصلاة : باب كم الوتر، أبو داود (۱٤۲۲) ابن ماجة (۱۱۹۰)]
(۷) [دار قطني (۲/۲٤) شرح معاني الآثار (۱/۲۹۲) بيهقي (۳/۳۱) حاكم (۱/۳۰٤)]
(۸) [فتح الباري (۲/٥٥۸ ـ ٥٥۹)]
(۹) [**صحيح** : صحيح ابن ماجة (۹٦۱) كتاب إقامة الصلاة، ابن ماجة (۱۱۷۱) نسائي (۳/۲۳٥)]
(۱۰) [**صحيح** : صحيح ابن ماجة (۹۷۰) كتاب إقامة الصلاة، ابن ماجة (۱۱۸۲) إرواء الغليل (٤٦۲)]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



پہلے اور اس کے بعد" قنوت کا ذکر ہے وہ نماز فجر کے متعلق ہے' قنوت وتر کے متعلق نہیں جیسا کہ اسی حدیث میں یہ ذکر موجود ہے۔(۱) تاہم رکوع کے بعد بھی قنوت کی جا سکتی ہے جیسا کہ خلفائے اربعہ وغیرہ کے عمل سے یہ بات ثابت ہے۔(۲) اور نبی ﷺ بھی قنوت نازلہ رکوع کے بعد کیا کرتے تھے۔(۳) لیکن افضل رکوع سے پہلے ہی ہے۔

○ کسی صحیح حدیث میں آپ ﷺ سے قنوت وتر کے لیے ہاتھ اٹھانا ثابت نہیں جیسا کہ سنن نسائی میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ "نبی ﷺ صرف نمازِ استسقاء میں ہاتھ اٹھا کر دعا فرماتے تھے۔"(٤) البتہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے عمل سے ہاتھ اٹھانا ثابت ہے جیسا کہ امام بخاری رحمہ اللہ نے "جزء رفع الیدین" میں ذکر فرمایا ہے۔(٥) اس قنوت کے لیے تکبیر تحریمہ کے رفع الیدین کی طرح رفع الیدین کا ثبوت بھی مفقود ہے البتہ احناف بعض غیر صریح آثار کی بنا پر اس رفع الیدین کے قائل ہیں۔(٦)

○ قنوتِ وتر کی دعا کے متعلق حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے کچھ کلمات سکھائے جنہیں میں قنوتِ وتر میں پڑھا کرتا تھا (اور وہ یہ ہیں):

﴿ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ فِيْمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِيْ فِيْمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنِيْ فِيْمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لِيْ فِيْمَا أَعْطَيْتَ وَقِنِيْ شَرَّ مَا قَضَيْتَ إِنَّكَ تَقْضِيْ وَلَا يُقْضٰى عَلَيْكَ وَإِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَالَيْتَ وَلَا يَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ ﴾

"اے اللہ! مجھے ہدایت دے اور ہدایت یافتہ لوگوں میں شامل فرما، مجھے عافیت دے اور ان میں شامل فرما جنہیں تو نے عافیت دی، اور میری ان لوگوں میں سرپرستی فرما جن کی تو نے سرپرستی فرمائی، اور میرے لئے ان چیزوں میں برکت عطا فرما جو تو نے عطا کیں اور مجھے ان فیصلوں کے شر سے بچا جو تو نے کئے، اس لیے کہ تو ہی فیصلے کرتا ہے اور تیرے فیصلے کے خلاف کوئی فیصلہ نہیں کر سکتا، یقیناً جس کا تو دوست بنا وہ ذلیل نہیں ہو سکتا اور جس سے تو نے دشمنی کی وہ معزز نہیں ہو سکتا، اے ہمارے رب! تو بہت بابرکت اور نہایت بلند ہے۔"(۷)

⇐ اس دعا میں تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ کے بعد وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ کے الفاظ ثابت نہیں۔(۸)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے وتر کے آخر میں یہ دعا پڑھتے:

﴿ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سُخْطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَأَعُوْذُ بِكَ

(۱) [صحیح : صحیح ابن ماجة (۹۷۱) أیضا' إرواء الغلیل (۲/۱٦۰) ابن ماجة (۱۱۸۳)]
(۲) [نیل الأوطار (۲/۲٥۸)] (۳) [بخاری (۱۰۰۲)]
(٤) [صحیح : صحیح نسائی (۱٦٤۹)] (٥) [تحفة الأحوذی (۲/٥۸۰)]
(٦) [تحفة الأحوذی (۲/٥۸۱)]
(۷) [صحیح : صحیح أبو داود (۱۲٦۳) أبو داود (۱٤۲٥) ترمذی (٤٦٤) ابن ماجة (۱۱۷۸) بیهقی (۲/۲۰۹)]
(۸) [ضعیف : ضعیف نسائی (۱۰٦)]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مِنْكَ لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ ﴾ ''اے اللہ! میں تیری رضا کے لئے تیری ناراضی سے پناہ مانگتا ہوں اور تیری معافی کے ذریعے تیری سزا سے اور میں پناہ مانگتا ہوں تیرے ذریعے سے تجھ سے، میں تیری مکمل تعریف نہیں کر سکتا تو اسی طرح ہے جیسے تو نے اپنی خود تعریف کی ہے۔'' (۱)

- نماز وتر سے فارغ ہونے کے بعد تین مرتبہ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ کہنا نبی ﷺ کی سنت ہے۔ (۲)

## وتر کے بعد نوافل

اگرچہ بعض روایات میں وتر کو رات کی آخری نماز قرار دیا گیا ہے جیسا کہ ایک روایت میں ہے کہ ''وتر کو اپنی رات کی آخری نماز بناؤ۔'' (۳) لیکن آئندہ صحیح حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ حکم محض استحباب کے لیے ہے اور آپ ﷺ وتر کے بعد بھی دو رکعت ادا فرما لیا کرتے تھے۔ چنانچہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ ''نبی ﷺ وتر کے بعد دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔'' (٤)

لہٰذا اگر کوئی شخص وتر پڑھ کے سو جائے پھر رات کو پچھلے پہر اٹھ کر نوافل ادا کرے تو وہ آخر میں دوبارہ وتر نہیں پڑھے گا کیونکہ حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ''ایک رات میں دو وتر نہیں۔'' (۵)

## قنوت نازلہ

مصیبت و آزمائش، کفار کے خلاف جنگ اور کفار کے غلبہ کے وقت کی جانے والی دعا کو قنوت نازلہ کہتے ہیں۔ یہ دعا حسب حالات نماز فجر میں یا پانچوں نمازوں میں رکوع کے بعد کی جا سکتی ہے۔ چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب مشرکین نے ستر قراء صحابہ کو شہید کر دیا تو نبی ﷺ نے ایک ماہ قنوت فرمائی جس میں آپ ان (کے قاتل مشرکوں) پر بددعا کرتے رہے۔ (٦) ایک دوسری روایت میں ہے کہ جب کسی قوم کے لیے دعا کرنا یا کسی قوم پر بددعا کرنا مقصود ہوتا تو آپ ﷺ قنوت فرماتے۔ (۷)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ متواتر ایک ماہ ظہر' عصر' مغرب' عشاء اور فجر کی ہر نماز میں جب (آخری رکعت میں) سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہتے تو قنوت کرتے اور بنو سلیم کے چند قبیلوں رعل' ذکوان اور عصیہ پر بددعا کرتے اور پیچھے مقتدی آمین کہتے۔ (۸) معلوم ہوا کہ حالات کے مطابق ایک نماز میں' دو نمازوں میں' یا

---

(۱) [صحيح : صحيح أبو داود (۱۲٦٥) أيضا' أبو داود (۱٤۲۷) ترمذی (۳٥٦٦) ابن ماجة (۱۱۷۹)]

(۲) [صحيح : صحيح نسائي (۱٦۰٤) كتاب القيام الليل ' نسائي (۱۷۰۰)]

(۳) [بخاری (۹۹۸) كتاب الجمعة : باب ليجعل آخر صلاته وترا' مسلم (۷٥۱) أبو داود (۱٤۳۸)]

(٤) [صحيح : صحيح ترمذی (۳۹۲) كتاب الصلاة : باب ما جاء لا وتران في ليلة ' ترمذی (٤۷۱)]

(٥) [صحيح : صحيح ترمذی (۳۹۱) أبو داود (۱٤۳۹) كتاب الصلاة : باب في نقض الوتر' ترمذی (٤٦۸)]

(٦) [بخاری (۱۰۰۲) كتاب الوتر : باب القنوت قبل الركوع و بعده]

(۷) [ابن خزيمة (۱/۳۱٤)'(٦۲۰)]

(۸) [حسن : صحيح أبو داود (۱۲۸۰) كتاب الصلاة : باب القنوت في الصلوات ' ابو داود (۱٤٤۳) أحمد (۱/۳۰۱)]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



پانچوں نمازوں میں قنوت نازلہ کی جا سکتی ہے۔

- قنوت نازلہ رکوع کے بعد کی جائے گی جیسا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے۔(۱)
- ایک روایت میں ہے کہ (آپ ﷺ قنوت فرماتے تو) مقتدی آمین کہتے۔(۲)
- حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ نبی ﷺ نے نماز فجر میں دونوں ہاتھ اٹھا کر مشرکین پر بددعا کی۔(۳)
- قنوتِ نازلہ کی دعا یہ ہے:

﴿ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَنَا وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَاَلِّفْ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِهِمْ وَانْصُرْهُمْ عَلٰى عَدُوِّكَ وَعَدُوِّهِمْ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ كَفَرَةَ اَهْلِ الْكِتَابِ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِكَ وَيُكَذِّبُوْنَ رُسُلَكَ وَيُقَاتِلُوْنَ اَوْلِيَائَكَ اَللّٰهُمَّ خَالِفْ بَيْنَ كَلِمَتِهِمْ وَزَلْزِلْ اَقْدَامَهُمْ وَاَنْزِلْ بِهِمْ بَأْسَكَ الَّذِيْ لَا تَرُدُّهُ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴾ ''اے اللہ! ہمیں بخش دے اور مومن مردوں، مومن عورتوں، مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو بھی معاف فرما، ان کے دلوں میں الفت و محبت پیدا فرما، ان کے آپس کے معاملات درست فرما دے، اپنے اور ان کے دشمنوں کے خلاف ان کی مدد فرما، اے اللہ! اہل کتاب کے کافروں پر لعنت فرما جو تیرے راستے سے روکتے ہیں، تیرے رسولوں کو جھٹلاتے ہیں اور تیرے دوستوں سے لڑائی کرتے ہیں، اے اللہ! ان کی باتوں میں اختلاف پیدا کر دے، ان کے قدموں کو ہلا دے اور ان پر ایسا عذاب نازل فرما جسے تو مجرم قوم سے نہیں پھیرتا۔''(٤)

---

(١) [بخاری (٤٠٩٦) كتاب المغازی : باب غزوة الرجيع......]
(٢) [حسن : صحيح أبو داود (١٢٨٠) أبو داود (١٤٤٣)]
(٣) [صحيح : إرواء الغليل (١٨١/٢) أحمد (١٣٧/٣)]
(٤) [أحمد (١٣٧/٣) بيهقي (٢١٠/٢_٢١١)]


تفہیم کتاب و سنت

اگر آپ قرآن کریم، صحیح احادیث اور سلف صالحین کے فہم کے مطابق مکمل دینی معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو ہماری تفہیم کتاب و سنت سیریز کی درج ذیل مستند کتب فوراً حاصل کیجیے۔

تالیف و تخریج: حافظ عمران ایوب لاہوری — از تحقیق و افادات: علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ

❶ ایمان کی کتاب ❻ زکوٰۃ کی کتاب ⓫ نکاح کی کتاب ⓰ شیطان سے بچاؤ کی کتاب
❷ توحید کی کتاب ❼ روزوں کی کتاب ⓬ طلاق کی کتاب ⓱ دجال اور علامات قیامت کی کتاب
❸ سنت کی کتاب ❽ حج و عمرہ کی کتاب ⓭ اولاد اور والدین کی کتاب ⓲ آخرت کی کتاب
❹ طہارت کی کتاب ❾ جنازے کی کتاب ⓮ دعاؤں کی کتاب ⓳ لباس و حجاب کی کتاب
❺ نماز کی کتاب ❿ تجارت کی کتاب ⓯ جادو، جنات سے بچاؤ کی کتاب ⓴ فضائل قرآن کی کتاب


محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# باب سجدة السهو والتلاوة والشكر سجدہ سہو، سجدہ تلاوت اور سجدہ شکر کا بیان

## سجدۂ سہو

### سجدہ سہو کا مفہوم اور مشروعیت

سہو کا معنی ہے ''بھول جانا' کسی چیز سے غافل ہو جانا' یا دل کا دوسری طرف متوجہ ہو جانا''۔(۱) اصطلاحاً سجدۂ سہو سے مراد وہ دو سجدے ہیں جو نماز میں بھول کر کمی بیشی کر دینے کی صورت میں کیے جاتے ہیں۔ چونکہ نبی ﷺ ایک انسان تھے اور بحیثیت انسان وہ بھی بعض اوقات دوران نماز بھول جاتے تھے جیسا کہ آپ نے خود فرمایا ''بے شک میں ایک انسان ہوں' میں بھی بھول جاتا ہوں جیسا کہ تم بھولتے ہو اس لیے اگر میں بھول جاؤں تو مجھے یاددہانی کرا دیا کرو''(۲) چنانچہ اللہ تعالیٰ نے سہو ونسیان کی وجہ سے نماز میں واقع ہو جانے والے نقص کی تکمیل کے لیے ان سجدوں کو مشروع کیا جسے رسول اللہ ﷺ نے اپنے قول وفعل کے ذریعے امت تک پہنچایا۔ آپ نے فرمایا ﴿لِكُلِّ سَهْوٍ سَجْدَتَانِ﴾ ''ہر سہو کے لیے دو سجدے ہیں۔''(۳)

علاوہ ازیں جس روایت میں ہے کہ ''بیشک میں عمر رسیدہ ہونے کی وجہ سے بھول جاتا ہوں یا بھلا دیا جاتا ہوں۔'' اس کی کوئی اصل نہیں۔(٤)

### سجدۂ سہو سلام سے پہلے یا بعد میں

سہو کے سجدے سلام پھیرنے سے پہلے اور بعد میں دونوں طرح جائز ہیں کیونکہ نبی ﷺ سے دونوں طرح ثابت ہے البتہ اس میں افضل واولیٰ یہی ہے کہ (سہو کے) سجدوں کے جو اسباب سلام سے پہلے (کسی فعل) کے ساتھ مقید ہوں ان میں سلام سے پہلے سجدے کیے جائیں اور جو سلام کے بعد کے ساتھ مقید ہوں ان میں اس کے بعد سجدے کیے جائیں اور جن اسباب کی ان دونوں میں سے کسی کے ساتھ بھی قید نہ ہو ان میں قطع نظر زیادتی اور نقصان کے فرق کے انسان کو سلام سے پہلے اور بعد میں سجدے کرنے کا اختیار ہے۔(٥)

جن احادیث میں سلام سے پہلے سجدے کرنے کا ذکر ہے ان میں ایک تو حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے جس میں ہے کہ جسے نماز میں شک ہو جائے وہ یقین پر نماز کی بنیاد رکھے اور سلام سے پہلے دو سجدے کرے۔(٦) حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں بھی نماز میں شک کی صورت میں سلام سے پہلے دو سجدوں کا ذکر

---

(۱) [القاموس المحيط (ص/١١٦٨) المنجد (ص/٤٠٠)] (۲) [بخاری (٤٠١) مسلم (٥٧٢)]
(۳) [حسن : إرواء الغليل (٤٧/٢) ابن ماجة (١٢١٩) كتاب إقامة الصلاة]
(٤) [الضعيفة (١٠١) شرح الزرقاني على الموطا (٢٠٥/١)]
(٥) [نيل الأوطار (٣٥٢/٢)]
(٦) [مسلم (٥٧١) كتاب المساجد و مواضع الصلاة : باب السهو فى الصلاة والسجود له]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ہے۔(۱) اور حضرت عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پہلے تشہد کے لیے بیٹھنا بھول گئے تو دوسرے تشہد میں سلام سے پہلے آپ نے تکبیر کہی اور دو سجدے کیے، پھر سلام پھیرا۔(۲)

تاہم بعض احادیث میں سلام کے بعد دو سجدوں کا بھی ذکر ہے جیسا کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین رکعتوں کے بعد سلام پھیر دیا (پھر صحابہ کے یاد کرانے پر) ایک رکعت پڑھی، سلام پھیرا اور پھر دو سجدے کیے اور پھر سلام پھیر دیا۔(۳) اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ظہر کی پانچ رکعتیں پڑھا دیں۔ پھر صحابہ نے بتایا تو آپ نے سلام پھیر لینے کے بعد دو سجدے کر لیے۔(۴) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی ایک دوسری روایت میں ہے کہ جب کسی کو نماز میں شک ہو جائے تو درستگی کی کوشش کرتے ہوئے نماز مکمل کرے اور پھر سلام پھیر دے اور (آخر میں) دو سجدے کر لے۔(۵) اور ایک روایت میں ہے کہ "ہر سہو کے لیے سلام پھیرنے کے بعد دو سجدے ہیں۔"(۶)

معلوم ہوا کہ سلام سے پہلے اور بعد میں دونوں طرح سہو کے سجدے کرنا جائز ہے البتہ زیادہ بہتر یہ ہے کہ احادیث میں جو طریقہ جس سہو کے ساتھ بیان کیا گیا ہے اس پر عمل کیا جائے۔ امام شوکانی، علامہ عبدالرحمٰن مبارکپوری اور نواب صدیق حسن خان رحمہم اللہ اسی کے قائل ہیں۔(۷)

## سجدۂ سہو کے ساتھ تکبیر اور سلام

سہو کے سجدے کرتے وقت تکبیر بھی کہی جائے گی اور پھر سلام پھیرا جائے گا۔ جیسا کہ حدیث ذوالیدین میں ہے کہ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی اور سجدے کیے... پھر سلام پھیر دیا۔(۸) علاوہ ازیں یاد رہے کہ کسی صحیح روایت میں یہ ذکر نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سہو کے سجدے کرنے کے بعد دوبارہ تشہد پڑھا ہو اور جن روایات میں ایسا کوئی ذکر ہے وہ قابل حجت نہیں۔(۹)

## سجدۂ سہو کے چند اسباب

○ کسی مسنون فعل کو بھول کر چھوڑ دیا جائے تو سہو کے سجدے کیے جائیں گے چنانچہ فرمانِ نبوی ہے کہ "ہر سہو کے

---

(۱) [**حسن** : الصحيحة (۳۴۱/۳)' (۱۳۵۶) ترمذی (۳۹۸) أحمد (۱۹۰/۱) ابن ماجة (۱۲۰۹)]

(۲) [بخاری (۱۲۲۴) كتاب السهو: باب ما جاء في السهو إذا قام من ركعتي الفريضة' مسلم (۵۷۰)]

(۳) [مسلم (۵۷۴) كتاب المساجد ومواضع الصلاة: باب السهو في الصلاة والسجود له' أبو داود (۱۰۱۸)]

(۴) [بخاری (۱۲۲۶) كتاب السهو: باب إذا صلى خمسا' مسلم (۹۱) ترمذی (۳۹۲) أبو داود (۱۰۱۹)]

(۵) [بخاری (۴۰۱) كتاب الصلاة: باب التوجه نحو القبلة حيث كان' مسلم (۵۷۲)]

(۶) [حسن : صحيح أبو داود (۹۱۷) أبو داود (۱۰۳۸)]

(۷) [نيل الأوطار (۳۵۲/۲) تحفة الأحوذي (۴۲۳/۲) الروضة الندية (۳۲۷/۱)]

(۸) [بخاری (۴۸۲) كتاب الصلاة: باب تشبيك الأصابع في المسجد وغيره' مسلم (۵۷۳)]

(۹) [**شاذ** : ضعيف أبو داود (۲۲۷) ضعيف ترمذی (۶۲) أبو داود (۱۰۳۹) ترمذی (۳۹۳)]، [**ضعيف** : التعليق على الروضة الندية للحلاق (۳۳۱/۱) بيهقی (۳۵۵/۲)]، [**ضعيف** : ضعيف أبو داود (۲۲۰)]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



لیے دوسجدے ہیں۔''(۱) تاہم مسنون فعل کے علاوہ کسی فرض کو چھوڑ دینے کی صورت میں یہ سجدے بالاولیٰ ضروری ہیں اور آپ ﷺ سے بھی ثابت ہے۔ چنانچہ حضرت ابن بحینہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ نبی ﷺ نے بھول کر درمیانہ تشہد (جو فرض ہے) چھوڑ دیا تو آخر میں دوسجدے کر لئے۔(۲) اسی طرح حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ نبی ﷺ نماز عصر کی ایک رکعت پڑھنا بھول گئے تو پھر آپ نے وہ رکعت پڑھی اور سجدے کیے۔(۳) علاوہ ازیں چونکہ یہ سجدے شیطان کے لیے ذلت ورسوائی کا باعث ہیں (٤) اس لئے ہر مسنون فعل چھوڑنے پر بھی یہ سجدے کر لئے جائیں تو بہتر ہے۔

○ بھول کر نماز میں زیادتی کر دینے پر سہو کے دوسجدے کیے جائیں گے۔ جیسا کہ نبی ﷺ نے ظہر کی پانچ رکعات پڑھا دیں، پھر جب علم ہوا تو آپ نے سہو کے دوسجدے کر لئے۔(٥)

○ رکعتوں کی تعداد میں شک ہو جائے تو پھر بھی سہو کے سجدے کیے جائیں گے۔ جیسا کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت میں نبی ﷺ کا یہ فرمان موجود ہے کہ ''جب تم میں سے کسی کو نماز میں شک ہو جائے... تو وہ شک کو نظر انداز کر کے جس پر یقین ہو اس پر نماز کی بنیاد رکھے پھر دوسجدے کر لے۔''(٦) نیز ایک روایت میں ہے کہ ''جب تم میں سے کسی کو شک ہو جائے اور وہ دو رکعتوں میں سیدھا کھڑا نہ ہوا ہو (اور اسے یاد آ جائے) تو وہ بیٹھ جائے اس صورت میں اس پر سہو کے سجدے نہیں ہیں۔''(۷)

## سجدہ سہو کے چند دیگر مسائل

○ امام سجدہ سہو کرے تو مقتدی بھی اس کی پیروی کریں جیسا کہ فرمانِ نبوی ہے کہ ''امام اسی لیے بنایا گیا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے۔''(۸) علاوہ ازیں حضرت ابن بحینہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہ وضاحت ہے کہ جب نبی ﷺ نے سہو کے سجدے کیے تو لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ یہ سجدے کیے۔(۹)

○ اگر سہو زیادہ ہو جائیں تو کیا سجدے بھی زیادہ ہوں گے؟ تو واضح رہے کہ سہو زیادہ ہونے پر سجدے زیادہ نہیں ہوں گے کیونکہ اگرچہ ہر نمازی سے اس کا امکان تو موجود ہے لیکن نہ تو نبی ﷺ سے یہ عمل ثابت ہے اور نہ ہی کسی ایک

---

(۱) [**حسن**: إروا الغليل (٤٧١٢) صحيح أبو داود (٩١٧) ابن ماجة (١٢١٩) أبو داود (١٠٣٨)]

(۲) [بخاري (١٢٢٤) كتاب الجمعة: باب ما جاء في السهو...... مسلم (٥٧٠)]

(۳) [مسلم (٥٧٤) كتاب المساجد ومواضع الصلاة: باب السهو في الصلاة......]

(٤) [مسلم (٥٧١) أيضا]

(٥) [بخاري (١٢٢٦) كتاب الجمعة: باب إذا صلى خمسا، مسلم (٩١)]

(٦) [مسلم (٥٧١) كتاب المساجد ومواضع الصلاة: باب السهو في الصلاة...... أبو داود (١٠٢٤)]

(٧) [**صحيح**: صحيح أبو داود (٩٠٩) الصحيحة (٣٢١) أبو داود (١٠٣٦) ابن ماجة (١٢٠٨)]

(٨) [بخاري (٧٢٢) مسلم (٤١٤) أبو داود (٦٠٣) ابن ماجة (٨٤٦) نسائي (١٩٦/٢) أحمد (٣١٤/٢)]

(٩) [**صحيح**: صحيح ترمذي (٣٢٠) ترمذي (٣٩١) بخاري (٨٢٩) مسلم (٥٧٠) أبو داود (١٠٣٤)]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



صحابی سے منقول ہے کہ انہوں نے سہو کے تکرار کی وجہ سے بار بار سجدے کیے ہوں۔ امام شوکانی رحمہ اللہ نے بھی اسی کو ترجیح دی ہے۔(۱)

○ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سجدہ سہو کے دوران کوئی خاص دعا یا ذکر ثابت نہیں۔

## سجدۂ تلاوت

### سجدۂ تلاوت کی مشروعیت اور حکم

سجدۂ تلاوت کی مشروعیت پر اجماع ہے۔(۲) اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سورۂ انشقاق اور سورۂ علق میں سجدہ کیا۔(۳)

سجدہ تلاوت سنت ہے واجب نہیں۔ جیسا کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سورۂ نجم کی تلاوت کی اور آپ نے اس میں سجدہ نہ کیا۔(٤) معلوم ہوا کہ سجدہ تلاوت فرض نہیں اور اگر یہ فرض ہوتا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسے کبھی نہ چھوڑتے۔ نیز حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ انہوں نے جمعہ کے دن منبر پر سورہ نحل کی تلاوت کی حتی کہ سجدہ کی آیت آئی تو نیچے اترے اور سجدہ کیا اور لوگوں نے بھی سجدہ کیا۔ پھر جب اگلا جمعہ آیا تو انہوں نے دوبارہ وہی سورت تلاوت کی حتی کہ جب سجدے کی آیت آئی تو کہا ''اے لوگو! یقیناً ہمیں ان سجدوں کا حکم نہیں دیا گیا لہٰذا جو شخص یہ سجدے کرے گا اسے اجر و ثواب ملے گا اور جو یہ سجدے نہیں کرے گا اس پر کوئی گناہ نہیں۔''(٥) اس حدیث سے بھی سجدۂ تلاوت کے عدمِ وجوب کی ہی وضاحت ہوتی ہے۔

حافظ ابن حجر، امام نووی، امام ابن حزم، امام شوکانی اور علامہ عبد الرحمن مبارکپوری رحمہم اللہ نے بھی سجدۂ تلاوت کو سنت ہی قرار دیا ہے۔(٦) اور شیخ ابن باز رحمہ اللہ نے یہ فتویٰ دیا ہے کہ تلاوت کرنے والے اور سننے والے پر سجدہ تلاوت سنت ہے فرض نہیں۔(٧) معلوم ہوا کہ سجدہ تلاوت سنت ہے واجب نہیں لیکن یاد رہے کہ اس کا کرنا ہی افضل ہے کیونکہ ایک تو یہ سنت ہے اور دوسرا یہ کہ اس کی وجہ سے شیطان بھی روتا پیٹتا ہے جیسا کہ حدیث نبوی ہے کہ ''جب ابن آدم کسی سجدہ کی آیت کو تلاوت کرتا ہے اور پھر سجدہ کرتا ہے تو شیطان روتا ہوا اس سے علیحدہ ہوتا ہے اور کہتا ہے کہ 'ہائے میری ہلاکت' کہ ابن آدم کو سجدے کا حکم دیا گیا تو اس نے سجدہ کر لیا لہٰذا اس کے لیے جنت ہے اور مجھے سجدے کا حکم دیا

---

(۱) [السيل الجرار (۱/۲۸۵)]

(۲) [سبل السلام (۱/٤٨١) نيل الأوطار (۲/۳۳۰)]

(۳) [مسلم (٥٧٨) كتاب المساجد ومواضع الصلاة : باب سجود التلاوة]

(٤) [بخاری (۱۰۷۲) كتاب الجمعة : باب من قرأ السجدة ولم يسجد' مسلم (٥٧٧) أبو داود (۱٤٠٤)]

(٥) [بخاری (۱۰۷۷) كتاب الجمعة : باب من رأى أن الله عزو جل لم يوجب السجود]

(٦) [فتح الباري (۳/۲٦٠) شرح مسلم (۳/۳۸۸) المحلى بالآثار (۳/۳۲۸) السيل الجرار (۱/۲۸۷) تحفة الأحوذی (۳/۲۰۹)]

(٧) [فتاوى اسلامية (۱/۳٥۳)]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



گیا تو میں نے انکار کر دیا لہٰذا میرے لیے آگ ہے۔‘‘(۱)

## سجودِ تلاوت کی تعداد

سجودِ تلاوت پندرہ (15) ہیں۔ شیخ البانی اور علامہ عبد الرحمٰن مبارکپوری رحمہما اللہ نے بھی اسی رائے کو ترجیح دی ہے۔(۲) ان پندرہ سجدوں کے مقامات حسب ذیل ہیں:

(1) خاتمة الأعراف [۲۰۶]
(2) ﴿ بالغدو والآصال ﴾ [الرعد: ۱۵]
(3) ﴿ويفعلون ما يؤمرون﴾ [النحل: ۵۰]
(4) ﴿ويزيدهم خشوعا﴾ [الإسراء: ۱۰۹]
(5) ﴿خروا سجدا وبكيا﴾ [مريم: ۵۸]
(6) ﴿إن الله يفعل ما يشاء﴾ [الحج: ۱۸]
(7) ﴿وزادهم نفورا﴾ [الفرقان: ۶۰]
(8) ﴿ رب العرش العظيم ﴾[النمل: ۲۶]
(9) ﴿وهم لا يستكبرون﴾ [السجدة: ۱۵]
(10) ﴿ وخر راكعا وأناب ﴾ [ص: ۲۴]
(11) ﴿وهم لا يسئمون﴾ [حم السجدة: ۳۸]
(12) خاتمة النجم [۱۹]
(15) سورہ حج کا دوسرا (مختلف فیہ) سجدہ [۷۷] (۳)

## سجدۂ تلاوت کے چند دیگر مسائل

- فرض نماز میں بھی سجدہ تلاوت مسنون ہے جیسا کہ ایک حدیث میں ہے کہ نبی ﷺ نے نماز میں سورۂ انشقاق کی تلاوت فرمائی اور اس میں سجدہ کیا۔(۴)
- نماز کے علاوہ بھی سجدہ تلاوت مسنون ہے۔ چنانچہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی ﷺ نماز کے علاوہ ہمارے پاس سورت تلاوت کرتے اور پھر آیتِ سجدہ آتی تو سجدہ کرتے اور ہم سب بھی آپ کے ساتھ سجدہ کرتے۔(۵)
- سجدہ تلاوت کے لیے وضو اور قبلہ رخ ہونا ضروری نہیں جیسا کہ درج بالا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی ہی روایت میں ہے کہ ہم سب بھی آپ ﷺ کے ساتھ سجدہ کرتے حتی کہ ہم میں سے کوئی (بعض اوقات) اپنی پیشانی رکھنے کی جگہ نہ پاتا تھا۔(۶) یقیناً اس قدر ہجوم میں اکٹھے سجدہ کیا جائے تو ہر شخص نہ باوضو ہوتا ہے اور نہ قبلہ رخ۔ نیز امام بخاری رحمہ اللہ نے نقل فرمایا ہے کہ ’’حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بغیر وضوء کے سجدہ (تلاوت) کر لیا کرتے تھے۔‘‘(۷)
- سجدہ تلاوت کے لیے تکبیر کہنا ثابت نہیں اور جس روایت میں تکبیر کہنے کا ذکر ہے اس میں تکبیر کے الفاظ درست

---

(۱) [مسلم (۱۱۵) كتاب الإيمان : باب إطلاق اسم الكفر على من ترك الصلاة ' ابن ماجة (۱۰۵۲)]
(۲) [تمام المنة (ص/ ۲۷۰) تحفة الأحوذى (۲۱۳/۳)]
(۳) [نيل الأوطار (۳۲۹/۲) المحلى بالآثار (۳۲۳/۳)]
(۴) [بخارى (۷۶۶ ' ۷۶۸ ' ۱۰۷۴) كتاب الجمعة : باب سجدة إذا السماء انشقت ' مسلم (۵۷۸)]
(۵) [أحمد (۱۷/۲) بخارى (۱۰۷۵ ' ۱۰۷۶) كتاب الجمعة : باب من سجد بسجود القارى ' مسلم (۵۷۵)]
(۶) [بخارى (۱۰۷۵) كتاب الجمعة : باب من سجد بسجود القارى]
(۷) [بخارى تعليقا (۱۰۷۱) كتاب سجود القرآن : باب سجود المسلمين مع المشركين والمشرك نجس... ]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



نہیں۔(۱) البتہ نماز میں چونکہ نبی ﷺ جھکتے اور اٹھتے وقت لازماً تکبیر کہتے تھے اس لیے نماز کے دوران سجدۂ تلاوت کے لیے جھکتے وقت تکبیر کہنی چاہیے۔

○ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ قرآن کے سجدوں میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

﴿سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ﴾ ”میرے چہرے نے اس ذات کے لیے سجدہ کیا جس نے اپنی قوت وطاقت کے ذریعے اسے پیدا کیا اور اس کے کان اور آنکھ کے سوراخ بنائے، بہت برکت والا ہے اللہ جو بہترین خالق ہے۔“(۲)

## سجدۂ شکر

کسی نعمت کے حصول، مصیبت وتکلیف سے چھٹکارے اور خوشی ومسرت کے موقع پر یہ سجدہ مشروع ہے۔ چنانچہ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کو جب کوئی خوشخبری ملتی تو اللہ کے حضور سجدے میں گر پڑتے۔(۳) اور حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے سجدہ کیا اور لمبا سجدہ کیا پھر اپنا سر اٹھا کر فرمایا کہ بیشک جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور انہوں نے مجھے بشارت دی تو میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے لیے سجدہ ریز ہو گیا۔(۴) اور حضرت براء رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف روانہ فرمایا، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اہل یمن کے قبولِ اسلام کی اطلاع آپ ﷺ کو بھیجی۔ جب رسول اللہ ﷺ نے وہ مکتوب پڑھا تو اس پر اللہ کا شکر ادا کرنے کے لیے سجدے میں گر گئے۔(۵)

---

(۱) [منکر: ضعیف أبو داود (۳۰۶) کتاب الصلاۃ: باب فی الرجل یسمع السجدة...... المشكاة (۱۰۳۲) أبو داود (۱۴۱۳) عبدالرزاق (۵۹۱۱) شیخ البانیؒ رقمطراز ہیں کہ یہ حدیث تکبیر کے ذکر کے ساتھ منکر ہے اور محفوظ اس کے علاوہ ہے۔]

(۲) [صحیح: صحیح أبو داود (۱۲۵۵) کتاب الصلاۃ: باب ما یقول إذا سجد، أبو داود (۱۴۱۴) حاکم (۲۲۰/۱)] یہ لفظ ”فتبارك الله أحسن الخالقين“ مستدرک حاکم میں زائد ہیں۔[ نیل الأوطار (۳۴۰/۲)]

(۳) [حسن: إرواء الغلیل (۲۲۶/۲)، (۴۷۴) أبو داود (۲۷۷۴) کتاب الجهاد: باب فی سجود الشكر، ترمذی (۱۵۷۸) ابن ماجة (۱۳۹۴) دارقطنی (۴۱۰/۱) بیهقی (۳۷۰/۲)]

(۴) [صحیح: أحمد (۱۹۱/۱) حاکم (۵۵۰/۱) بیهقی (۳۷۱/۲) امام حاکمؒ نے اسے شیخین کی شرط پر صحیح کہا ہے اور امام بیہقیؒ نے بھی ان کی موافقت کی ہے اور مزید فرمایا کہ ”سجدہ شکر میں اس سے زیادہ صحیح اور کوئی حدیث نہیں۔“ امام ہیثمیؒ نے اس کے رجال کو ثقہ قرار دیا ہے۔[المجمع (۲۸۷/۲)] شیخ محمد صبحی حلاق نے اسے صحیح کہا ہے۔[التعلیق علی سبل السلام (۵۸۲/۱) شیخ حازم علی قاضی نے اسے حسن کہا ہے۔[التعلیق علی سبل السلام (۴۸۸۳۱)]

(۵) [بیهقی (۳۶۹/۲)] امام بیہقیؒ بیان کرتے ہیں کہ امام بخاریؒ نے اس حدیث کا ابتدائی حصہ ”ابراہیم بن یوسف“ سے روایت کیا ہے لیکن اسے مکمل نقل نہیں کیا اور سجدہ شکر کی مکمل حدیث امام بخاریؒ کی شرط پر صحیح ہے۔]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## باب الصلوات المتفرقة متفرق نمازوں کا بیان

# نمازِ جمعہ

### جمعہ کے دن کی فضیلت

حدیث نبوی ہے کہ ''جن دنوں میں آفتاب طلوع ہوتا ہے ان میں سے بہترین دن جمعہ کا دن ہے' اس میں آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا' اسی میں انہیں جنت میں داخل کیا گیا' اسی میں ان کو اس سے نکالا گیا اور قیامت بھی صرف جمعہ کے دن میں ہی قائم ہوگی۔''(۱)

### جمعہ کی فرضیت واہمیت

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

﴿ يَآيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوٓا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلوٰةِ مِن يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلىٰ ذِكْرِ اللهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ﴾ [الجمعة : ۹] ''اے ایمان والو! جمعہ کے دن نماز کی اذان دی جائے تو تم اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف دوڑ پڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو۔''

نبی ﷺ نے جمعہ سے پیچھے رہنے والے لوگوں کے لیے فرمایا ''بیشک میں نے ارادہ کیا ہے کہ میں کسی آدمی کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے پھر میں ان لوگوں کے گھروں کو جلا ڈالوں جو جمعہ سے پیچھے رہتے ہیں۔''(۲) ایک موقع پر آپ ﷺ نے فرمایا ''لوگ نماز جمعہ چھوڑنے سے ضرور باز آ جائیں ورنہ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر لگا دیں گے پھر وہ لازماً غافل لوگوں میں شمار ہوں گے۔''(۳) حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ ''نماز جمعہ ہر مسلمان پر باجماعت ادا کرنا حق اور واجب ہے۔''(٤) اور ایک روایت میں ہے کہ ''نماز جمعہ کے لیے جانا ہر بالغ شخص پر واجب ہے۔''(٥)

حضرت ابو جعد ضمری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ''جس شخص نے محض سستی و کاہلی سے تین جمعے چھوڑ دیے اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دیں گے۔''(٦) امام بخاری رحمہ اللہ نے باب قائم کیا ہے کہ (( بَابُ فَرْضِ الْجُمُعَةِ )) ''جمعہ کی فرضیت کا بیان'' اور اس کے تحت فرضیت کے دلائل نقل کیے ہیں۔(۷) حافظ ابن حجر، امام نووی، امام شوکانی، امام بن

---

(۱) [مسلم (۸٥٤) ترمذی (٤۸۸) نسائی (۸۹/۳) أحمد (٤٠١/۲) ابن خزيمة (۱۷۲۹)]

(۲) [مسلم (٦٥۲) كتاب المساجد : باب فضل صلاة الجماعة وبيان التشديد في التخلف عنها]

(۳) [مسلم (۸٦٥) كتاب الجمعة : باب التغليظ في ترك الجمعة ' دارمی (۳٦۸/۱) بيهقی (۱۷۱/۳)]

(٤) **صحيح** : [صحيح أبو داود (۹٤۲) كتاب الصلاة : باب الجمعة للمملوك والمرأة ' أبو داود (۱۰۷٦)]

(٥) **صحيح** : [صحيح نسائی (۱۲۹۹) كتاب الجمعة : باب التشديد في التخلف عن الجمعة ' نسائی (۱۳۷۱)]

(٦) **حسن** : [صحيح أبو داود (۹۲۸) أبو داود (۱۰٥۲)]   (۷) [بخاری (۸۷٦)]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



حزم اور امام ابن قدامہ رحمۃ اللہ علیہ کا کہنا ہے کہ جمعہ پڑھنا ہر اذان سننے والے مسلمان پر واجب ہے اور اس کی فرضیت پر اجماع ہے۔(۱)

○ جس روایت میں ہے کہ ''جس شخص نے بغیر کسی عذر کے جمعہ چھوڑا اسے چاہیے کہ ایک دینار صدقہ کرے' اگر ایک دینار موجود نہ ہو تو نصف دینار صدقہ کرے'' وہ ضعیف ہے۔(۲)

○ عورت' غلام' بچہ' مسافر اور مریض پر جمعہ واجب نہیں۔ چنانچہ فرمانِ نبوی ہے کہ ''ہر مسلمان پر جمعہ با جماعت ادا کرنا واجب ہے مگر چار قسم کے لوگ اس سے مستثنیٰ ہیں: غلام' عورت' بچہ اور مریض۔''(۳) مسافر پر جمعہ فرض نہ ہونے سے متعلقہ روایات ضعیف ہیں' البتہ اس مسئلے میں قابل ترجیح رائے یہی ہے کہ مسافر پر جمعہ فرض نہیں (جبکہ وہ حالت سفر میں ہو اور اس پر مسافر کا لفظ صادق آتا ہو) اسی لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دوران حج عرفات میں جمعہ نہیں پڑھا بلکہ نماز ظہر ادا کی۔ جمہور اہل علم اسی کے قائل ہیں۔(٤) نیز سعودی مستقل فتویٰ کمیٹی کا بھی یہی فتویٰ ہے۔(٥)

یاد رہے کہ ان سب پر جمعہ فرض تو نہیں لیکن اگر ان میں سے کوئی جمعہ پڑھ لے تو درست ہے اور اسی طرح اگر مریض یا مسافر شخص امامت کرائے تو یہ بھی جائز ہے۔ نیز منہاج السنہ میں ہے کہ غلام' بچے اور مسافر کے پیچھے جمعہ صحیح ہے اور اس میں یہ بھی ہے کہ ایسے معذور پر جمعہ ضروری نہیں جسے جماعت چھوڑنے کی رخصت دی گئی ہے۔(٦)

## انعقادِ جمعہ کے چند مسائل

○ انعقادِ جمعہ کے لیے مخصوص عدد کی کوئی قید نہیں اور جس روایت میں ہے کہ چالیس یا اس سے کچھ اوپر افراد سے ہی جمعہ منعقد ہوتا ہے' وہ ضعیف ہے۔(۷) نیز چونکہ جمعہ بھی دیگر نمازوں کی طرح ہے اور دیگر نمازوں کی جماعت دو افراد کے ساتھ منعقد ہو جاتی ہے' بعینہٖ نماز جمعہ کے انعقاد کے لیے بھی کم از کم دو افراد ہی کافی ہیں۔

○ انعقاد جمعہ کے لیے کسی مخصوص جگہ کی کوئی قید نہیں لہٰذا دیہات ہو یا شہر' مسجد چھوٹی ہو یا بڑی ہر جگہ نماز جمعہ پڑھی جا سکتی ہے۔ البتہ کچھ اہل علم کے نزدیک نماز جمعہ صرف شہر کی جامع مسجد میں ہی ادا کی جا سکتی ہے' کسی چھوٹی بستی میں نہیں۔ جبکہ ان کا یہ موقف صحیح و صریح احادیث کے خلاف ہے۔ چنانچہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد کے بعد پہلا جمعہ بنو عبدالقیس کی مسجد میں ہوا جو ملک بحرین کے جواثاء مقام میں تھی۔'' سنن ابو داود

(۱) [فتح الباری (۴/۳۔۵) شرح المهذب (۳۴۹/٤) نيل الأوطار (۵۰۱/۲) المحلى بالآثار (۲۵۲/۳) المغنى]

(۲) [**ضعيف**: ضعيف أبو داود (۲۳۱) ضعيف الجامع (۵۵۲۰) ضعيف نسائى (۷۵) أبو داود (۱۰۵۳)]

(۳) [**صحيح**: صحيح أبو داود (۹٤۲) كتاب الصلاة: باب الجمعة للمملوك والمرأة' أبو داود (۱۰٦۷)]

(٤) [نيل الأوطار (۵۰۵/۲۔۵۰٦)] (٥) [فتاوى إسلامية (۳۹۷/۱)]

(٦) [الروضة الندية (۳٤۱/۱) المسوى (۱۹٤/۱)]

(۷) [**ضعيف**: دارقطنى (۳/۲۔٤)] یہ حدیث اس لیے ضعیف ہے کیونکہ اس کی سند میں عبدالعزیز بن عبدالرحمٰن راوی ضعیف ہے۔ امام احمدؒ نے اس راوی کی احادیث کو جھوٹ کا پلندہ اور من گھڑت قرار دیا ہے۔[الكامل لابن عدى (۱۹۲۷/۵)] امام نسائیؒ نے اس راوی کو غیر ثقہ کہا ہے۔[الضعفاء والمتروكين (ص/۱٦۸)' (٤١٥)]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



میں یہ لفظ زائد ہیں ''جو اثاء جو کہ بحرین کی بستیوں میں سے ایک بستی (گاؤں' دیہات) تھی۔''(۱) اس حدیث پر امام بخاری رحمہ اللہ نے یہ باب قائم کیا ہے کہ ((بَابُ الْجُمُعَةِ فِي الْقُرَى وَالْمُدُنِ)) ''گاؤں اور شہروں (دونوں جگہ میں) جمعہ درست ہے۔'' شیخ ابن باز رحمہ اللہ کا بھی یہی فتویٰ ہے کہ بستیوں اور شہروں دونوں جگہ جمعہ درست ہے۔(۲)

○ انعقاد جمعہ کے لیے مخصوص امام کی بھی کوئی قید نہیں جیسا کہ بعض حضرات کی طرف سے یہ شرط عائد کی جاتی ہے کہ ''نماز جمعہ صرف حاکم وقت یا جسے حاکم وقت حکم دے وہی شخص پڑھائے۔''(۳) حالانکہ اسلام نے ایسی کوئی شرط مقرر نہیں کی۔ یہی وجہ ہے کہ اکثر علماء نے صحت جمعہ کے لیے ایسی کوئی شرط مقرر نہیں کی۔ علاوہ ازیں جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ محصور تھے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو نماز (جمعہ) پڑھائی' اس پر کسی نے تعجب نہیں کیا بلکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے از خود اسے درست قرار دیا۔(٤)

## خطبہ جمعہ کے مسائل

○ نماز جمعہ سے پہلے دو خطبے ہیں جن کے درمیان بیٹھنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔(٥)

○ دورانِ خطبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کی تلاوت فرماتے اور لوگوں کو وعظ و نصیحت کرتے۔(٦) اس سے معلوم ہوا کہ خطبہ جمعہ محض عربی کے چند مخصوص الفاظ کا نام نہیں بلکہ وعظ و نصیحت بھی خطبہ جمعہ میں ہی شامل ہے۔

○ خطبہ جامع اور مختصر ہونا چاہیے۔ چنانچہ فرمانِ نبوی ہے کہ ''آدمی کی (عام نمازوں سے) لمبی نماز اور (عام خطبوں سے) چھوٹا خطبہ اس کی فقاہت کی علامت ہے۔''(۷) معلوم ہوا کہ عقلمند و دانا خطیب وہی ہے جو جامع کلمات استعمال کرتے ہوئے مختصر خطبہ دے کیونکہ مختصر بات ہی یاد رکھنے اور ذہن نشین کرنے کے لیے آسان ہوتی ہے اسی لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بہت طویل وعظ و نصیحت نہیں فرماتے تھے بلکہ چند مختصر کلمات پر ہی اکتفا فرماتے تھے۔(۸)

○ خطبہ کھڑے ہو کر دینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے۔ چنانچہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرماتے تھے (ایک مرتبہ دورانِ خطبہ) شام سے ایک (تجارتی) قافلہ آ گیا۔ (لوگوں کو پتہ چلا تو) خطبہ چھوڑ کر اس کی طرف چلے گئے حتی کہ صرف بارہ آدمی (مسجد میں) باقی رہ گئے۔'' ایک روایت میں جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں بھی ان میں تھا تو اس وقت یہ آیت ﴿وَتَرَكُوكَ قَائِمًا﴾ نازل ہوئی۔(۹)

---

(۱) [بخاري (۸۹۲' ٤۳۷۱) كتاب الجمعة : باب الجمعة في القرى والمدن' أبو داود (۱۰٦۸)]
(۲) [فتاوى إسلامية (۳۹۹/۱)]
(۳) [قدوري (ص/٥۳) الدر المختار (۷٤۷/۱) فتح القدير (٤۰۸/۱) بدائع الصنائع (۲٥۹/۱)]
(٤) [الفقه الإسلامي وأدلته (۱۲۹۸/۲)]
(٥) [مسلم (۸٦۲) كتاب الجمعة : باب ذكر الخطبتين قبل الصلاة وما فيهما من الجلسة' أبو داود (۱۰۹۳)]
(٦) [صحيح : صحيح أبو داود (۹٦۹) كتاب الصلاة : باب الخطبة قائما' أبو داود (۱۰۹٤)]
(۷) [مسلم (۸٦۹) كتاب الجمعة : باب تخفيف الصلاة والخطبة' ابن خزيمة (۱۷۸۲) أحمد (۲٦۳/٤)]
(۸) [حسن : صحيح أبو داود (۹۷۹) كتاب الصلاة : باب إقصار الخطب' أبو داود (۱۱۰۷)]
(۹) [بخاري (۹۳٦) كتاب الجمعة : باب إذا نفر الناس عن الإمام' مسلم (۸٦۳)]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرماتے تھے اور جس نے کہا کہ آپ بیٹھ کر خطبہ دیتے تھے اس نے جھوٹ بولا۔(۱)

○ دورانِ وعظ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کیفیت کے متعلق جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب خطبہ ارشاد فرماتے تو آپ کی آنکھیں سرخ ہو جاتیں' آپ کی آواز بلند ہو جاتی اور آپ کا غصہ سخت ہو جاتا گویا کہ کسی لشکر کو ڈانٹ رہے ہیں کہ دشمن کا لشکر صبح کو پہنچا یا شام کو پہنچا۔(۲) دورانِ خطبہ آپ اپنی انگشت شہادت سے اشارہ بھی فرمایا کرتے تھے۔(۳)

○ خطبہ کے مسنون الفاظ یہ ہیں:

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَسَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ﴾ [آل عمران: ۱۰۲]

﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا﴾ [النساء: ۱]

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا ۝ يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا﴾ [الأحزاب: ۷۰۔۷۱]

أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ وَشَرَّ الْأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ۔(٤)

## نماز جمعہ کا وقت

ظہر کا وقت ہی جمعہ کا وقت ہے کیونکہ یہ ظہر کا بدل ہے البتہ اس بات میں اختلاف ہے کہ کیا نماز جمعہ زوال سے پہلے ادا کی جا سکتی ہے یا نہیں؟ تو اس مسئلے میں قابل ترجیح رائے یہ ہے کہ نماز جمعہ زوال سے پہلے بھی ادا کی جا سکتی ہے جیسا کہ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس وقت جمعہ ادا کرتے جب سورج ڈھلتا پھر ہم واپس لوٹتے تو سایہ تلاش کرتے (کیونکہ سایہ بہت کم ہوتا تھا)۔ اور ایک روایت میں یہ لفظ ہیں، پھر ہم اپنے گھروں کو جاتے تو اس وقت دیواروں کا اس قدر سایہ نہیں ہوتا تھا کہ ہم سائے میں بیٹھ کر آرام کر لیں۔(۵)

(۱) [أحمد (۸۷/۵) مسلم (۸٦٦) أبو داود (۱۰۹٤)]

(۲) [مسلم (۸٦۷) كتاب الجمعة : باب تخفيف الصلاة والخطبة ' ابن ماجة (٤٥)]

(۳) [**صحيح** : صحيح أبو داود (۹۷۷) أبو داود (۱۱۰٤) أحمد (۱۳٥/٤) ترمذي (٥١٥)]

(٤) [تمام المنة (ص/۳۳٤۔۳۳٥) إرواء الغليل (٦۰۸)]

(٥) [بخاري (٤١٦۸) كتاب المغازي : باب غزوة الحديبية ' مسلم (۸٥۹ ' ۸٦۰) أبو داود (۱۰۸٥)]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت نمازِ جمعہ پڑھاتے جب سورج ڈھلتا تھا۔(۱) اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ پڑھاتے پھر ہم اپنے اونٹوں کے پاس جاتے اور انہیں لے کر چلتے جبکہ اس وقت سورج ڈھل رہا ہوتا تھا۔ مراد ایسے اونٹ ہیں کہ جن پر سیراب کرنے کے لیے پانی لایا جاتا ہے۔(۲) یہ تمام دلائل اس بات کا ثبوت ہیں کہ نماز جمعہ زوالِ آفتاب سے قبل بھی ادا کی جا سکتی ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ بھی اسی کے قائل ہیں۔(۳) نیز امام شوکانی اور نواب صدیق حسن خان رحمہما اللہ بھی اسی کو ترجیح دیتے ہیں۔(٤)

## جمعہ کے چند آداب

○ جمعہ کے لیے آنے والے کو چاہیے کہ (جہاں جگہ ملے وہیں بیٹھ جائے اور) لوگوں کی گردنیں نہ پھلانگے۔(٥) امام ابن قیم رحمہ اللہ نے اس عمل کو کبیرہ گناہ قرار دیا ہے۔(٦) علاوہ ازیں اس حکم سے امام اور وہ شخص مستثنیٰ ہے جو اگلی صفوں میں کچھ خالی جگہ دیکھتا ہے اور پھر وہاں پہنچنے کے لیے گردنیں پھلانگنا ناگزیر ہوتا ہے۔(۷)

○ نمازی دونوں خطبوں کے درمیان خاموش رہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" جمعہ کے دن دورانِ خطبہ جب تم اپنے کسی ساتھی سے کہو کہ خاموش ہو جاؤ تو (یاد رکھو) بے شک تم نے لغو حرکت کی ہے۔"(۸) معلوم ہوا کہ دورانِ خطبہ کسی دوسرے کو خاموش کرانے کے لیے بولنا بھی درست نہیں۔

○ امام کے منبر پر بیٹھنے کے بعد ابتدائے خطبہ سے پہلے کلام درست ہے۔ جیسا کہ ایک روایت میں ہے کہ خطبہ سے پہلے حضرت عمر رضی اللہ عنہ منبر پر بیٹھ جاتے تب بھی لوگ باتیں کرتے رہتے تھے۔(۹) البتہ خطیب کے لیے جائز ہے کہ دورانِ خطبہ کسی سائل کے سوال کا جواب دے اور جس نے کوئی ضروری کام چھوڑ دیا ہو اسے کرنے کا حکم دے جیسا کہ صحیح روایات سے یہ عمل ثابت ہے۔

○ دورانِ خطبہ سلام کا جواب دیا جا سکتا ہے یا دیگر اذکار کیے جا سکتے ہیں کہ نہیں، اس بارے میں اہل علم کا کہنا ہے کہ دورانِ خطبہ گفتگو کی ممانعت کا مطلب یہ ہے کہ لوگ باہم گفتگو نہ کریں، یہ مطلب نہیں کہ اللہ کا ذکر بھی نہ کریں۔ لہٰذا اگر کوئی خطبہ کے دوران خفیہ طور پر اپنے دل میں سلام کا جواب دے یا چھینک کا جواب دے یا درود پڑھے تو کوئی حرج نہیں۔(۱۰)

○ جمعہ کے لیے جلدی آنا مستحب ہے۔ چنانچہ ایک روایت میں ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن غسلِ جنابت کر کے

---

(۱) [أحمد (۳/۱۲۸) بخاري (۹۰٤) كتاب الجمعة : باب وقت الجمعة إذا زالت الشمس ' أبو داود (۱۰۸٤)]

(۲) [أحمد (۳/۳۳۱) مسلم (۸۵۸) كتاب الجمعة : باب صلاة الجمعة حين تزول الشمس ' نسائي (۳/۱۰۰)]

(۳) [المغني (۲/۱٤٤)] (٤) [نيل الأوطار (۲/٥٤٩) الروضة الندية (۱/۳٤٦)]

(٥) [بخاري (۸۸۳ ' ۹۱۰) كتاب الجمعة : باب الدهن للجمعة ' أحمد (٥/٤۳۸) أبو داود (۱۱۱۸)]

(٦) [نيل الأوطار (۲/٥٤۰) تحفة الأحوذي (۳/٦۲)] (۷) [فتح الباري (۲/۳۹۲)]

(۸) [بخاري (۹۳٤) كتاب الجمعة : الإنصات يوم الجمعة..... ' مسلم (٥۸۱) أبو داود (۱۱۱۲) ترمذي (٥۱۲)]

(۹) [نيل الأوطار (۲/٥٦۸) ترتيب المسند للشافعي (٤۰۹) المجموع (٤/۳۹۳) الأم (۱/۳٤٦)]

(۱۰) [ديكهيے : تحفة الأحوذي (۳/٥۹)]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



(سب سے پہلے مسجد میں) جائے تو گویا اس نے ایک اونٹ کی قربانی دی' اور اگر دوسرے نمبر پر گیا تو گویا ایک گائے کی قربانی دی' اور جو تیسرے نمبر پر گیا تو گویا اس نے ایک سینگ والے مینڈھے کی قربانی دی' اور جو کوئی چوتھے نمبر پر گیا تو اس نے گویا ایک مرغی کی قربانی دی' اور جو کوئی پانچویں نمبر پر گیا تو اس نے گویا انڈہ اللہ کی راہ میں دیا۔ لیکن جب امام خطبہ کے لیے باہر آ جاتا ہے تو فرشتے خطبہ سننے میں مشغول ہو جاتے ہیں۔" (۱)

ایک دوسری روایت میں ہے کہ جس شخص نے جمعہ کے دن غسل کرایا (یعنی اپنی بیوی سے ہم بستر ہوا) اور خود غسل کیا اور جلدی آیا اور سوار ہو کر نہیں بلکہ پیدل گیا' امام کے قریب ہوا' خطبہ سنا اور کوئی لغو کام نہ کیا تو اس کے ہر قدم کے بدلے اسے ایک سال کے عمل یعنی ایک سال کے روزوں اور ایک سال کی تہجد کا ثواب ملے گا۔ (۲)

- جمعہ کے لئے خوشبو لگانا اور صاف ستھرے کپڑے پہن کر خوبصورت بننا مستحب ہے۔ فرمانِ نبوی ہے کہ "ہر بالغ پر جمعہ کا غسل واجب ہے اور مسواک کرنا اور خوشبو لگانا اگر میسر ہو۔" (۳)
- نمازی امام کے قریب بیٹھے۔ فرمانِ نبوی ہے کہ "خطبہ جمعہ میں حاضری دو اور امام کے قریب بیٹھو بیشک آدمی ہمیشہ دور رہتا ہے حتی کہ وہ جنت میں بھی تاخیر سے داخل کیا جائے گا اگرچہ وہ جنت میں داخل ہوگا۔" (٤)

## جو نماز جمعہ کی ایک رکعت پائے

جو جمعہ کی ایک رکعت امام کے ساتھ پالیتا ہے اس کا جمعہ ہو جاتا ہے۔ چنانچہ فرمانِ نبوی ہے کہ "جس نے نماز جمعہ یا کسی اور نماز کی ایک رکعت حاصل کر لی تو یقیناً اس نے مکمل نماز حاصل کر لی۔" (٥) اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ "جسے نماز جمعہ کی ایک رکعت مل جائے وہ دوسری رکعت بھی اس کے ساتھ ملا لے۔" (٦) معلوم ہوا کہ جس نے نماز جمعہ کی ایک رکعت پالی اس کا جمعہ ہو گیا یہ بھی معلوم ہوا کہ نماز جمعہ کے لیے خطبہ شرط نہیں۔

- اگر کسی کو ایک رکعت سے بھی کم امام کے ساتھ ملے جیسے دوسری رکعت کے سجدہ یا تشہد میں پہنچے تو تب بھی اپنی بقیہ نمازِ جمعہ مکمل کرے' ظہر نہ پڑھے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے ﴿ فَمَا اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَكُمْ فَاَتِمُّوْا ﴾ "جتنی نماز تمہیں امام کے ساتھ مل جائے وہ پڑھ لو اور جو رہ جائے اسے (بعد میں) پورا کر لو۔" (۷)

## عید کے دن جمعہ

عید کے دن جمعہ آ جائے تو اس کی رخصت ہے۔ جیسا کہ عہد رسالت میں ایسا ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا "یقیناً

---

(۱) [بخاری (۸۸۱) کتاب الجمعة : باب فضل الجمعة' مسلم (۸۵۰) مؤطا (۱/۱۰۱) أبو داود (۳۵۱)]
(۲) [صحیح : صحیح أبو داود (۳۳۳) کتاب الطهارة : باب في الغسل يوم الجمعة' أبو داود (۳٤٥)]
(۳) [بخاری (۸۸۰' ۲٦٦٥) کتاب الجمعة : باب الطيب للجمعة' مسلم (۸٤٦)]
(٤) [صحیح : صحیح أبو داود (۹۸۰) کتاب الصلاة: باب الدنو من الإمام عند الموعظة' أحمد (۱۱/٥)]
(٥) [صحیح : صحیح ابن ماجة (۹۲۲) کتاب إقامة الصلاة ، ابن ماجة (۱۱۲۳) نسائی (٥٥۷)]
(٦) [صحیح : صحیح ابن ماجة (۹۲۰) أيضا' إرواء الغليل (٦۲۲) ابن ماجة (۱۱۲۱)]
(۷) [تحفة الأحوذی (۸۳/۳)]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



تمہارے اس دن میں دو عیدیں اکٹھی ہوگئی ہیں پس جو چاہے اسے (نمازِ عید ہی) نمازِ جمعہ سے کفایت کر جائے گی لیکن ہم تو جمعہ ادا کریں گے۔'' (۱) اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی جمعہ نہ پڑھے تو درست ہے لیکن اگر کوئی پڑھ لیتا ہے تب بھی کوئی حرج نہیں۔ یہ بھی واضح رہے کہ عید کے دن جمعہ کی رخصت ہے نماز ظہر کی نہیں۔

## جمعہ کی دو اذانیں

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے زمانے میں جمعہ کی پہلی اذان اس وقت دی جاتی تھی جب امام خطبے کے لیے منبر پر بیٹھتا لیکن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں جب لوگوں کی تعداد بڑھ گئی تو وہ مقامِ زوراء سے ایک اور اذان دلوانے لگے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ زوراء مدینہ کے بازار میں ایک مقام ہے۔ (۲)

معلوم ہوا کہ مسجد کے اندر صرف ایک اذان ہی سنت ہے جو خطبہ شروع ہونے سے پہلے دی جاتی ہے۔ بعض مساجد میں اس اذان سے پہلے جو اذان دی جاتی ہے وہ عثمان رضی اللہ عنہ کا بھی عمل نہیں، کیونکہ وہ پہلی اذان مسجد میں نہیں بلکہ بازار کے ایک بلند مقام پر دلواتے تھے تاکہ لوگوں کو جمعہ کے وقت کا علم ہو سکے۔ اور چونکہ آج کل لاؤڈ سپیکر وغیرہ کے باعث یہ ضرورت بھی باقی نہیں رہی اس لیے مساجد میں جمعہ کی صرف ایک اذان ہی دلوانی چاہیے۔

## نماز جمعہ سے پہلے اور بعد میں سنتیں

جمعہ سے پہلے لامحدود سنتیں پڑھی جا سکتی ہیں۔ جیسا کہ ایک روایت میں ہے کہ ''جو جمعہ کے دن غسل کرے' پھر جمعہ کے لیے آئے اور جتنی اس کے مقدر میں ہو نماز پڑھے اور پھر خاموش رہے ....'' (۳) امام شوکانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ''جتنی اس کے مقدر میں ہو نماز پڑھے'' سے معلوم ہوا کہ جمعہ سے پہلے نماز کی کوئی حد متعین نہیں۔ (٤)

البتہ جمعہ کے بعد دو یا چار سنتیں پڑھنی چاہییں۔ چنانچہ فرمانِ نبوی ہے کہ ''جب تم میں سے کوئی نماز جمعہ ادا کرے تو اس کے بعد چار رکعات ادا کرے۔'' (٥) اور ایک روایت میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے بعد اپنے گھر میں دو رکعتیں ادا کیا کرتے تھے۔ (٦)

○ یہاں یہ بھی یاد رہے کہ اگر کوئی دورانِ خطبہ مسجد میں آئے تو اسے دو رکعتیں پڑھ کر بیٹھنا چاہیے جیسا کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جمعہ کے روز ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ آپ نے آنے والے سے پوچھا ''تو نے نماز پڑھی ہے؟'' اس نے کہا نہیں تو آپ نے فرمایا ''کھڑا ہو جا اور دو رکعت نماز ادا

---

(۱) [**صحيح** : صحيح أبو داود (٩٤٨) أيضا ' أبو داود (١٠٧٣) ابن ماجة (١٣١١) بيهقي (٣١٨/٣)]

(۲) [بخاري (٩١٢) كتاب الجمعة : باب الأذان يوم الجمعة ' أبو داود (١٠٨٧) ترمذي (٥١٦)]

(۳) [مسلم (٨٥٧) كتاب الجمعة : باب فضل من استمع وأنصت في الخطبة]

(٤) [نيل الأوطار (٦٤٩/٢)]

(٥) [مسلم (٨٨١) كتاب الجمعة : باب الصلاة بعد الجمعة ' أبو داود (١١٣١) ترمذي (٥٢٢)]

(٦) [**صحيح** : صحيح ابو داود ، ابو داود (١١٣٢) كتاب الصلاة : باب الصلاة بعد الجمعة ، ابن ماجه (١١٣١)]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کرے۔"(۱) یہ دو رکعتیں قدرے اختصار کے ساتھ پڑھنی چاہییں۔(۲)

## جمعہ کے چند متفرق مسائل

- حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نماز جمعہ میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى اور هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ کی قراءت کرتے تھے۔(۳) اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ نبی ﷺ نماز جمعہ میں سورۂ جمعہ اور سورۂ منافقون کی قراءت فرماتے تھے۔(٤)
- نبی ﷺ اکثر اوقات خطبہ میں سورۂ قٓ کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔(٥)
- دورانِ خطبہ اُونگھ آئے تو جگہ تبدیل کر لینی چاہیے۔(٦) اس میں حکمت یہ ہے کہ حرکت کی وجہ سے اُونگھ (یعنی نیند) ختم ہو جائے گی۔(۷)
- بروز جمعہ سورۂ کہف کی تلاوت کرنا مستحب ہے۔(۸)
- بروز جمعہ نبی کریم ﷺ پر بکثرت درود پڑھنا چاہیے۔(۹)
- شیخ ابن باز رحمہ اللہ کا فتویٰ ہے کہ سنت یہ ہے کہ جو خطبہ دے وہی نماز جمعہ بھی پڑھائے... لیکن اگر کسی عذر کی وجہ سے خطیب کے سوا کوئی دوسرا نماز پڑھا لیتا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں اور نماز درست ہوگی۔(۱۰)
- سعودی فتویٰ کمیٹی نے فتویٰ دیا ہے کہ عورتوں پر جمعہ میں شرکت ضروری تو نہیں لیکن اگر کوئی عورت امام کے ساتھ نماز جمعہ ادا کرے تو اس کی نماز صحیح ہوگی اور اگر گھر میں پڑھے گی تو چار رکعت نماز (ظہر) ادا کرے گی۔(۱۱)

# نمازِ عیدین

## نماز عید کی فرضیت

نماز عید کی ادائیگی ہر مرد و عورت پر فرض ہے حتی کہ جو خواتین ایامِ ماہواری میں مبتلا ہوں وہ بھی عید گاہ میں حاضر

---

(۱) [بخاری (۹۳۱) كتاب الجمعة : باب من جاء والإمام يخطب صلى ركعتين خفيفتين' مسلم (۸۷۵)]
(۲) [صحیح : صحيح أبو داود (۹۸۸) كتاب الصلاة : باب إذا دخل الرجل والإمام يخطب' أبو داود (۱۱۱۷)]
(۳) [مسلم (۸۷۸) كتاب الجمعة : باب ما يقرأ في صلاة الجمعة' أبو داود (۱۱۲۲) ترمذی (۵۳۳)]
(٤) [مسلم (۸۷۹) أيضا' أحمد (۲۲٦/۱) أبو داود (۱۰۷٤) ترمذی (۵۲۰) ابن ماجة (۸۲۰)]
(٥) [مسلم (۸۷۳) كتاب الجمعة : باب تخفيف الصلاة والخطبة' نسائی (۱٤۱۱) أبو داود (۱۱۰۰)]
(٦) [صحیح : صحيح ترمذی (٤۳٦) كتاب الصلاة ، ترمذی (۵۲٦) أبو داود (۱۱۱۹)]
(۷) [تحفة الأحوذی (۸٥/۳) نيل الأوطار (۵۳۷/۲)]
(۸) [صحیح : إرواء الغليل (٦۲٦) بیهقی (۲٤۹۱۳) حاكم (۳٦۸/۲)]
(۹) [صحیح : صحيح أبو داود (۹۲٥) كتاب الصلاة : باب فضل يوم الجمعة وليلة الجمعة' أبو داود (۱۰٤۷)]
(۱۰) [فتاوی إسلامية (۳۹۳/۱)]
(۱۱) [فتاوی إسلامية (۳۹۲/۱)]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ہوں گی البتہ وہ نماز ادا نہیں کریں گی جبکہ مسلمانوں کی دعا اور وعظ ونصیحت میں شریک ہوں گی ۔ چنانچہ حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ''ہمیں حکم دیا گیا کہ ہم جوان لڑکیوں اور حائضہ عورتوں کو بھی عیدین میں ساتھ لے کر نکلیں تا کہ وہ بھی مسلمانوں کے اُمورِ خیر اور دعا میں شریک ہوں البتہ حائضہ عورتیں عیدگاہ سے الگ رہیں (یعنی نماز ادا نہ کریں)۔(۱) ایک اور روایت میں ہے کہ حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کیا جب ہم میں سے کسی کے پاس چادر نہ ہو اور اس وجہ سے وہ (نماز عید کے لیے) نہ جا سکے تو کیا اس پر کوئی حرج ہے؟ آپ نے فرمایا ''اس کی سہیلی اپنی چادر کا ایک حصہ اسے اوڑھا دے اور پھر وہ خیر اور مسلمانوں کی دعا میں شریک ہوں۔''(۲)

جب حائضہ اور بغیر چادر والی معذور خواتین کو عیدگاہ میں حاضر ہونے کا حکم ہے تو مردوں کو بالاولی حکم ہے۔

## نماز عید کا وقت

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ لوگوں کے ساتھ عید الفطر یا عید الاضحی کے دن نکلے تو انہیں امام کے تاخیر کر دینے پر نہایت تعجب ہوا اور انہوں نے کہا کہ بے شک ہم تو اس وقت (نماز پڑھ کے) فارغ ہو چکے ہوتے تھے اور وہ نماز چاشت (اشراق) کا وقت تھا (طلوعِ آفتاب کے کچھ دیر بعد جب دھوپ کی تیزی شروع ہو)۔(۳)

نماز عیدین کا آخری وقت زوالِ آفتاب ہے جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زوالِ آفتاب کے بعد چاند نظر آنے کی اطلاع ملنے پر کہا کہ ''کل صبح لوگ نماز عید کے لیے عیدگاہ پہنچیں۔''(۴) اس مسئلے میں کوئی اختلاف نہیں۔(۵)

## نماز عید کا طریقہ

نماز عید کے لیے کسی کھلے میدان کا انتخاب کرنا مسنون ہے۔(۶) البتہ اگر کوئی عذر ہو (جیسے بارش وغیرہ) تو مسجد میں بھی نماز عید ادا کی جا سکتی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعت نماز عید ادا فرماتے اور نہ اس سے پہلے کوئی نفل پڑھتے اور نہ بعد میں۔(۷) البتہ نماز عید سے فارغ ہونے کے بعد گھر پہنچ کر دو رکعتیں ادا کرنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔(۸)

نیز نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز عید کے لیے نہ تو اذان کہلواتے اور نہ ہی اقامت۔(۹)

نماز عید کے آغاز میں وضو کر کے قبلہ رخ ہو جانا چاہیے اور رفع الیدین کرتے ہوئے اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہہ کر نماز شروع

(۱) [بخاري (۹۸۱) كتاب الجمعة : باب اعتزال الحيض المصلى ' مسلم (۸۹۰) أبو داود (۱۱۳۶)]
(۲) [بخاري (۹۸۰) كتاب العيدين : باب إذا لم يكن لها جلباب في العيد]
(۳) [صحيح : صحيح أبو داود (۱۰٤۰) أبو داود (۱۱۳۵) ابن ماجة (۱۳۱۷) بخاري تعليقا (۹٦۸)]
(٤) [صحيح : صحيح أبو داود (۱۰۲٦) أبو داود (۱۱۵۷)]
(۵) [تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو : البحر الزخار (۲/۵۳) نيل الأوطار (۵۹۲/۲) الروضة الندية (۳٦۵/۱)]
(٦) [بخاري (۹۵٦) كتاب الجمعة : باب الخروج إلى المصلى بغير منبر ' مسلم (۸۸۹)]
(۷) [بخاري (۹۸۹) كتاب الجمعة : باب الصلاة قبل العيد وبعدها ' مسلم (۸۸٤) أبو داود (۱۱۵۹)]
(۸) [حسن : صحيح ابن ماجة (۱۰٦۹) ابن ماجة (۱۲۹۳)]
(۹) [مسلم (۸۸۷) كتاب صلاة العيدين ' أحمد (۹۱/۵) أبو داود (۱۱٤۸) ترمذي (۵۳۲)]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کر دینی چاہیے۔ پھر سینے پر ہاتھ باندھ کر دعائے استفتاح پڑھنی چاہیے۔ دعائے استفتاح کے بعد قراءت سے پہلے قدرے ٹھہر ٹھہر کر سات تکبیریں کہنی چاہییں۔ پھر امام کو چاہیے کہ بلند آواز سے سورۂ فاتحہ پڑھے اور پھر قرآن کی کوئی سورت پڑھے۔ نبی کریم ﷺ سے نماز عید میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى اور هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ کی قراءت ثابت ہے۔(۱) اور ایک دوسری روایت میں یہ بھی مذکور ہے کہ آپ ﷺ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی نماز میں قٓ وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ اور اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ سورتیں پڑھا کرتے تھے۔(۲)

پہلی رکعت ختم کر کے دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہونے کے بعد قراءت سے پہلے قدرے ٹھہر ٹھہر کر پانچ تکبیریں کہنی چاہییں۔(۳) اور پھر پہلی رکعت کی طرح ہی دوسری رکعت بھی مکمل کرنی چاہیے اور دو رکعتوں کے بعد تشہد میں بیٹھ کر سلام پھیر دینا چاہیے۔

واضح رہے کہ عیدین کی تکبیروں میں رفع الیدین کرنا کسی صحیح حدیث واثر سے ثابت نہیں۔(۴) اور ایک روایت سے پتہ چلتا ہے کہ ان تکبیرات میں سے ہر دو تکبیروں کے درمیان ایک معتدل آیت کے برابر ٹھہرنا چاہیے۔(۵)

## نماز عید کا خطبہ اور چند مسائل

○ امام کو چاہیے کہ نماز عید سے فراغت کے بعد خطبہ دے اور اس خطبے میں لوگوں کو وعظ و نصیحت کرے۔ چنانچہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ، حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما خطبے سے پہلے نماز عید ادا فرماتے تھے۔(۶)

اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ نبی ﷺ نے نماز عید پڑھائی پھر آپ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑے ہو گئے اور آپ نے اللہ کا تقویٰ اختیار کرنے کا حکم دیا، اطاعت کی ترغیب دلائی، لوگوں کو وعظ و نصیحت کیا، پھر آپ چلے حتی کہ عورتوں کے پاس آئے اور انہیں بھی وعظ و نصیحت کیا۔(۷)

واضح رہے کہ نماز عید سے پہلے خطبہ دینا خلافِ سنت ہے اور سب سے پہلے جس شخص نے نماز عید سے پہلے خطبہ دے کر سنت کی مخالفت کی تھی وہ مروان (اموی خلیفہ) تھا یہی وجہ ہے کہ اسی وقت ایک شخص نے کھڑے ہو کر کہا تھا ''اے مروان! تو نے سنت کی مخالفت کی ہے۔''(۸)

○ خطبہ عید سننا ضروری ہے یا نہیں۔ اس بارے میں حضرت عبد اللہ بن سائب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نبی ﷺ

---

(۱) [مسلم (۸۷۸) كتاب الجمعة : باب ما يقرأ في صلاة الجمعة، أبو داود (۱۱۲۲) ترمذي (۵۳۳)]

(۲) [مسلم (۸۹۱) كتاب صلاة العيدين : باب ما يقرأ في صلاة العيدين، مؤطا (۱۸۰/۱) أبو داود (۱۱۵٤)]

(۳) [حسن : صحيح أبو داود (۱۰۲۰) كتاب الصلاة : باب التكبير في العيدين، أبو داود (۱۱۵۱) ابن ماجة (۱۲۷۸)]

(٤) [مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: فتاوی الدين الخالص (۸۸/٤ ـ ۹۰)]

(۵) [رواه الطبراني في المجمع الزوائد (۲۰۵/۲) یہ بات حافظ ابن حجرؒ نے نقل فرمائی ہے۔[تلخيص الحبير (۸۵/۲)]

(٦) [بخاری (۹٦۳) كتاب الجمعة : باب الخطبة بعد العيد، مسلم (۸۸۸) ترمذي (۵۲۹)]

(۷) [مسلم (۸۸۵) كتاب صلاة العيدين، نسائي (۱۸٦/۳)]

(۸) [مسلم (٤۹) كتاب الإيمان : باب بيان كون النهي عن المنكر من الايمان...... ، أبو داود (۱۱٤۰)]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کے ساتھ عید میں حاضر ہوا۔ جب آپ نے نماز مکمل کی تو فرمایا ''ہم خطبہ دیں گے پس جو خطبے کے لیے بیٹھنا پسند کرے وہ بیٹھ جائے اور جو جانا پسند کرے وہ چلا جائے۔'' (۱)

○ نماز عید کا صرف ایک خطبہ ہے۔ گزشتہ تمام احادیث جن میں خطبے کا ذکر ہے وہ سب اس کی دلیل ہیں کیونکہ ان میں محض خطبہ دینے کا ذکر ہے جو ایک مرتبہ خطبہ دینے کی تو دلیل ہے لیکن دو خطبوں کے لیے کوئی واضح دلیل ہونی چاہیے جو کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔ تاہم اس ضمن میں چند ضعیف روایات ضرور موجود ہیں۔ (۲) خطبہ عید کو جمعہ کے خطبوں پر قیاس کرنا بھی کسی طور پر درست نہیں کیونکہ عبادات میں قیاس کا دخل نہیں۔

○ خطبہ عید کے لیے منبر مشروع نہیں۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی نماز عید سے متعلقہ روایت میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز کی ادائیگی کے بعد رخ پھیرتے اور لوگوں کے بالمقابل کھڑے ہو جاتے۔ (۳) یہ حدیث اس بات کا ثبوت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر استعمال نہیں فرمایا۔ (٤) صحیح بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ ''سب سے پہلے مروان نے عید گاہ میں منبر رکھوایا۔'' (٥) البتہ ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی سواری وغیرہ پر بیٹھ کر خطبہ دینا درست ہے۔ (٦)

## تکبیراتِ عید

عشرہ ذوالحجہ اور ایامِ تشریق (12،11 اور 13 ذوالحجہ) میں بآوازِ بلند تکبیرات کہنا ثابت ہے۔ (۷) البتہ ان تکبیرات کے آغاز و اختتام کے متعلق اختلاف ہے۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کے بیان کے مطابق اس سلسلے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تو کچھ ثابت نہیں البتہ جو سب سے زیادہ صحیح قول مروی ہے وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا ہے اور وہ یہ ہے کہ 9 ذوالحجہ کو نماز فجر سے لے کر 13 ذوالحجہ کی نماز عصر تک بآواز بلند تکبیریں کہنی چاہییں۔ (۸)

○ مختلف صحابہ مختلف الفاظ میں یہ تکبیرات کہا کرتے تھے:

1- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ ان الفاظ میں تکبیرات کہتے ﴿اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَ اَجَلُّ ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ﴾ ''اللہ سب سے بڑا ہے، بہت بڑا، اللہ سب سے بڑا ہے، بہت بڑا، اللہ سب سے بڑا ہے اور سب سے زیادہ جلال والا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے اور اللہ ہی کے لیے ساری تعریف ہے۔'' (۹)

---

(۱) [صحیح: صحیح أبو داود (۱۰۲٤) کتاب الصلاة: باب الجلوس للخطبة، أبو داود (۱۱۵۵)]
(۲) [کشف الأستار للبزار (۳۱۵/۱)، (٦۵۷) تمام المنة (ص/۳٤۸)]
(۳) [بخاری (۹۵٦) کتاب الجمعة: باب الخروج إلى المصلى بغير منبر، مسلم (۸۸۹)]
(٤) [سبل السلام (٦۷۹/۲)] (۵) [بخاری (۹۵٦)]
(٦) [الإحسان (٦۵/۷)، (۲۸۲۵) أبو يعلى (۱۱۸۲) مجمع الزوائد (۲۰۵/۲) ابن خزيمة (۱٤٤۵) اس حدیث کی سند مسلم کی شرط پر صحیح ہے جیسا کہ شیخ شعیب ارناؤوط نے نقل کیا ہے۔ [التعليق على سبل السلام للحلاق (۲۳۱/۳)]
(۷) [اس موضوع پر تفصیلی دلائل کے لیے دیکھئے: راقم الحروف کی کتاب ''پانچ اہم دینی مسائل'']
(۸) [الأوسط لابن المنذر (۳۰۰/٤) نيل الأوطار (٦۲۱/۲)]
(۹) [ابن أبي شيبة (٤۸۹/۱) الكنى للدولابي (۱۲٤/۱)]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



2- حضرت عمر اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما ان الفاظ میں تکبیرات کہتے ﴿ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ، وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ ﴾-(١)

3- حضرت سلمان رضی اللہ عنہ یوں تکبیرات کہتے ﴿ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا ﴾-(٢)

## عید کے چند متفرق مسائل

- صحابہ عید کے روز ایک دوسرے کو ملتے تو ان الفاظ میں دعا دیتے ﴿ تَقَبَّلَ اللّٰهُ مِنَّا وَ مِنْكَ ﴾-(٣)
- عید کے روز جہادی کھیل پیش کرنا اور بے ہودگی سے پاک اشعار کہنا مستحب ہے۔(٤)
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ نماز عید الفطر کے لیے نکلنے سے پہلے کچھ (کھجور وغیرہ) کھا لیتے اور نماز عید الاضحیٰ کے لیے کچھ کھائے بغیر نکلتے اور نماز پڑھ کر ہی کھاتے۔(٥)
- نماز عید کے لیے پیدل چل کے جانا سنت ہے۔(٦)
- نبی صلی اللہ علیہ وسلم عید کے روز جب کسی راستے سے نکلتے تو واپسی پر کسی دوسرے راستے سے لوٹتے۔(٧)
- عید کے دن صاف ستھرا لباس پہن کر خوبصورت بننا مستحب ہے۔(٨) نیز عمدہ خوشبو لگانا بھی سنت ہے۔(٩)
- جس روایت میں ہے کہ ''جس شخص نے (عبادت واذکار کے ذریعے) عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی رات کو زندہ رکھا تو جس دن دلوں کو موت آئے گی اس کا دل نہیں مرے گا۔'' وہ من گھڑت ہے۔(١٠)

# نماز خوف

خوف کی حالت میں پڑھی جانے والی نماز کو ''نماز خوف'' کہتے ہیں۔ یعنی لشکر اسلام کفار کے لشکر کے بالمقابل ہو لیکن فریقین میں باہم مڈبھیڑ شروع نہ ہوئی ہو اور اگر دونوں لشکر گتھم گتھا ہو کر لڑائی شروع کر چکے ہوں تو پھر ہر ممکن صورت میں نماز درست ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز خوف کے مختلف طریقے منقول ہیں جن میں سے حسبِ حالات کوئی بھی اختیار کیا جا سکتا ہے۔ نماز خوف کے چند صحیح وثابت طریقے حسب ذیل ہیں۔

---

(١) [تمام المنة (ص/٣٥٦) إرواء الغليل (١٢٥/٣) نيل الأوطار (٦٢١/٢) ابن أبي شيبة (٤٨٨/١)]
(٢) [بيهقي في السنن الكبرى (٣١٦/٣) نيل الأوطار (٦٢١/٢)]
(٣) [تمام المنة (ص/٣٥٥)]
(٤) [بخاري (٩٥٠) كتاب العيدين : باب الحراب والدرق يوم العيد] ، [بخاري (٩٥٢) كتاب العيدين]
(٥) [صحيح : صحيح ترمذي (٤٤٧) كتاب الصلاة ، ترمذي (٥٤٢) ابن ماجة (١٧٥٦) ابن خزيمة (١٤٢٦)]
(٦) [حسن : صحيح ترمذي (٤٣٧) كتاب الجمعة : باب ما جآء في المشي يوم العيد' ترمذي (٥٣٠)]
(٧) [صحيح : صحيح ترمذي (٤٤٦) كتاب الجمعة ، ترمذي (٥٤١) ابن ماجة (١٣٠١) أحمد (٣٣٨/٢)]
(٨) [بخاري (٩٤٨ ' ٨٨٦) كتاب الجمعة : باب في العيدين والتجمل فيه ' مسلم (٢٠٦٨)]
(٩) [السيل الجرار (٣٢٠/١)]
(١٠) [موضوع : الضعيفة (٥٢٠ ' ٥٢١)]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## نماز خوف کے مختلف طریقے

(1) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر گروہ کو دو دو رکعتیں پڑھائیں اس طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی چار رکعتیں ہوئیں اور لوگوں کی دو۔(۱)

(2) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر گروہ کو ایک ایک رکعت پڑھائی۔یعنی آپ کی دو رکعتیں ہوئیں اور لوگوں کی ایک۔(۲)

(3) حضرت صالح بن خوات رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی سے بیان کیا ہے کہ ایک گروہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صف بندی کی اور ایک دوسرا گروہ دشمن کے مقابلے کے لیے اس کے روبرو صف بند ہو گیا۔آپ نے ان لوگوں کو جو آپ کے ساتھ صف باندھ کر کھڑے تھے ایک رکعت پڑھائی اور آپ سیدھے کھڑے رہے۔انہوں نے اپنے طور پر باقی نماز ادا کر لی اور چلے گئے۔جا کر دشمن کے سامنے صف بند ہو گئے۔پھر دوسرا گروہ آیا' آپ نے اسے باقی اپنی ایک رکعت پڑھائی اور بیٹھے رہے۔انہوں نے اس دوران اپنے طور پر نماز مکمل کر لی پھر آپ نے ان کے ساتھ سلام پھیر دیا۔(۳)

(4) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے کہ ایک جماعت نماز ادا کرنے کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑی ہو گئی اور ایک جماعت دشمن کے سامنے صفیں باندھ کر کھڑی ہو گئی۔جو جماعت آپ کے ساتھ نماز میں شریک تھی اس نے آپ کے ساتھ ایک رکوع اور دو سجدے کیے اور اس گروہ کی جگہ واپس چلی گئی جس نے ابھی تک نماز نہیں پڑھی تھی۔اس جماعت کے افراد آئے آپ نے ان کو بھی دو سجدوں کے ساتھ ایک رکعت پڑھائی۔پھر آپ نے سلام پھیر دیا مگر دونوں گروہوں نے اٹھ کر الگ الگ اپنی رکعت پوری کی۔(٤)

(5) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ایک اور طریقہ بھی منقول ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں گروہوں کو اکٹھی نماز پڑھائی۔آپ نے تکبیر کہی تو انہوں نے بھی تکبیر کہی' آپ نے رکوع کیا تو انہوں نے بھی رکوع کیا' آپ نے سر اٹھایا تو انہوں نے بھی سر اٹھایا' پھر آپ نے سجدہ کیا تو اس صف نے آپ کے ساتھ سجدہ کیا جو آپ کے قریب تھی اور دوسری صف دشمن کے سامنے کھڑی رہی۔آپ نے اور آپ کے قریبی صف نے جب سجدے مکمل کیے تو دوسری صف نے سجدے کیے' پھر پہلی صف پیچھے ہٹ گئی اور دوسری صف آگے آ گئی۔انہوں نے بھی ویسے ہی کیا جیسا کہ پہلی صف والوں نے کیا تھا پھر آخر میں دونوں صفوں نے اکٹھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سلام پھیر دیا۔(٥)

(6) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے کہ ایک گروہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑا ہو گیا اور دوسرا گروہ دشمن

---

(١) [بخاری تعلیقا (٤١٣٦) کتاب المغازی : باب غزوہ ذات الرقاع' مسلم (٣١٢)]

(٢) [صحیح : صحیح أبو داود (١١٠٩) نسائی (١٥١٢) أبو داود (١٢٤٦) بیهقی (٢٦١/٣)]

(٣) [بخاری (٤١٢٩) کتاب المغازی : باب غزوة ذات الرقاع' مسلم (٨٤٢) أبو داود (١٢٣٨)]

(٤) [بخاری (٩٤٢) کتاب الجمعة : باب وقول الله تعالی وإذا ضربتم فی الأرض ......' مسلم (٨٣٩)]

(٥) [مسلم (٨٤٠) کتاب صلاة المسافرین وقصرها : باب صلاة الخوف' أحمد (٣١٩/٣) ابن ماجة (١٢٦٠)]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کے سامنے کھڑا ہو گیا' ان کی کمریں قبلے کی جانب تھیں۔ آپ ﷺ نے تکبیر کہی تو جو آپ کے ساتھ تھے اور جو دشمن کے بالمقابل تھے سب نے اکٹھے تکبیر کہی پھر آپ نے رکوع کیا تو آپ کے ساتھ موجود لوگوں نے بھی رکوع کیا اور اسی طرح سجدہ بھی کیا لیکن دریں اثناء دوسرا گروہ دشمن کے سامنے کھڑا رہا۔ پھر آپ کھڑے ہوئے تو آپ کے قریبی صف والے بھی کھڑے ہوئے اور دشمن کے مقابلے میں کھڑے ہو گئے جبکہ وہ گروہ جو پہلے دشمن کے مقابلے میں تھا نبی ﷺ کے پیچھے آ گیا اور آ کر رکوع اور سجدے کیے۔ اس دوران نبی ﷺ کھڑے ہی رہے پھر وہ کھڑے ہوئے تو آپ نے رکوع کیا اور انہوں نے بھی آپ کے ساتھ رکوع کیا۔ آپ نے سجدہ کیا تو انہوں نے بھی آپ کے ساتھ سجدہ کیا پھر وہ گروہ جو دشمن کے مقابلے میں تھا آیا اور انہوں نے رکوع اور سجدے کیے لیکن اس دوران نبی ﷺ اور آپ کے قریبی صف والے بیٹھے ہی رہے' پھر آپ نے سلام پھیرا تو ان سب نے اکٹھے سلام پھیر دیا۔ اس طرح رسول اللہ ﷺ کی بھی دو رکعتیں ہوئیں اور ہر گروہ کی بھی دو رکعتیں ہو گئیں۔ (۱)

## شدتِ خوف میں نماز کی کیفیت

جب خوف شدید ہو یا گھمسان کی لڑائی شروع ہو جائے تو پیدل سوار، کھڑے بیٹھے ہر حال میں نماز درست ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ﴿ فَإِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا أَوْ رُكْبَانًا ﴾ [البقرة: ۲۳۹] ''اگر تمہیں خوف ہو تو پیدل یا سوار ہو کر (جیسے بھی ممکن ہو نماز پڑھ لو)۔''

اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نماز خوف کا طریقہ بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ اگر خوف اس سے زیادہ سخت ہو تو پیدل اپنے قدموں پر کھڑے کھڑے یا سوار' قبلہ رخ ہو کر یا قبلہ کے علاوہ کسی اور سمت میں (جیسے بھی ممکن ہو) نماز پڑھ لو۔ نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے امید ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے یہ بات نبی ﷺ کی طرف سے ہی بیان کی ہے۔ (۲)

# نمازِ سفر

## دورانِ سفر نماز قصر کرنا

سفر میں چار رکعت والی نماز (یعنی ظہر، عصر اور عشاء) کو قصر (یعنی کم) کر کے دو رکعت پڑھنا چاہیے۔ جبکہ فجر اور مغرب کی نماز سفر و حضر میں یکساں پڑھنی چاہیے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ دورانِ سفر دو رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے اور حضرت ابو بکر' حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کا عمل بھی اسی طرح تھا۔ (۳)

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حالت سفر میں کبھی چار رکعت نماز نہیں ادا کی۔ (٤) اور امام شوکانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ سے تمام سفروں میں صرف قصر ہی ثابت ہے۔ (٥)

---

(۱) [صحيح: صحيح أبو داود (۱۱۰۵) كتاب الصلاة: باب من قال يكبرون جميعا' أبو داود (۱۲٤۰)]
(۲) [بخاري (٤٥٣٥) كتاب التفسير: باب وقوموا لله قانتين]
(۳) [بخاري (۱۱۰۲) كتاب الجمعة: باب من لم يتطوع في السفر دبر الصلاة وقبلها' مسلم (٦٨٩)]
(٤) [مجموع الفتاوى (۲٤/۷)] (٥) [السيل الجرار (۳۰٦/۱)]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## قصر کی مسافت

یعنی کتنے فاصلے پر نماز قصر کی جائے گی؟ اگرچہ اس میں اختلاف ہے لیکن قابل ترجیح رائے یہ ہے کہ جتنی مسافت کو عرف عام میں سفر تصور کیا جاتا ہے اتنی مسافت پر نماز قصر کر لی جائے گی۔(**واللہ اعلم**) شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ، امام ابن قیم اور امام شوکانی رحمہم اللہ بھی اسی کے قائل ہیں۔(۱)

اس رائے کو ترجیح دینے کا سبب یہ ہے کہ قرآن کریم میں قصر کے لیے مطلقاً سفر کا ذکر ہے جیسا کہ سورۂ نساء میں ہے کہ ﴿ وَ إِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ ﴾ [النساء: ۱۰۱] ''جب تم سفر میں جا رہے ہو تو تم پر نمازوں کے قصر کرنے میں کوئی گناہ نہیں۔'' اسی طرح درج بالا ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں بھی مطلقاً سفر کا ذکر ہے جس کی کوئی حد متعین نہیں کہ اتنے فاصلے پر قصر کی جائے اور اس سے کم پر قصر نہ کی جائے لہٰذا ہم بھی اس کی کوئی حد متعین نہیں کر سکتے جیسا کہ ہم اُس آیت میں کوئی حد متعین نہیں کرتے جس میں ہے کہ ''تم میں سے جو مریض ہو یا سفر پر ہو (تو وہ دوسرے دنوں میں روزے رکھ کر تعداد پوری کرے)۔'' [البقرۃ: ۱۸۴]

علاوہ ازیں جو حضرات قصر کے لیے مسافت کی حد متعین کرتے ہیں ان کی ایک دلیل حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی یہ روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ میں ظہر کی چار رکعت نماز ادا کی اور پھر میں نے آپ کے ساتھ ذوالحلیفہ میں عصر کی دو رکعت نماز پڑھی (مدینہ اور ذوالحلیفہ کا درمیانی فاصلہ چھ میل ہے)۔(۲) اس کا جواب یوں دیا گیا ہے کہ یہ حدیث مسافت کی تحدید نہیں کرتی اور نہ ہی اس میں یہ ذکر ہے کہ چھ میل سے کم فاصلے کا سفر سفر نہیں کہلاتا۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اگر تین میل یا تین فرسخ (9 میل) کے لیے نکلتے تو دو رکعت نماز ادا فرماتے۔(۳) اس حدیث میں بھی یہ ذکر نہیں کہ نو (9) میل سے کم فاصلے کا سفر سفر نہیں حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود چھ میل کے فاصلے پر بھی قصر کی ہے جیسا کہ پہلی حدیث میں موجود ہے۔

- تاہم اتنا یاد رہے کہ قصر کا آغاز اپنے علاقے یا بستی سے باہر نکل کر کرنا چاہیے۔ امام ابن منذر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علماء نے اجماع کیا ہے کہ سفر کا ارادہ رکھنے والا شخص جس بستی سے نکل رہا ہے اس کے تمام گھروں سے نکل کر قصر کر سکتا ہے۔(۴) اور امام شوکانی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ اہل لغت مسافر کا لفظ اسی پر بولتے ہیں جو اپنے وطن سے نکل کر کسی دوسری جگہ جانے کا ارادہ رکھتا ہو۔(۵)

امام بخاری رحمہ اللہ رقمطراز ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ (کوفہ سے سفر کے ارادے سے) نکلے تو اسی وقت نماز قصر پڑھنی شروع کر دی جبکہ ابھی کوفہ کے مکانات دکھائی دے رہے تھے اور پھر واپسی پر جب آپ کو بتایا گیا کہ یہ کوفہ سامنے ہے تو

---

(۱) [مجموع الفتاوی (۲٤/۱٥) زاد المعاد (۱/٤۸۱) نیل الأوطار (۲/٤۸۰) السیل الجرار (۱/۳۰۸)]

(۲) [بخاری (۱۰۸۹) کتاب الجمعة : باب یقصر إذا خرج من موضعه ' مسلم (٦۹۰)]

(۳) [مسلم (٦۹۱) کتاب صلاة المسافرین وقصرها : باب صلاة المسافرین وقصرها ' أبو داود (۱۲۰۱)]

(٤) [نیل الأوطار (۲/٤۸۰)] (٥) [السیل الجرار (۱/۳۰۸)]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



انہوں نے کہا کہ جب تک ہم شہر میں داخل نہ ہو جائیں نماز مکمل نہیں پڑھیں گے۔(۱) اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے کہ وہ (سفر سے) واپسی پر بستی میں داخل ہونے سے پہلے تک قصر کرتے رہتے تھے۔(۲)

## قصر کی مدت

تردد کی حالت میں (یعنی اگر مسافر کہے کہ میں آج سفر کرتا ہوں' کل سفر کرتا ہوں) ہمیشہ قصر نماز پڑھنا درست ہے جب تک کہ واپسی نہ ہو جائے۔ امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ اسی کے قائل ہیں۔(۳) کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت تردد میں دنوں کی کوئی تعیین نہیں فرمائی۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم جتنی دیر تک حالت تردد میں رہے قصر ہی کرتے رہے جیسا کہ فتح مکہ اور تبوک وغیرہ کے موقع پر ایسا ہوا۔ علاوہ ازیں حضرت انس رضی اللہ عنہ (کسی غزوے کی وجہ سے) فارس کے علاقے میں دو سال مقیم رہے اور قصر نماز ادا کرتے رہے۔(۴)

اہل علم کا کہنا ہے کہ اگر کوئی متردد نہ ہو بلکہ اسے علم ہو کہ وہ کتنی مدت ٹھہرنا چاہتا ہے تو اگر اس کا چار دن ٹھہرنے کا ارادہ ہو تو وہ قصر نماز پڑھے گا اور اگر چار سے زیادہ دن ٹھہرنے کا ارادہ ہو گا تو مکمل نماز پڑھے گا۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر مکہ میں چار دن ٹھہرنے کا ارادہ فرمایا تھا اور نماز قصر پڑھی تھی۔(۵)

ہمارے علم کے مطابق یہاں بھی اصول وہی ہے کہ جب تک انسان عرفِ عام میں مسافر ہے قصر کر سکتا ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قصر کی کوئی حد متعین نہیں فرمائی۔ البتہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ زیادہ احتیاط کا باعث یہی ہے کہ انسان جب چار دن یا اس سے کم ٹھہرنے کی نیت کرے تو قصر پڑھے جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حجۃ الوداع کے موقع پر ثابت ہے اور اگر اس سے زیادہ ٹھہرنے کی نیت ہو تو مکمل پڑھے۔ (واللہ اعلم) امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ اسی کے قائل ہیں۔(۶)

## نماز سفر کے چند دیگر مسائل

- مسافر دو نمازوں کو تقدیم و تاخیر کے ساتھ جمع کر سکتا ہے (یعنی دوسری نماز ''عصر'' کو مقدم کر کے پہلی نماز ''ظہر'' کے وقت میں یا پہلی کو مؤخر کر کے دوسری کے وقت میں ادا کر سکتا ہے اور یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دوران سفر ثابت ہے۔(۷)
- نمازیں جمع کرتے وقت ایک اذان دی جائے گی جبکہ دو اقامتیں کہی جائیں گی۔(۸)
- مقیم کی اقتداء میں مسافر مکمل نماز پڑھے گا۔(۹)

---

(۱) [بخاری (۱۰۸۹) کتاب تقصیر الصلاۃ : باب یقصر إذا خرج من موضعه]
(۲) [نصب الرایة (۱۸۳/۲)] (۳) [مجموع الفتاوی (۱۰/۲٤)]
(٤) [تهذیب الآثار مسند عمر (۲۵۷/۱)]
(۵) [فتح الباری (۲۷۰/۳) السیل الجرار (۳۰۹/۱)]
(٦) [مجموع الفتاوی (۱۰/۲٤)]
(۷) [بخاری (۱۱۱۲) کتاب الجمعة : باب إذا ارتحل بعد ما زاغت الشمس صلی الظهر ثم رکب ، أبو داود (۱۲۲۰)]
(۸) [مسلم (۱۲۱۸) کتاب الحج : باب حجة النبی ' أبو داود (۱۹۰۵) نسائی (۱٤۳/۵) ابن ماجة (۳۷۷٤)]
(۹) [فتاوی إسلامیة (۳۷۸/۱)]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



○ مسافر مقیم حضرات کی امامت کرا سکتا ہے اور اسے چاہیے کہ لوگوں کو مطلع کر دے کہ میں قصر نماز (دو رکعت) پڑھوں گا، مقیم حضرات اپنی نماز مکمل کر لیں۔(۱)

○ روزانہ کاروبار کے سلسلے میں سفر کرنے والا شخص روزانہ قصر کر سکتا ہے کیونکہ قصر ہر مسافر کے لیے ہے خواہ وہ روزانہ سفر کرے یا دن میں دو بار۔(واللہ اعلم)

## نمازِ کسوف

نماز کسوف ایسی نماز کو کہتے ہیں جسے سورج یا چاند گہن کے وقت پڑھا جاتا ہے۔ خسوف بھی اسی معنی میں مستعمل ہے۔ البتہ بعض اہل لغت کے نزدیک سورج گہن کے لیے لفظِ کسوف اور چاند گہن کے لیے لفظِ خسوف استعمال کرنا زیادہ بہتر ہے۔

### نماز کسوف کی مشروعیت

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''شمس وقمر اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں ان کو گہن کسی کی موت وحیات کی وجہ سے نہیں لگتا، چنانچہ جب تم انہیں اس حالت میں دیکھو تو اللہ تعالیٰ سے دعا کرو اور نماز پڑھو حتی کہ سورج گہن کھل جائے۔''(۲) ایک روایت میں یہ لفظ ہیں ﴿ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهَا فَافْزَعُوا إِلَى الصَّلَاةِ ﴾ ''جب تم انہیں دیکھو تو فوراً نماز کی طرف لپکو۔''(۳)

### نماز کسوف کا طریقہ

○ یہ نماز دو رکعت ہے اور ہر رکعت میں کم از کم دو رکوع کیے جائیں گے۔ چنانچہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں سورج گہن ہوا۔ آپ نے نماز کسوف ادا فرمائی' اس میں سورۂ بقرہ کی تلاوت کے برابر قیام کیا' پھر رکوع بھی بہت لمبا کیا' پھر رکوع سے کھڑے ہوئے تو قیام بھی طویل کیا مگر پہلے سے کم' پھر دوبارہ لمبا رکوع کیا لیکن پہلے رکوع سے کم' پھر سجدہ ریز ہوئے' پھر لمبا قیام کیا اور وہ پہلے قیام سے کچھ کم تھا' پھر ایک لمبا رکوع کیا جو پہلے رکوع سے کچھ کم تھا' پھر اپنا سر اٹھایا اور ایک لمبا قیام کیا جو پہلے قیام سے کم تھا اور دوبارہ لمبا رکوع کیا جو پہلے رکوع سے کم تھا' پھر سجدہ کیا' پھر جب سلام پھیرا تو سورج روشن ہو چکا تھا۔ آپ نے لوگوں کو وعظ بھی کیا۔(۴)

○ نمازی ہر دو رکوعوں کے درمیان قراءت کرے۔ جیسا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کسوف پڑھائی تو قراءت کی' پھر رکوع کیا' پھر قراءت کی' پھر رکوع کیا' پھر قراءت کی' پھر رکوع کیا' پھر سجدہ کر لیا۔''(۵)

---

(۱) [موطا (۱۴۹/۱) شیخ صبحی حسن حلاق نے اسے صحیح کہا ہے۔[التعلیق علی الروضۃ الندیۃ (۳۸۰/۱)]

(۲) [بخاری (۱۰۴۳) کتاب الجمعۃ : باب الصلاۃ فی کسوف الشمس' مسلم (۹۱۵)]

(۳) [بخاری (۱۰۴۶) کتاب الجمعۃ : باب خطبۃ الإمام فی الکسوف' مسلم (۹۰۱) أبو داود (۱۱۷۷)]

(۴) [بخاری (۱۰۵۲) کتاب الجمعۃ : باب صلاۃ الکسوف جماعۃ' مسلم (۹۰۷) أبو داود (۱۱۸۱)]

(۵) [مسلم (۹۰۹) کتاب الکسوف : باب ذکر من قال إنہ رکع ثمان رکعات......' أبو داود (۱۱۸۳)]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



○ نمازِ کسوف میں جہری قراءت ہوگی۔ جیسا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں مذکور ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ کسوف میں جہری قراءت فرمائی۔(۱) شیخ البانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ صحیح احادیث سے جہری قراءت ہی ثابت ہے۔(۲)

○ نمازِ کسوف با جماعت ادا کرنا افضل ہے۔ کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ کسوف با جماعت ادا کی ہے جیسا کہ مختلف روایات سے ثابت ہے۔(۳) حتی کہ امام بخاری رحمہ اللہ نے اس پر باب قائم کیا ہے کہ ((صَلَاةُ الْكُسُوْفِ جَمَاعَةً)) ''نمازِ کسوف با جماعت ادا کرنا۔''(٤) علاوہ ازیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منادی کو بھیج کر اعلان کروایا کہ ﴿ الصَّلَاةُ جَامِعَةٌ ﴾ ''یعنی نماز کے لیے سب جمع ہو جاؤ۔''(٥)

○ نمازِ کسوف کے لیے اذان و اقامت کہنا کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔

## نمازِ کسوف کے بعد خطبہ

نمازِ کسوف کے بعد خطبہ بھی مسنون ہے جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز سے فراغت کے بعد وعظ و نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ ''بیشک شمس و قمر اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔''(٦) امام بخاری رحمہ اللہ نے باب قائم کیا ہے کہ ((خُطْبَةُ الْإِمَامِ فِي الْكُسُوْفِ)) ''دورانِ کسوف امام کا خطبہ ارشاد فرمانا (مسنون ہے)۔'' اور اس کے تحت نقل کیا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے فرمایا ﴿ خَطَبَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم ... ﴾ ''نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا۔''(۷)

## اس موقع پر دعا، تکبیر، صدقہ اور استغفار کرنا مستحب

چنانچہ فرمانِ نبوی ہے کہ جب تم ان دونوں (یعنی سورج گہن یا چاند گہن) کو دیکھو تو اللہ تعالیٰ سے دعا کرو اور نماز پڑھو تا وقتیکہ وہ ظاہر ہو جائے۔''(۸) ایک دوسرا فرمان یوں ہے کہ ''جب تم سورج گہن دیکھو تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو، تکبیریں کہو، نماز پڑھو اور صدقہ کرو۔''(۹) ایک اور روایت میں یہ لفظ ہیں کہ ''جب تم اس (یعنی آفتاب و ماہتاب گہن) سے کچھ بھی دیکھو تو فوراً اللہ کا ذکر، اس سے دعا اور استغفار شروع کر دو۔''(۱۰)

## کسوف و خسوف سے اللہ کے بندوں کو ڈرانا مقصود ہے

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿ وَلَكِنَّ اللَّهَ يُخَوِّفُ بِهِمَا عِبَادَهُ ﴾ ''لیکن اللہ

---

(۱) [بخاري (۱۰٦٥) كتاب الكسوف : باب الجهر بالقراءة في الكسوف ' مسلم (۹۰۱)]
(۲) [تمام المنة (ص/۲٦۳)]
(۳) [حجة الله البالغة (۲۰/۲)] (٤) [بخاري (۱۰۵۲) كتاب الكسوف]
(٥) [بخاري (۱۰٤٥'۱۰۵۱) مسلم (۹۱۰) أبو داود (۱۱۹٤) ابن خزيمة (۱۳۷٥) بيهقي (۳۲٤/۳)]
(٦) [بخاري (۱۰۵۲) كتاب الجمعة : باب صلاة الكسوف جماعة ' مسلم (۹۰۷) أبو داود (۱۱۸۱)]
(۷) [بخاري تعليقا (۱۰٤٦)]
(۸) [بخاري (۱۰٦۰) كتاب الجمعة : باب الدعاء في الخسوف ' مسلم (۹۱٥)]
(۹) [بخاري (۱۰٤٤) كتاب الكسوف : باب الصدقة في الكسوف ' مسلم (۹۰۱) أبو داود (۱۱۷۷)]
(۱۰) [بخاري (۱۰٥۹) كتاب الجمعة : باب الذكر في الكسوف ' مسلم (۹۱۲) شرح السنة (۱۱۳۱)]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



تعالیٰ ان دونوں (یعنی آفتاب و ماہتاب کے گہن) کے ذریعے اپنے بندوں کو ڈراتے ہیں۔''(۱)

## نمازِ استسقاء

قحط سالی کے وقت اللہ تعالیٰ سے ایک مخصوص طریقے کے ساتھ بارانِ رحمت طلب کرنا استسقاء کہلاتا ہے اور اسی غرض سے ادا کی جانے والی نماز کو نمازِ استسقاء کہتے ہیں۔

### نمازِ استسقاء سے متعلقہ چند احادیث اور ان کا ماحاصل

(1) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے بارش نہ ہونے کی وجہ سے قحط سالی کی شکایت کی تو آپ نے عید گاہ میں منبر لے جانے کا حکم دیا۔ چنانچہ منبر رکھ دیا گیا۔ آپ نے لوگوں سے ایک دن کا وعدہ کیا جس میں وہ سب باہر نکلیں۔ پھر آپ اس وقت نکلے جب سورج کا ایک کنارہ ظاہر ہوا، آپ منبر پر بیٹھ گئے۔ پھر آپ نے وعظ و نصیحت کیا اور دعا مانگی... 'پھر آپ نے اپنے دونوں دست مبارک اس طرح اوپر اٹھائے کہ وہ بتدریج آہستہ آہستہ اوپر اٹھتے گئے حتی کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگی۔ پھر آپ لوگوں کی جانب اپنی پشت کر کے کھڑے ہو گئے اور اپنی چادر کو پھیر کر پلٹایا۔ آپ اس وقت اپنے دونوں ہاتھ اوپر اٹھائے ہوئے تھے۔ پھر لوگوں کی جانب متوجہ ہوئے اور منبر سے نیچے تشریف لے آئے اور دو رکعت نماز پڑھائی۔ اسی لمحہ اللہ تعالیٰ نے آسمان پر بادل پیدا کیا' وہ بدلی گرجی اور چمکی اور بارش برسنے لگی۔(۲)

(2) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ بڑی تواضع کے ساتھ' سادہ لباس میں نہایت عاجزی و انکساری' بہت خشوع اور بڑے تضرع کے ساتھ نماز کے لیے باہر نکلے' عید کی نماز کی طرح لوگوں کو دو رکعت نماز پڑھائی۔ تمہارے عام خطبے کی طرح خطبہ ارشاد نہیں فرمایا (بلکہ آپ خطبہ کی حالت میں دعا' تضرع اور اللہ کی بڑائی و کبریائی بیان فرماتے رہے)۔(۳)

(3) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے بارش کے لیے دعا فرمائی تو اپنے دونوں ہاتھ الٹی سمت سے آسمان کی طرف اٹھا کر اشارہ فرمایا۔(٤)

(4) ایک روایت میں ہے کہ پھر آپ ﷺ نے دو رکعت نماز پڑھائی اور ان میں جہری قراءت فرمائی۔(٥)

(5) ایک اور روایت میں ہے کہ نبی ﷺ دعائے استسقاء کے علاوہ کسی دعا میں اپنے ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے۔(٦)

---

(۱) [بخاری (۱۰٤۸) کتاب الکسوف : باب قول النبی ﴿یخوف اللہ عبادہ بالکسوف﴾]

(۲) [**حسن** : صحیح أبو داود (۱۰٤۰) کتاب الصلاۃ : باب رفع الیدین فی الاستسقاء' أبو داود (۱۱۷۳)]

(۳) [**حسن** : صحیح ترمذی (٤٥۹) أبو داود (۱۱٦٥) کتاب الصلاۃ' ترمذی (٥٥٥) ابن ماجۃ (۱۲٦٦)]

(٤) [مسلم (۸۹٦) کتاب صلاۃ الاستسقاء]

(٥) [بخاری (۱۰۲٤) کتاب الجمعۃ : باب الجھر بالقراءۃ فی الاستسقاء' مسلم (۸۹٤) أبو داود (۱۱٦۱)]

(٦) [بخاری (۱۰۳۱) کتاب الجمعۃ : باب رفع الإمام یدہ فی الاستسقاء' مسلم (۸۹٦/٦)]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ان احادیث سے جو مسائل ثابت ہوتے ہیں وہ یہ ہیں: نماز استسقاء قحط سالی کے وقت مشروع ہے۔اس نماز کے لیے نہایت عاجزی وانکساری کی حالت میں نکلنا چاہیے۔یہ نماز باہر کھلے میدان میں پڑھنی چاہیے۔یہ نماز دو رکعت ہے۔اس میں خطبہ بھی مشروع ہے۔خطبہ نماز سے پہلے اور بعد میں دونوں طرح درست ہے۔خطبہ میں ذکرِ الٰہی' اطاعت کی ترغیب' نافرمانی سے بچنے کی تلقین' امام اور اس کے ساتھ دوسرے لوگوں کا استغفار اور قحط سالی کے خاتمے کی دعا شامل ہونی چاہیے۔اس میں ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا مسنون ہے۔دعا کے لیے الٹے ہاتھ آسمان کی جانب اٹھائے جائیں گے۔امام قبلہ رخ ہو کر اپنی چادر پلٹے گا۔امام جہری قراءت کرے گا۔اس میں بھی اذان واقامت ثابت نہیں۔

## بارش طلب کرنے کی چند مسنون دعائیں

(1) ﴿ اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُغِيثًا مَرِيئًا مَرِيعًا نَافِعًا غَيْرَ ضَارٍّ عَاجِلًا غَيْرَ آجِلٍ ﴾

''اے اللہ! تو ہمیں ایسی بارش کے ساتھ سیراب کر جو مددگار، خوش گوار، سرسبز کرنے والی اور نفع مند ہو، نقصان پہنچانے والی نہ ہو، جلدی ہو، دیر سے آنے والی نہ ہو۔'' (۱)

(2) ﴿ اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا ﴾

''اے اللہ! ہمیں بارش دے، اے اللہ! ہمیں بارش دے، اے اللہ! ہمیں بارش دے۔'' (۲)

(3) ﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ اَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ وَاجْعَلْ مَا اَنْزَلْتَ لَنَا قُوَّةً وَبَلَاغًا اِلٰى حِيْنٍ ﴾ ''ہر طرح کی تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جو جہان والوں کا پروردگار ہے، رحم کرنے والا مہربان ہے، جزا سزا کے دن کا مالک ہے، صرف اللہ ایک ہی معبودِ برحق ہے، وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔اے اللہ! تو معبودِ برحق ہے تیرے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں، تو بے پرواہ ہے اور ہم محتاج ہیں، ہم پر بارش نازل کر اور نازل کردہ بارش کو ہمارے لیے باعثِ قوت اور کچھ وقت تک کے لیے ضرورتوں کو پورا کرنے کا ذریعہ بنا۔'' (۳)

## بارش طلب کرنے کے لیے نماز کے سوا صرف دعا بھی ثابت ہے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص جمعہ کے روز اس وقت مسجد میں داخل ہوا جب نبی ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے تو اس نے کہا اے اللہ کے رسول! اموال ومویشی ہلاک ہو گئے' راستے بند ہو گئے' لہٰذا آپ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ وہ ہم پر بارش نازل فرمائے۔چنانچہ نبی ﷺ نے ہاتھ اٹھا کر دعا فرمائی ... جسے اللہ تعالیٰ نے شرف قبولیت سے نوازا اور اتنی بارش ہوئی کہ اگلے جمعہ خطبہ کے دوران پھر ایک شخص آیا اور اس نے کہا اے اللہ کے رسول!

(۱) [صحیح: صحیح أبو داود (۱۰۳۶) کتاب الصلاۃ: باب رفع الیدین فی الإستسقاء' أبو داود (۱۱٦۹)]
(۲) [بخاری (۱۰۱٤) کتاب الاستسقاء: باب الاستسقاء فی خطبة الجمعة غیر مستقبل القبلة]
(۳) [حسن: صحیح أبو داود (۱۰٤۰) أیضا' أبو داود (۱۱۷۳) ابن حبان (٦۰٤۔ الموارد) حاکم (۳۲۸/۱)]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اموال ومویشی ہلاک ہو گئے، راستے بند ہو گئے لہٰذا آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ وہ بارش کو ہم سے روک لے۔ پھر نبی ﷺ نے ہاتھ اٹھا کر دعا فرمائی... تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا قبول فرمائی اور بارش تھم گئی۔(۱)

## نمازِ تسبیح

### نمازِ تسبیح کا طریقہ

نمازِ تسبیح چار رکعات پر مشتمل نماز ہے جس میں مخصوص اذکار پڑھے جاتے ہیں اور اس کا طریقہ بھی خاص ہے۔

چنانچہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی جس طویل حدیث میں اس نماز کا ذکر ہے اس کا خلاصہ حسب ذیل ہے:

رسول اللہ ﷺ نے اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ کیا میں آپ کو کچھ عنایت نہ کروں؟ کیا میں آپ کو کوئی تحفہ پیش نہ کروں؟ کیا میں آپ کے لیے ایک ایسے عمل کی نشان دہی نہ کروں جس کے ذریعے آپ کے دس قسم کے گناہ معاف کر دیے جائیں گے (یعنی) اگلے پچھلے، نئے پرانے، جان بوجھ کر کیے گئے اور انجانے میں کیے گئے، چھوٹے بڑے اور پوشیدہ وظاہر۔ اور وہ عمل یہ ہے کہ

آپ چار رکعت (نفل) نماز پڑھیں۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ اور کوئی سورت پڑھیں۔ جب پہلی رکعت میں قراءت سے فارغ ہوں تو قیام کی حالت میں ہی پندرہ (15) مرتبہ یہ کلمات کہیں "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ" پھر 10 مرتبہ رکوع میں، 10 مرتبہ رکوع سے کھڑے ہو کر، 10 مرتبہ پہلے سجدے میں، 10 مرتبہ پہلے سجدے کے بعد بیٹھنے کی حالت میں، 10 مرتبہ دوسرے سجدے میں اور 10 مرتبہ دوسرے سجدے کے بعد جلسۂ استراحت میں یہی کلمات کہیں۔ یوں ایک رکعت میں 75 مرتبہ یہ کلمات دہرائے جائیں گے۔ چاروں رکعات میں یہی عمل دہرائیں۔ یوں چار رکعات میں 300 مرتبہ یہ کلمات پورے کریں۔

اے چچا! اگر آپ میں طاقت ہو تو یہ نمازِ تسبیح روزانہ ایک بار پڑھیں۔ اس کی طاقت نہ ہو تو ہفتے میں ایک بار پڑھیں۔ اس کی طاقت نہ ہو تو مہینے میں ایک بار پڑھیں۔ اس کی طاقت نہ ہو تو سال میں ایک بار پڑھیں اور اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو زندگی میں ایک بار ضرور پڑھیں۔(۲)

- واضح رہے کہ اس حدیث میں نمازِ تسبیح کی جماعت کا کہیں ذکر نہیں، اس لیے جو بھی نمازِ تسبیح ادا کرنا چاہے وہ اکیلا تنہائی کی حالت میں یہ نماز ادا کرے۔
- نمازِ تسبیح پڑھنے والوں کو یاد رکھنا چاہیے کہ جو پانچ وقت کی فرض نماز کا پابند نہیں اس کی نمازِ تسبیح کا بھی کوئی فائدہ نہیں۔ اس لئے پہلے فرض نمازوں کی پابندی کی کوشش کرنی چاہیے اور پھر دیگر نفلی نمازوں کی طرف متوجہ ہونا چاہیے۔

---

(۱) [بخاری (۱۰۱۶، ۱۰۱۷) کتاب الجمعة : باب من اکتفی بصلاة الجمعة فی الاستسقاء، مسلم (۸۹۷)]

(۲) [صحیح : صحیح ابو داود، ابو داود (۱۲۹۷) کتاب التطوع : باب صلاة التسبیح، ابن ماجه (۱۳۸۶)]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# نمازِ استخارہ

## نمازِ استخارہ کا طریقہ

جب کسی کام کا ارادہ ہو یا انسان کو کوئی ایسا معاملہ درپیش ہو جس میں وہ متردد ہو کہ وہ اسے کرے یا نہ کرے تو ایسی صورت میں نماز استخارہ مسنون ہے جو مکروہ اوقات کے سوا شب و روز کی کسی بھی گھڑی میں ادا کی جا سکتی ہے۔اس نماز کا طریقہ یہ ہے کہ مکمل خشوع و خضوع کے ساتھ دو رکعتیں ادا کر کے یہ دعا پڑھی جائے:

«اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْاَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاقْدُرْهُ لِیْ وَیَسِّرْهُ لِیْ ثُمَّ بَارِكْ لِیْ فِیْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ»

''اے اللہ! میں تجھ سے تیرے علم کے ساتھ بھلائی طلب کرتا ہوں اور تیری قدرت کے ساتھ طاقت طلب کرتا ہوں اور میں تجھ سے تیرے عظیم فضل کا سوال کرتا ہوں، یقیناً تو قدرت والا ہے اور میں قدرت نہیں رکھتا اور تو علم والا ہے اور میں علم نہیں رکھتا اور تو غیب کو خوب جانتا ہے، اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام (یہاں اپنی حاجت کا نام لینا چاہیے، اگر عربی میں ممکن ہو تو بہتر ورنہ دعا پڑھ کے اردو میں ہی اپنی حاجت ذکر کرنی چاہیے۔راقم) میرے لیے میرے دین، میری معاش اور میرے کام کے انجام میں بہتر ہے تو اسے میرے مقدر میں کر دے اور اسے میرے لیے آسان بنا دے، پھر میرے لیے اس میں برکت ڈال دے اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے لیے میرے دین، میری معاش اور میرے کام کے انجام میں برا ہے تو اسے مجھ سے پھیر دے اور مجھے اس سے پھیر دے اور میرے لیے خیر و بھلائی کا فیصلہ فرما، وہ جہاں کہیں بھی ہو، پھر مجھے اس پر راضی کر دے۔''(۱)

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص استخارہ کرے تو اس کے بعد اس کام کو اپنا لے جس پر اسے انشراح صدر ہو جائے (اور دل مطمئن ہو جائے)۔(۲) اگر ایسا کچھ بھی محسوس نہ ہو تو جو کام انسان کے لیے آسان ہوتا جائے اسے اختیار کر لے۔اور علامہ عبدالرحمٰن مبارکپوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں جو نماز استخارہ اور اس کے بعد مسنون دعا کے استحباب کا ذکر ہے وہ صرف ان معاملات میں ہے جن میں انسان کو (دنیاوی معاملات میں سے کسی معاملے کے لیے) درست راہ معلوم نہ ہو رہی ہو علاوہ ازیں جو معروف نیکیاں ہیں مثلاً عبادات اور دیگر معروف اعمال

---

(۱) [بخاری (۱۱۶۲، ۶۳۸۲) کتاب الدعوات: باب الدعاء عند الاستخارة، أبو داود (۱۵۳۸) ترمذی (۴۸۰)]

(۲) [الأذکار للنووی (ص/۱۵۲)]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ان میں استخارے کی کوئی ضرورت نہیں ۔(۱)

○ یہ گمان رکھنا کہ استخارہ صرف وہی سودمند ہوتا ہے جو بعض بزرگ شخصیات سے کروایا جائے اور یہ خیال کرنا کہ استخارے کے لیے دوران نیند خواب آنا ضروری ہے' محض (دین میں) ایسا غلو و جمود ہے جس کا نہ تو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے اور نہ ہی رسول اللہ ﷺ کی سنت اس کی رہنمائی کرتی ہے...... 'اس لیے مسلمان کو چاہیے کہ اپنے تمام معاملات میں پروردگار سے خود استخارہ کرے یقیناً وہ ضرور اسے ہدایت بخشے گا اور دور حاضر کے لوگوں نے جس تشدد کو اور محض دوسروں (یعنی اولیاء و بزرگوں) پر ہی اعتماد کر لینا رواج بنا لیا ہے اس کی طرف یکسر توجہ نہ کرے ۔(۲)

○ اگر استخارے کے بعد مطلوبہ کام کرنے یا نہ کرنے کے متعلق شرح صدر نہ ہو تو کیا وہ شخص دوبارہ استخارہ کرے گا؟ ایسی صورت میں یاد رہے کہ دوبارہ استخارہ کرنے کے متعلق کوئی بھی مرفوع حدیث ثابت نہیں ۔(۳)

○ عملِ استخارہ کو پیشہ بنا لینا بھی درست نہیں کیونکہ اسے ہر انسان کی اپنی ذات کے لیے مشروع کیا گیا ہے۔

# نمازِ اشراق

## نماز اشراق کی مشروعیت

یہ وہ نماز ہے کہ جو طلوع آفتاب کے بعد ادا کی جاتی ہے نیز اس کو نمازِ چاشت اور صلاۃ الاوّابین بھی کہتے ہیں۔

(1) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میرے خلیل (نبی ﷺ) نے مجھے تین چیزوں کی وصیت کی: ہر ماہ تین دنوں کے روزے رکھنا، نماز اشراق کی دو رکعتیں پڑھنا اور سونے سے پہلے وتر پڑھنا۔(٤)

(2) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ''نمازِ اشراق کی حفاظت بہت زیادہ رجوع کرنے والا شخص (یعنی اوّاب) ہی کرتا ہے اور یہی صلاۃ الأوابین ہے۔''(٥)

(3) نبی ﷺ نے فرمایا ''تمہارا رب فرماتا ہے کہ اے ابن آدم! دن کی ابتدا میں چار رکعتیں پڑھو میں تمہیں دن کی انتہا میں کافی ہو جاؤں گا۔''(٦)

(4) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ''تم میں سے ہر ایک کے تمام جوڑوں پر صبح صدقہ کرنا لازم ہوتا ہے۔ پس ہر تسبیح صدقہ ہے' ہر تحمید صدقہ ہے' ہر تہلیل صدقہ ہے' ہر تکبیر صدقہ ہے' اچھی بات کا حکم اور برائی سے روکنا صدقہ ہے۔ (خبردار!) ان تمام صدقوں سے نماز اشراق کی دو رکعتیں کفایت کر جاتی ہیں۔''(٧)

---

(۱) [تحفة الأحوذي (۲/۲۰۵)]
(۲) [القول المبين في أخطاء المصلين (ص/۳۹٤) المدخل (۳/۹۰) الدين الخالص (٥/٢٤٥)]
(۳) [نيل الأوطار (۲/۲۹۷)]
(٤) [بخاري (۱۹۸۱) كتاب الصوم : باب صيام أيام البيض ثلاث عشرة و أربع عشرة' مسلم (۷۲۱)]
(٥) [**صحيح** : الصحيحه (۱۹۹٤) ابن خزيمة (۱۲۲٤) حاكم (۱/۳۱٤)]
(٦) [**صحيح** : صحيح ترمذي (۱۱٤٦) كتاب الصلاة : باب ما جاء في صلاة الضحى' ترمذي (٤٧٥)]
(٧) [مسلم (۷۲۰) كتاب صلاة المسافرين و قصرها : باب استحباب صلاة الضحى......' أبو داود (۱۲۸٦)]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا انسان کے تین سو ساٹھ (360) جوڑ ہیں اور ہر جوڑ پر صدقہ ہے اور نماز اشراق کی دو رکعتیں ان تمام صدقوں سے کفایت کر جاتی ہیں۔(١)

یہ تمام احادیث " صلاۃ الضحی " یعنی نمازِ اشراق کی مشروعیت کا واضح ثبوت ہیں۔

## نماز اشراق کا وقت

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اوابین کی نماز (یعنی نمازِ اشراق) اس وقت ہے جب شدتِ گرمی کی وجہ سے اونٹ کے پاؤں جلتے ہیں۔'' (٢)

یاد رہے کہ نمازِ اشراق کا وقت طلوعِ آفتاب سے لے کر دو پہر زوال سے پہلے تک ہے۔

## نماز اشراق کی رکعتوں کی تعداد

(1) اس نماز کی کم از کم دو رکعتیں ہیں جیسا کہ پیچھے حدیث میں یہی بات گزری ہے۔(٣)

(2) چار رکعتیں پڑھنا بھی ثابت ہے جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی حدیث میں ہے۔(٤)

(3) آٹھ رکعتیں پڑھنا بھی مشروع ہے جیسا کہ حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا سے مروی روایت میں ہے۔(٥)

(4) جس روایت میں ہے کہ ''جس شخص نے نماز چاشت کی بارہ رکعتیں پڑھیں اس کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے جنت میں محل بنایا جائے گا'' وہ ضعیف ہے۔(٦)

# نمازِ جنازہ

## نماز جنازہ کی فرضیت

ایک شخص پر قرض تھا، نبی ﷺ نے خود اس کا جنازہ پڑھانے سے اجتناب کیا لیکن لوگوں کو حکم دیا کہ ﴿ صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ ﴾ ''اپنے ساتھی کی نماز جنازہ پڑھو۔'' (٧)

(نووی، صدیق حسن خان، سید سابق، البانی، ڈاکٹر وہبہ زحیلی، سعودی مستقل فتویٰ کمیٹی، شیخ صالح الفوزان) مسلم میت پر نماز جنازہ پڑھنا فرض کفایہ ہے۔(٨)

---

(١) [مسلم (١٠٠٧)] (٢) [مسلم (٧٤٧) ابن خزيمة (١٢٢٧)]

(٣) [بخاری (١٩٨١)]

(٤) [مسلم (٧١٩) ابن ماجه (١٣٨١) طيالسى (١٥٧١) عبدالرزاق (٤٨٥٣) أبو عوانة (٢٦٧/٢)]

(٥) [بخاری (٣٥٧) كتاب الصلاة : باب الصلاة فى الثوب الواحد ملتحفا به ' مسلم (٣٣٦) أبو داود (١٢٩٠)]

(٦) [**ضعيف** : ضعيف ترمذى (٧٠) كتاب الصلاة : باب ما جآء فى صلاة الضحى ' ترمذى (٤٧٣)]

(٧) [بخارى (٥٣٧١ ' ٦٧٣١) كتاب النفقات : باب قول النبى من ترك كلا أو ضياعا فإلى ' مسلم (١٦١٩)]

(٨) [شرح مسلم للنووى (٢٦٨/٤) الروضة الندية (٤١٥/١) فقه السنة (٢٦٥/١) أحكام الجنائز (ص/١٠٣) الفقه الإسلامي وأدلته (٤٨١/٢) فتاوى اللجنة الدائمة (٣٩٩/٨) بحوث فقهية فى قضايا عصرية (ص / ٢٦٠)]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## نماز جنازہ کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس شخص نے جنازے میں شرکت کی پھر نماز جنازہ پڑھی تو اسے ایک قیراط کا ثواب ملتا ہے اور جو دفن تک ساتھ رہا تو اسے دو قیراط کا ثواب ملتا ہے۔ پوچھا گیا کہ دو قیراط کتنے ہوتے ہیں؟ فرمایا کہ دو عظیم پہاڑوں کے برابر۔'' صحیح مسلم کی روایت میں یہ وضاحت موجود ہے کہ ﴿الْقِيرَاطُ مِثْلُ أُحُدٍ﴾ ''قیراط اُحد پہاڑ کے برابر ہے۔''(۱)

## نماز جنازہ کا طریقہ

- نماز جنازہ مسجد سے باہر جنازگاہ میں ادا کرنی چاہیے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی معمول تھا۔ البتہ بوقت ضرورت مسجد میں بھی نماز جنازہ ادا کی جا سکتی ہے۔
- نماز جنازہ سے پہلے اذان واقامت ثابت نہیں۔
- نماز جنازہ با جماعت ادا کرنا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔
- نماز جنازہ کے لیے صفیں طاق ہونا ضروری نہیں کیونکہ ایسی کوئی دلیل موجود نہیں جس سے معلوم ہوتا ہو کہ صفیں طاق ہونا ضروری ہے۔ لہٰذا حسب ضرورت کم یا زیادہ صفیں بنائی جا سکتی ہیں۔
- امام کو چاہیے کہ اگر میت مرد ہو تو اس کے سر کے برابر اور اگر میت عورت ہو تو اس کے درمیان میں کھڑا ہو۔(۲)
- پھر دل میں نماز جنازہ کی نیت کرے اور رفع الیدین کرتے ہوئے پہلی تکبیر کہے۔
- پہلی تکبیر کے بعد سورۂ فاتحہ اور اس کے ساتھ کسی سورت کی قراءت کرے۔(۳) واضح رہے کہ نماز جنازہ میں قراءت سری اور جہری دونوں طرح ثابت ہے۔(٤)
- پھر دوسری تکبیر کہے اور درودِ ابراہیمی پڑھے۔ پھر تیسری تکبیر کہے اور جنازے کی مسنون دعائیں پڑھے۔ پھر چوتھی تکبیر کہے اور سلام پھیر دے۔(٥)

## نماز جنازہ کی چند مسنون دعائیں

(1) ﴿ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ وَاَكْرِمْ نُزُلَهُ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهُ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهِ وَاَهْلًا خَيْرًا مِّنْ اَهْلِهِ وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهِ وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَاَعِذْهُ مِنْ

---

(١) [بخاري (١٣٢٥) كتاب الجنائز : باب من انتظر حتى تدفن ' مسلم (٩٤٥ ' ٩٤٦) نسائي (٧٦٣٤)]
(٢) [صحيح : صحيح أبو داود (٢٧٣٥) أبو داود (٣١٩٤) ترمذي (١٠٣٤) ابن ماجة (١٤٩٤)]
(٣) [صحيح : أحكام الجنائز وبدعها (ص / ١٥١) نسائي (١٩٧٨) كتاب الجنائز]
(٤) [تلخيص الحبير (٢٤٩/٢)]
(٥) [الأم للشافعي (٢٣٩/١) بيهقي (٣٩/٤) ابن الجارود (٢٦٥) حاكم (٣٦٠/١)]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ﴾ ''اے اللہ! اسے بخش دے' اس پر رحم فرما' اسے عافیت دے' اس سے درگزر فرما' اس کی باعزت مہمان نوازی کر' اس کی قبر کو کشادہ کر دے' اسے پانی برف اور اولوں سے دھو ڈال اور اسے گناہوں سے اس طرح صاف ستھرا کر دے جیسے تو سفید کپڑے کو میل کچیل سے صاف کر دیتا ہے' اسے اس کے گھر سے بہتر گھر' اس کے اہل وعیال سے بہتر اہل وعیال' اس کی بیوی سے بہتر بیوی عطا فرما' اسے جنت میں داخل فرما اور اسے عذاب قبر اور عذاب جہنم سے محفوظ رکھ۔''(۱)

(2) ﴿اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَاَحْيِهِ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْاِيْمَانِ اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهُ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهُ﴾ ''اے اللہ! ہمارے زندوں' ہمارے مردوں' ہمارے حاضر' ہمارے غائب' ہمارے چھوٹوں' ہمارے بڑوں' ہمارے مردوں اور ہماری عورتوں کو بخش دے۔ اے اللہ! تو ہم میں سے جسے زندہ رکھے اسے اسلام پر زندہ رکھ اور ہم میں سے جسے فوت کرے تو اسے حالت ایمان میں فوت کر۔ اے اللہ! ہمیں اس (مرنے والے) کے ثواب سے محروم نہ رکھ اور ہمیں اس کے بعد گمراہ نہ کرنا۔''(۲)

(3) ﴿اَللّٰهُمَّ اِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ فِيْ ذِمَّتِكَ وَحَبْلِ جِوَارِكَ فَقِهِ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ وَاَنْتَ اَهْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَقِّ فَاغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ﴾

''اے اللہ! یقیناً فلاں کا بیٹا فلاں تیری ذمہ داری اور تیری پناہ میں ہے اسے قبر کے فتنے اور جہنم کے عذاب سے محفوظ رکھ۔ اور تو وفاء والا اور حق والا ہے لہٰذا تو اسے بخش دے' اس پر رحم فرما یقیناً تو بخشنے والا اور مہربان ہے۔''(۳)

⇦ نماز جنازہ اور تجہیز وتکفین کے مکمل مسائل کی تحقیق کے لیے راقم الحروف کی ''تفہیم کتاب وسنت سیریز'' کی 9 نمبر کتاب ''جنازے کی کتاب'' ملاحظہ فرمائیے۔

---

(۱) [مسلم (۹۶۳) کتاب الجنائز: باب الدعاء للمیت فی الصلاۃ' نسائی (۷۳/٤) ابن ماجۃ (۱۵۰۰)]

(۲) [صحیح: أحکام الجنائز (ص/۱۵۸) أبو داود (۳۲۰۱) ترمذی (۱۰۲٤) ابن ماجۃ (۱٤۹۸)]

(۳) [صحیح: أحکام الجنائز (ص/۱۵۸) ھدایۃ الرواۃ (۲۰۹/۲) أبو داود (۳۲۰۲) ابن ماجۃ (۱٤۹۹)]

فقہ الحدیث
امام شوکانی کی فقہ کی معروف کتاب الدرر البهية کا
ترجمہ وتشریح معہ تخریج وتحقیق
تصحیح ونظر ثانی شدہ جدید ایڈیشن
تالیف وتخریج:
حافظ عمران ایوب لاہوری
از تحقیق وافادات:
علامہ ناصر الدین البانی

Fiqhulhadith Publications - +92-300-4206199

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

تفہیم کتاب وسنت

5

# کتاب الصلاۃ

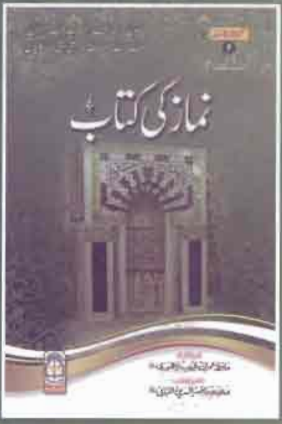


نماز ایسی عبادت ہے جو ہر مسلمان کے اسلام کی علامت ہے۔ اس کے متعلق دوٹوک الفاظ میں یہ وضاحت کر دی گئی ہے کہ کفر و اسلام کے درمیان فرق کرنے والی چیز نماز ہی ہے۔ اس کی اسی اہمیت کے باعث اہل علم نے دائمی تارک نماز کو کافر قرار دیا ہے۔ مزید یہ بھی پیش نظر رہے کہ بارگاہ الٰہی میں وہی نماز قابل قبول ہے جو مسنون طریقے کے مطابق ہو، لہٰذا ادائیگی نماز کے ساتھ ساتھ مسنون طریقۂ نماز سیکھنا بھی فرض ہے۔

اس موضوع پر کتابیں تو بہت تالیف ہو چکی ہیں لیکن ایسی کتاب جس میں نماز کے ہر مسئلے پر بہت سے دلائل وفتاویٰ یکجا کیے گئے ہوں یقیناً ایک ضرورت تھی۔

عصر حاضر کے ایک نوجوان محقق **حافظ عمران ایوب لاہوری** نے زیر نظر کتاب **کتاب الصلاۃ** میں یہی ضرورت پوری کرنے کی کوشش کی ہے۔

اس کی اہمیت وافادیت کا اندازہ اسی بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس میں ہر آیت، حدیث اور فتوے کو مکمل حوالے کے ساتھ نقل کیا گیا ہے۔ دلائل کے لیے صحیح احادیث کا انتخاب کیا گیا ہے۔ کتاب وسنت کی نصوص کے علاوہ **ائمہ اربعہ، امام ابن تیمیہ، امام ابن قیم، حافظ ابن حجر** رحمہم اللہ اور دیگر کبار فقہا ومفتیان کے فتاویٰ بھی نقل کیے گئے ہیں۔ اختلافی مسائل میں برحق مؤقف کی نشاندہی بھی کی گئی ہے۔

اس کی ایک اہم خوبی یہ ہے کہ اس میں تمام احادیث کو علامہ ناصر الدین البانی ؒ کی تحقیق سے مزین کیا گیا ہے۔ نیز علامہ البانی کے علاوہ دیگر قدیم وجدید محققین کی تحقیقات سے بھی کما حقہ استفادہ کی کوشش کی گئی ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس علمی کاوش کو مؤلف کے لیے باعث نجات اور عامۃ الناس کے لیے ذریعۂ ہدایت بنائے۔ (آمین!)

**حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ**
مدیر شعبۂ تحقیق وتالیف دارالسلام، لاہور


01-05

تفہیم کتاب وسنت کا تحقیقی وطباعتی ادارہ
فقہ الحدیث پبلیکیشنز
لاہور - پاکستان
0300-4206199
Website: fiqhulhadith.com, E-Mail: editor@fiqhulhadith.com